آبحیات جیسے پانیوالا مبارک پرچہ
خواجہ پریس جامع مسجد دہلی
اول مرتبہ تعداد دو ہزار قیمت ۸؍

شکریہ

میں ویر پربھو ہنت سیدھ بھگونت اور دیش بھگتا ہی وکلیان کاری دھرم گورو کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں کہ جیونی لکھنے کا مشکل سے مشکل کام مجھ جیسے ذرہ ناچیز و حقیر بے تمیز سے پورا ہوا۔ ورنہ مصرعہ میں کیا ہوں کیا بساط میری۔

صاحبان نہ میں شاعر و مصنف ہوں اور نہ کسی علم کا ماہر ہوں ہاں البتہ قومی و ملکی ترقی و گورو بھگتی کا دل پرجوش ضرور رکھتا ہوں، فی الحقیقت اس روشنی کے زمانہ میں [illegible] تصنیف بے بہا کے مقابلہ میں یہ میرے ٹوٹے پھوٹے الفاظ شدہ شدہ کے برابر ہیں لیکن جس طرح اک معمولی پونجی والا دکاندار بھی اہل قصبہ کے لئے باعث بہبودی ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ میرے خیالات بھی ضرور جین مہاتماؤں کے حالات بتلاتے ہوئے جین قوم کی فضیلت کو ظاہر کریں گے۔ یعنی ہم لوگ اس خزانہ بے بہا جین ساہتیہ سے فیضیاب ہو دونوں جہان میں نیک نامی و کامرانی حاصل کریں گے اور یہی میری غرض و مدعا ہے۔

پرکاشک | جین دھرم پریمی مہاتماؤں کا درشن ابھلاشی لالہ کپور چند ولد لالہ کیسری چند صاحب جین اگروال مرحوم ساکن قدیم توشام (حصار) حال مختار عام شری مان پوجیہ سیٹھ رامدتہ مل صاحب ویش اگروال تحصیل سرسہ ضلع حصار (پنجاب)

سہایک | تینوں دھرماتماؤں کا داس ماسٹر بشمبر داس ولد بابو راما نند صاحب جین اگروال اوسیر مرحوم ساکن قدیم قصبہ جھنجانہ ضلع مظفرنگر حال دہلی دریبہ کلاں مصنف لطف روحانی و گلزار روحانی وغیرہ دس کتاب اردو اور شانتی سرور، گیان سندھ وغیرہ ہندی پستک ناگری۔"

ہستی کا تک سدی پنچمی بیر نربان سمبت ۲۴۵۹ بکرم سمبت ۱۹۸۹ مطابق ۳ نومبر ۱۹۳۲ عیسوی

پرکاشک کی پرارتھنا

(۱) شری پوجیہ جواہر لال جی مہاراج کے حالات زندگی پیش ناظرین کرنے کے بعد میں اُمید کرتا ہوں کہ اس سے میرے علم دوست ہر طرح کا فائدہ، اخلاقی، روحانی اور جسمانی حاصل کرتے ہوئے میرے حوصلہ کو بڑھائیں گے۔

چونکہ زمانہ کے رواج کے بموجب میرے دوست ماسٹر بشمبر داس نے اِس جیونی کو عام فہم زبان میں لکھتے ہوئے اختصار پسندی کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ تاکہ اس سے عام لوگ فیض حاصل کریں۔ اگر اس کی قدر دانی ہوئی تو میں اس کے بعد ایک اور جیونی اسی نام کی۔ جین سادھو مہاراج کی جو کئی سال سے ریاست فرید کوٹ میں بوجہ اپنے ایک تپشوی نابینا شش کے سفر نہ کرنے کے قیام کئے ہوئے ہیں اپنے دوست سے اردو یا ناگری میں لکھوا کر چھپواؤں گا۔ اُن کا مجھ پر خاص اپکار یہ ہے کہ جب میں کم نصیبی سے آوارہ اور دھرم سے گمراہ ہو گیا تھا تب آپ نے مجھے دھرم کا سروپ سمجھایا اور مجھے جینی بنایا۔ اگرچہ پوجیہ جی مہاراج کا بھی میرے سر پر اُپکار ہے۔ لیکن اُن کا خاص طور سے ہے۔ اُن کے فقرانہ ریاضت و عبادت و دوسروں کا اپنا اُپکار و کلیان کرنے کا حال خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ اور نیز اُن کے شش بہ چند جی مہاراج کے کئی کئی ماہ تک قابل تعریف تپشیا کرنے کا حال بھی اُس سے عیاں ہو جائے گا۔

یہی میری غرض ہے۔ مجھے مہاتماؤں کے حالات سچائی سے ظاہر کرنے کرانے کا بڑا شوق ہے۔ میں اسکو بڑے ہی نفع کا کام سمجھتا ہوں۔

مجھے اُمید ہے کہ میرے دوست بھی میری رائے سے اتفاق کریں گے، جیسا کہ کسی کوی نے کہا ہے۔ ؎

دوہا سنتن کی سیوا کیاں پربھو رجھت ہیں آپ
جا کا بال کھلائیاں تا کا رجھت باپ

ضروری ہدایات

پنج پرمیشٹھ کے نام (۱) ارہنت۔ وہ جنہوں نے چار گھاتیاں کرموں کا ناش کر کے کیول گیان کی پراپتی کی۔ یعنی سروگ بیتراگ اور اننت گیان، درشن، بل، سکھ والے ہو کر دنیا کے اُپکار و کلیان کے لئے جنہوں نے جگہ جگہ اپدیش دیا جن کو سکل یعنی سریر والے پرماتما بھی کہتے ہیں۔

(۲) سدھ بھگوان۔ آٹھوں کرموں کو ناش کر کے جو فانی جسم کو چھوڑ کر مکت میں براجے ہیں جنمیں آٹھ گن ارتھات، نرنجن نراکار، جوتی سروپ، پرم برہم آنادی اننت گن ہوتے ہیں۔ جن کو نکل یعنی بغیر جسم والا پرماتما کہتے ہیں۔

(۳) آچاریہ جنمیں چھتیس ۳۶ گن ہوتے ہیں، اور جو ہی سنگھ کی دیکھ بھال اور رکشا کرتے ہوئے ڈنڈ پراشچت بھی اُن کو دیتے ہیں اور خود بھی بھگونت کی شاکشی سے دوش لگنے پر ڈنڈ لیتے ہیں اور انمیں سادھوں کے سب گن ہوتے ہیں۔

(۴) اُپادھیا۔ جنمیں پچیس گن ہوتے ہیں اور سادھو سمودہ کو پھو بانی (سوتر و شاستر) آتم گیان پڑھاتے ہیں اور خود بھی پڑھتے ہیں اور انہیں میں سادھو کے سب گن پائے جاتے ہیں۔

سادھو یا مُنی۔ تر کرن تین یوگ سے چھ کایا کے دیاں چھ کایا کے کرتپال سترہ بھیدی (قسم) سنجم کے پالنے والے بائیس پریشہ کے سہن کرنے والے دس قسم کا مُنی دھرم پالن کرنے والے منتری آچاریہ و اپادھیا کا حکم ماننے والے۔ جن میں ستائیس گن پائے جاتے ہیں۔

سنجم:۔ اندریوں کا نگرہ کرنا یعنی حواس خمسہ کو مغلوب کر کے من کو بس میں کرنا۔

پریشا:۔ کھانے، پینے، سونے، رہنے، وغیرہ کی سادھو جی ۲۲ طرح کی پریشا (سختی) برداشت کرتے ہیں۔ جیسے کہ بھوک ستاتی ہے لیکن اصول کے خلاف ہرگز آہار نہیں لیتے بلکہ شانتی سے اسکو ضبط کرتے ہوئے آتم وچار کرتے ہیں۔ اسی طرح سے ہر ایک کو سہن کرتے ہیں۔

چھ کایا:۔ پرتھوی، واہو، آپ، تیو، بنسپتی کایا۔ ایک اندری والے۔ اور ترس کایا چلنے پھرنے دو اندری سے پانچ اندری والے جیو۔

آسرپ:۔ کرموں کے آنے کے ذریعے کو کہتے ہیں۔ جیسے متھیات، اورت، کشائے، پرماد، یوگ۔ جیسے کہ کسی تالاب میں موریوں سے پانی آتا ہے تو موریاں آسرپ کہلائیں گی۔

سنمبر:۔ جس سے نوین کرموں کا پیدا ہونا بند ہو جائے۔ جیسے کہ تالاب میں پانی آنے والی موریوں کو بند کر دینے سے پانی نہیں آتا۔ یہ سنمبر سے ہوتا ہے۔

نرجرا:- اس کی دو قسمیں۔ سکام وا کام ہیں۔ اس کے معنی بھو نکنے کے ہیں"
کرموں کے پہل کو جبکہ وہ اُودے میں آئیں بھوگنا اکام نرجرا ہے اور اُودے سے پہلے
تپ سے اُودے میں لاکر کرموں کا ناش کر دینا سکام نرجرا ہے۔

پُورکا دن:- زیادہ تعداد میں برت رکھکر پارنا کرنے کے دن کو کہتے ہیں۔
مثلاً۔ گیارہ، اکیس، اکتیس، اکتالیس، پچانویں، دن تک یا جہاں تک
طاقت ہو۔

پدار تھسار وپ استوتی

پنچ پرمشٹی دیو کو بھن پُورنچپان   کرم اری بہاجین سبھی ہوئے پرم کلیان

اری ہنت، سدھ، آچاریہ، اپادھیا، ساوھو، ان پانچ پد ونکو نمسکار کرنے اور اُن کا
بھجن استوتن کرنے سے آٹھ قسم کے انادی کرم ایسے دور ہو جاتے ہیں جیسے کہ پچان نام کے
سنکھ کو باسدیو کے بجانے سے دشمن کی فوج بھاگ جاتی ہے۔

ہر ملک اور مذاہب کے رشیوں و ودوانوں نے ہر زمانہ میں سینکڑوں شاستروں کتابوں
میں پرماتما کی تعریف و توصیف لکھی لیکن آخر میں ہر ایک نے عاجز ہو کر اس طرح سے عرض کیا
کہ اے بھگوان جسطرح دریا کا پانی گھڑے میں نہیں آسکتا۔ مصرعہ

آب دریا در سبوہ نمی آید

اسی طرح تیری مہما بھی بیان نہیں ہوسکتی۔ اُس بھگوان کی استوتی وہما۔ میں الپ متی
و تچھ بدھی تو کیا ہی لکھ سکتا ہوں۔ مصرعہ

میں کیا ہوں اور کیا بساط میری

میرے علم و خیال میں ایشوری گنوں سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے

ہی ہمارے بعض بھائی جینیوں کو ناستک کہتے ہیں۔ ورنہ یہ ناستک نہیں،
کیونکہ ناستک اُن کو کہتے ہیں جو جیو وغیرہ چھ درب اور پرماتما اور نرک سورگ
وغیرہ کو نہیں مانتے۔

لیکن جینی لوگ یہ سب باتیں بہت اچھی طرح سے مانتے ہیں۔ جیسا کہ
اس لائف سے معلوم ہوگا۔ پس اُن کو ناستک کہنا سراسر غلطی ہے۔

جینیوں کا اہنسا دہرم ایسا عالمگیر اُصول ہے جس میں سب مذاہب کے اُپکار
شامل ہیں کیونکہ جین میں ہی ایک اندری سے پانچ اندری تک جیوؤں کی دیا ایسی بتلائی ہے
جو اور کسی بھی جگہ اصولاً و عملاً نہیں پائی جاتی۔ مہاتما گاندہی نے بھی اس پر عمل کیا ہے۔

اگرچہ کال دوش سے پہلے جیسے جینی وِدوان اور چارتروان نہیں رہے لیکن پھر بھی
اُن کے اُصول و چارتر دیکھ دیکھ دوسرے بھائی تعجب کرتے ہیں۔ دیکھو راتری کو تمام عمر
پانی تک نہ پیا اور تمام سبزی و پھل پھول کا تیاگ کر دینا پرائی دولت کو مٹی کے برابر اور
پرائی استری کو ماتا کی سمان جاننا۔ دیاوان۔ لجاوان۔ کہماوان وغیرہ اکیس گن والے
جینی کہلاتے ہیں اس پر بھی ناستک کہنا سراسر غلطی ہے۔

اگرچہ فی زمانہ سب مذاہب میں مہاتما و درویش ہیں لیکن جو تیاگ و عہد پیمان جینی
سادھوں میں پایا جاتا ہے وہ اوروں میں نہیں۔ چنانچہ ہمارا چارتر نائیک (پوجیہ جی)
ہی اک ایسا جین سادھو ہے جسکو جین سے زیادہ اجین لوگ مانتے ہیں کیوں نہ مانیں
جبکہ آپکے چارتر عام لوگوں کیلئے نمونہ ہوں روپے پیسے کا قطعی تیاگ تمام سواری کا تیاگ
دریا میں اگر ناؤ سے پار اُتریں تو ڈنڈ لیں۔ جگہ جگہ اپنا سامان خود ہی لیکر سب جیوؤں کے
اُپکار و کلیان کا اُپدیش دینے کو جانا۔ غرض اُنکے کل حالات اس جیونی سے معلوم ہو جائینگے۔

معزز ناظرین :- چاہے رفتارِ زمانہ سے ہمارے بھارت کا قدم - امریکہ، جاپان، جرمن، انگلینڈ وغیرہ کے مقابلہ میں علوم وفنون تیاری مشینری (جہاز، تار وریل وغیرہ) میں پیچھے بھی ہو۔ لیکن روحانی ترقی (سینکڑوں گوروکل وسادھو آشرم و پراچین شاستروں کا بھنڈار وغیرہ) میں اور قابل مہاتماؤں کی ہستی کی وجہ سے تو ہمیشہ ہی اس کو سب ملکوں پر فخر رہا اور ہے۔*

گذشتہ زمانے کے حالات تواریخی شاستروں (مہابھارت، پانڈو پُران، ہربنس پُران، اشت گدھ سوتر، رامائین۔ گیتا وغیرہ سے) بخوبی عیاں ہیں کہ اس بھارت ماتا کی گود میں ملکوں میں مشہور ہرشچند جیسے ست وادی اور گوپی چند جیسے یوگی، پہلاد جیسے بھگت اور پورن جیسے نفس کش راج کنور کھیلے ہیں اور اس سے ہی ارجن، بھیم، پورش، اشوک، رستم اور ہنومان جیسے بہادر، اور جمبو سوامی اور سیٹھ دھنا و شالی بھدر جیسے تیاگی، رام مہابیر (آخری تیرتھنکر جین دھرم) جیسے پروپکاری، پرتھمدت اور شانتی ناتھ جیسے چکری راجہ پیدا ہوئے ہیں۔ یہ ہی نہیں بلکہ ست یگی زمانہ میں جب کہ ہر طرح سے امن چین اور ہر شے ارزاں وراجہ عدل گستر رعایا پرور اور پرجا ایشور بھگت تھی اور ہر طرح سچائی وایمانداری کا بیوپار ہو رہا تھا اور بہت سی بلوان آتمائیں پیدا ہوتی تھیں۔ دیکھو اس نازک وقت میں بھی بہت سے سچے ملکی ہتیشی اور آتم اپکاری

جین اجین مہاتماؤں کا وجود پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم اسی خیال سے اک ایسے تو گیانی آتم ہتکاری قوم و ملک کا اپکاری مہاتما دیوج شری جواہر لال جی جین اچاریہ کی جیونی لکھنا اپنا فخر سمجھتے ہیں کہ جن کی زندگی ہمارے لئے۔ لیاقت شرافت ہمت جودت ریاضت اور عبادت وغیرہ اوصاف حاصل کرنے میں نمونہ ہے۔ جس کا ثبوت اس کتاب کے پڑھنے سے آپکو خود بخود ہی مل جائیگا۔

میرے علم و خیال میں تو عرصہ بیس سال سے جب سے کہ میں دہلی میں رہتا ہوں۔ ایسا جوش کے ساتھ پراثر اپدیشوں کا دینے والا اور تتوؤں کا سروپ سمجھانے میں اس طرح کی کوشش کرنے والا کہ جس سے ہر اک سمجھ جائے کوئی جین سادھو نہیں آیا ہے۔

اور میں نے بہت سے مقامات رتلام۔ اندور۔ جیپور۔ مندسور۔ جاورہ وغیرہ دمار واڑ۔ مالوہ پنجاب میں امرتسر، لاہور۔ لودھیانہ۔ جالندھر وغیرہ۔ جہاں جہاں کہ ہم جین مہاتماؤں کے درشنوں کو گیا اور اُن کے اُپدیش بھی کئی کئی دن تک سنے ایسا قابل اُپدیشک جین سادھو نہیں دیکھا۔

اگرچہ بعض بعض بات میں اور مہاتماؤں کو ان سے بھی بڑھکر پایا لیکن مذکورہ بالا اوصاف تو ان کا ہی حصہ ہے اسی وجہ سے میں نے باوجود ضعیفی و دماغی کمزوری و دائمی بیماری کے نیز کتب نویسی کا کام ترک کردینے پر بھی ان کی لائف لکھنا ضروری سمجھا کیونکہ کسی بزرگ کا قول ہے ؎

قوم اور ملک پہ جو جان فدا کرتے ہیں
ایسے ہمدرد جو دنیا میں ہوا کرتے ہیں

خود بھلے ہوتے ہیں اور اوروں کا بھلا کرتے ہیں
ملت و ملک کی خاطر جو مٹا کرتے ہیں

وہ پس مرگ بھی دنیا میں جیا کرتے ہیں

ناظرین مجھ سے ہر قسم کی تحریری اور محاورے وغیرہ کی غلطیاں رہ جانی ممکن ہیں۔ لیکن علم روحانی کے قدردان دوست میرے مطلب اور مدعا کو سمجھیں اور مہاتما کی جیونی کو ادرش مان اپنا جیون سپھل کرتے ہوئے میرا ہرش بڑھائیں۔ مجھ کامل امید ہے کہ میری عرض کو منظور کریں گے۔

گورو بھگتی

درویشوں کے دلی جذبات کی تعریف

فی الواقع ذات تیری سے ملتا سوراج[1] ہے — نہیں ہے شک ذرا بھی تو علیٰ سوراج ہے

بچانا ہر مصائب سے ادنیٰ سی بات ہے — ہو دل میں جو شش تیرا تو سب کا سرتاج ہے

تمیز و فہم و دانائی۔ استغراق روحانی — صفائی دل کی ہو جس میں وہ تیرا ہی کاج ہے

یہ تیرا ہی اثر ہے کہ ہر قوم کے دلوں میں — رحم و دیا کا آج تک جو ہند میں رواج ہے

تو ہے شمع حریت اور تو ہے چراغ دل کی — سب جیوں کی پناہ اور سب کی تو لاج ہے

غصہ حسد[2] تکبر اور بھی جذبے دل کی — تیرے سے ان سبھوں کا ہوتا تاراج ہے

ہدایت دین و دنیا کی کرکے شمع روشن — سبھوں کو راہ پر لانا تیرا سمراج[3] ہے

مثل کامدھینو اور مثل کلپ برکش کے — خواہش کو پورا کرنا یہ تیرا ہی کاج ہے

یہ علیٰ فرض ہے سب کا عزت کریں وہ تیری — تو ذات بے بساط کی دل سے معراج ہے

(۱) دل کی آزادی (۲) لوٹ مار۔ بربادی (۳) حکومت

دوستوں میں نے گردہتی سے اپنے کچھ خیالات پبلک کے سامنے رکھنے مناسب سمجھے ورنہ میری حقیقت واصلیت ہی کیا ہے۔ سب سے زیادہ بیوقوف اور سب سے زیادہ کاہل وجود ہوں۔

جیون چرتر (لائف) لکھنے کی

وجوہات

(۱) قابل قابل سنتیوں وتجربہ کار۔ عالم باعمل شخصوں کے حالات زندگی پڑھنے اور سننے سے ہر ایک شخص لطف دارین حاصل کرسکتا ہے۔

(۲) ہندوستان میں ہی اکثر ایسے مقامات ہیں کہ جہاں ایسے تیاگی مہاتما۔ اپنی مذہبی پابندی کی وجہ سے۔ مثلاً پیدل ہی سفر کرنا۔ پیسہ تک پاس نہ رکھنا۔ اپنا بستر شاشتر وغیرہ بھی خود ہی لیکر چلنا۔ بھوجن بھی بڑی پابندی سے (۴۲ ورش دور کرکے) لینا وغیرہ وغیرہ وجوہات سے ہر جگہ نہیں جا سکتے۔

پس وہاں کے بھائی بھی اُن کے حالات جیون چرتر سے معلوم کر اُن کی خدمت میں آکر انسانی فرائض معلوم کرسکتے ہیں اور انکی پابندی کرنے سے ہر طرح کا اعزاز و خوشی بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ اسی طرح سے دوسرے ملک امریکہ، جاپان۔ انگلستان وغیرہ وغیرہ کے باشندے بھی۔ اگرچہ سب جگہ فقرا لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے عالم باعمل شخص نہیں ملتے۔ اور اثر پڑتا ہے خود عمل کرنے والے شخصوں کا ہی۔

(۳) سماجک، جسمانی، اخلاقی، روحانی، ترقی کا زینہ مہاتماؤں کی جیونی کو ہر مذہب نے مانا ہے۔

(۴) فقراؤں کی لائف بڑے بڑے عالموں کی لکھی ہوئی موجود ہوتے ہوئے بھی میری لکھی ہوئی جیونی اس وجہ سے کافی فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ کہ اس میں روحانی حقیقت یعنی عملی زندگی کے کارنامے واضح طور پر عام فہم عبارت میں بتلائے گئے ہیں۔ یعنی یقین و علم و عمل صادق کا فوٹو اس میں کھینچا گیا ہے۔ جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہو۔

اشعار

علم صادق اور یقین کا لیتا ہے جو آسرا
وہ خوشی ہو اسکو حاصل جو دلِ کامل میں ہے

ان کے وصفوں کا بیاں میں اب بھلا کیسے کروں
جبکہ ناممکن صراحت صوفیوں کے دل میں ہے

ان رفیقوں کے سوائے اور تیرا کون ہے
پھر تمنا اور کی کیوں اب دلِ سائل میں ہے

کر دے دل سے ترک اپنے جو تو خواہش غیر کی
تو ملے وہ تجھ کو لذت جو دلِ بسمل میں ہے

داس تو اب شکر بھگون کر ادا اور ہو فدا
ذکر تیرا سب سے بڑھ کر یار کی محفل میں ہے

(۵) مہاتماؤں کی جیونی بے بہا رتنوں کی کھان اور پریم پد دینے والی ہوئی ہے۔

(۶) جیو کا یا کے جیوں کے رکشک سچے دیالو مہاتماؤں کی جیونی سے آہنسا دہرم و پروپکار کی ترقی ہوتی ہے۔

(۷) گورو بھگتی اور اُن کے کارناموں سے دل میں روحانی جوش پیدا ہوتا ہے۔

(۸) چونکہ جین مت کی، اہنسا دہرم کی عظمت و کرم فلاسفی و تتوگیان کی صداقت کے ظاہر کرنے کا ایک یہ ہی خاص ذریعہ ہے۔

(۹) عبادت و ریاضت جو جنت و نجات کے لئے ضروری ہے ان مہاتماؤں میں بمقابلہ اور فقراؤں و درویشوں کے خاص طور سے پائی جاتی ہے پس ان کی لائف زیادہ فیض رساں ہوسکتی ہے۔ دیکھو تین تین ماہ کا برت محض گرم پانی پی کر کرنا۔ اور شب و روز

شاستروں کو پڑھنا پڑھانا اور عام لوگوں کو سُنانا۔ معمولی سے معمولی غذا دہی ایسے طریقہ سے گھرستیوں سے لاکر کھانا کہ جس سے اُن کو کسی طرح کی بھی تکلیف نہ ہو۔ مثلاً کسی سے ایک روٹی اور کسی سے دو۔ اور رات کو زمین یا لکڑی کے پٹے پر چند گھنٹے صحت کے لئے سو کر باقی وقت میں روحانی ترقی میں کوشش کرنا۔ ہر ایک چیز کی اصلیت اور حقیقت پہ غور کرنا۔ پرماتما کی اُستوتی کرنا۔ دھیان لگانا۔ وغیرہ وغیرہ کاموں کو روزانہ کرنا۔

(۱۰) پس ہر ایک وچار وان شخص ان کے حالات پڑھ کر اپنے چھ فرائض روزانہ پورا کرنے کو تیار ہو سکتا ہے۔ مثلاً دیو یا سنا۔ گورو سیوا۔ ستا ستروں کو پڑھنا اندریوں کو قبضہ میں رکھنا۔ برت وغیرہ کرنا۔ چار قسم کے دان دینا۔

ان ہی وجوہات سے میں نے باوجود کچھ بدھی ہوتے ہوئے جیون لکھنے کی کہ جو دراصل بڑے ودوان کا کام ہے کوشش کی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ میرے دوست اس سے کافی فائدہ حاصل کرتے ہوئے میری محنت و کوشش اور خواہش دلی کو پورا کریں گے۔ اور خود بھی انسانی فرائض کے ادا کرنے سے ہر طرح کا لطف حاصل کریں گے۔ ورنہ میں کیا ہوں۔ کیا بساط میری۔

ماتا پتا کا حال

(۱) آپ کی سوبھاگیہ وتی شریمتی ماتا ناتھی دیوی جی کی تعریف کن الفاظ میں بیان کی جائے۔ آپ کی تمیزی۔ اخلاقی اور پارسائی کی روشنی نے آپ کے گھر کو ایسا روشن کر دیا تھا کہ جس سے سب لوگ آپکو بڑی عزت سے دیکھتے تھے۔ کاروبار سے فارغ ہو سادھو ودھیوں کی سیوا میں جانے کی اُن کی خاص عادت تھی۔ جس سے اُن کے دل میں آتم بل پیدا ہونے سے آج اُن کی اولاد

(۱) اہار دان۔ (۲) اُشدھ دان (۳) گیان دان (۴) ابھے دان۔ بیخوف کرنا۔ مفصل اگر دیکھنا ہو تو شاستر دیکھیں

دنیا کا اُپکار و کلیان کر رہی ہے۔ متی کاتک شدی چوتھ سمبت ۱۹۴۲ کو شبھ مہورت میں آپکے
بطن (کوکھ) سے وہ لال پیدا ہوا۔ جس کی لالی و چمک نے خاندان کو ملکوں میں روشن کر دیا

خوش نصیبہ ماتا ناتھی کو کہا یہ سب نے مل + مہر قسمت کا تری بر آسمان ہو جائے گا
کوکھ سے یہ لال ایسا اب تری پیدا ہوا + تیتا ناذلہی جس سے ہاں باغ جہاں ہو جائیگا

شرمان خوش اقبال لالہ جیوراج جی نے ایسا صاحب نصیب فرزند پیدا ہونے
کی خوشی میں غریبوں، محتاجوں، بیواؤں، اور اناتھوں کے ساتھ قابل تعریف سلوک کیا۔
اور دریا دلی سے جین ودیالیہ اور اُشدھالیہ وغیرہ کو امداد دے کر کٹم و برادری کی دعوت
بھی کی۔ اور جوتشیوں و اہل خاندان کی رائے سے یہ گن تھا نام یعنی جواہر لال رکھا۔

ماہران علم جوتش نے کہا یہ دیکھکر + نام رکھو تم جواہر لال ہاں ہو جائیگا

دھن دولت کی ترقی عزت و حشمت کی زیادتی ہونے اور چہرہ کی چمک دمک سے
سب کے دلوں میں بچہ کا پریم دن دونا رات چوگنا ہوتا گیا۔ چند سال تو لاڈ اور پیار
میں خوشی خوشی سے گذرے۔

پھر چھ سال کا ہونے پر اس کو ایک قابل ماسٹر کے سپرد کیا۔ اور مہاتماؤں کے
اُپدیشوں اور ماتا پتا کی نصیحتوں کا ایسا اثر پڑا کہ جس سے آج ہم اس کی جیونی کو پبلک
کے سامنے بڑے فخر سے پیش کرتے ہیں۔ اور اب مارواڑ، میواڑ، مالوہ، دکن وغیرہ
پرانت کے بہت سے جین اجین بھائی اُس کے دھارمک کاموں سے واقف ہو کر ماتا پتا
کو اس طرح سے دھن باد دیتے ہیں۔ اشعار

شری جواہر بیٹا اُن کا مثل دھنّا بیر کے ہے + جس کے خانۂ دل میں بہا اُلفت شری مہابیر کی ہے

(۱) جین قوم میں اک مشہور فقیر ہوا ہے جس کی تعریف آخری رہبر ویر پرچارک جین مت نے خود کی تھی۔

راحت سی ہوتی ہے دل کو اسکا ذکر جو ہوتا ہے + چھوڑ کے دولت دنیا کی یہ کرم میں کود ہوتا ہے
اس کی روح برابر سب کی الفت کا دم بھرتی ہو + کیا چرندے کیا پرندے سب کی کشش بنی ہے
اسکا ہے اپدیش یہی ایسا جس کا اثر یہ ہوتا ہو + نہیں دولت او کٹم قبیلہ کرم میں کود ہوتا ہے

غرض اس نیکنامی و کامرانی اور تفریح طبع سے ماتا پتا کا جیون گذرا۔ ہائے افسوس تین چار برس کی عمر میں ہی والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ دنیا کی حالت بھی کیسی نازک ہے۔

آخرکار نانا جی نے ان کی ہر طرح سے امداد و پرورش کی۔ اور شادی کرنے کا دل میں خیال پیدا ہوا کہ بھائی کا نام چلے لیکن ان کو یہ کیا معلوم تھا کہ شادی کر کے اولاد پیدا ہونے سے تو وہ عزت و نیکنامی نہیں ہوگی جو اس خوش نصیب نوعمر کے سنجمی ہونے سے ہونے والی ہے۔ شعر

نوجوانی اور بدھی سے سبھی دل شاد ہو کہتے یہ غمخوار سب کا بیگیاں ہو جائیگا

جنم بھومی ناظرین مقام تھاندلہ (مالوہ) کی کیفیت کیسے بیان ہو سکتی ہے یہاں پر فضا باغوں اور شاندار مکانوں کے سوائے تجارت بھی بخوبی ہوتی ہے۔ جین اسوالوں اور نیز دراور دہرماتماؤں کے یہاں رہنے سے ہر مذہب کے مہاتماؤں کا آنا جانا بھی برابر ہوتا رہتا ہے جس سے اس جگہ اور نیز آس پاس کے گاؤں و قصبوں سے کئی شور بیر کرم دشمنوں کو فتح کرنے کو گھر سے جوانی میں نکلے، جن میں ہمارے ہیرو کا نام قابل الذکر ہونے سے یہ مقام بھی قابل فخر ہے۔

غرض مضمون کی طوالت اور ناظرین کی اختصار پسندی کی وجہ سے میں مشرح حال لکھنے سے قاصر ہوتا ہوا محض یہی مصرعہ عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں۔ ~

فقیروں کی جنم بھومی ہے بڑھ کر باغ جنت سے

نانا نانی ۔ دادا دادی

یہ بات دنیا میں مشہور ہے کہ خوش نصیبی سے ہی صاحب اقبال اولاد پیدا ہوا کرتی ہے ۔ چنانچہ ہمارے صاحب نصیب رکھب چندجی مہاراج کے یہاں جب نصیبہ نے یاوری کی تو جیوراج جی فرزند ارجمند پیدا ہوئے اور پھر اقبال کی یاوری سے اُن کے گھر میں جواہرلال یعنی اسم بامسمی لڑکا پیدا ہوا ۔ کہ جن کی وجہ سے ہمارے داداجی اور دادی کا نام ملکوں میں روشن ہو گیا ۔

نانا ۔ نانی تھاندلہ میں جین برادری کی کافی تعداد ہونے سے آپ کے نانا لالہ موتی لال بھی یہاں ہی رہتے تھے اور مثل باباجی کے اُن کے حالات بھی جان لینا آپ کی زندگی بھی بڑی عزت وعیش و آرام سے گذری ۔ آپ کو اپنی پیاری بیٹی ناتھابائی سے بڑا ہی پریم تھا ۔ بیٹوں سے زیادہ اس سے محبت کرتے تھے ۔ اسلئے نواسے کی پیدائش خوشی کا اظہار بھی قابل تعریف کیا گیا ۔

غرض ہمارے ہیرو کی پیدائش کے وقت آپ نے اپنی دولت و محبت کا وہ اظہار کیا کہ جس سے اہل وطن نے ہزار زبان سے تعریف کی ۔ مصرعہ

آفرین صد آفرین اے مردمان روزگار ۔

مصرعہ محبت ہو تو ایسی ہو جو ہمت ہو تو ایسی ہو ۔

غرض یہ ہے کہ آخری وقت میں نانا نانی نے سب کاروبار او تعلق دنیا ترک کر اتم کلیان کیا اور اس طرح سے شری بسیت راگ بھگوان کا شکریہ ادا کیا ۔ اشعار

میرے بھگون مہراتو ہوئی ہم پیر تری ایسی + فنا کرموں کو کرتے ہیں نہیں ہرگز ہی ڈرتے ہیں
فنا ہونے سے خود میں ہی نظر آیا جو نور اپنا + تو حالت یہ ہوئی ایسی کہ غمزے روح پہ مرتے ہیں

شری دھرم گورو

آپ کے پہلے گورو تو شری مگن لال جی مہاراج تھے۔ جیسا آپ کا نام تہا ویسا ہی آپ کا کام تہا۔ آپ آتمیک آنند میں ہر وقت مگن رہتے تھے۔ لیکن کم نصیبی سے آپ کا سایہ جلدی ہی سر سے اٹھ گیا۔ پھر آپ کو اُن سے بہی قابل گورو شری لال جی مہاراج ملے۔ جن کے حالات اُن کی ۰۰ ۵ صفحہ کی جیون چرتر (لائف) سے صاف طور سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے اُس کو پڑہا وہ بخوبی جان گئے کہ فی الواقع وہ قابل تعریف ہی تھے۔ آپ کے پُر اثر اُپدیشوں کو سُنکر کئی راجاؤں (اودے پور۔ جودہپور وغیرہ) نے جیو دیا کا آپ کے بموجب حکم پُر انتظام کیا جس کا مشرح حال لائف سے معلوم ہو سکتا ہے۔

غرض آپ کی دکشا سمبت ۱۹۵۷ میں بمقام بڑی دھوم دہام سے ہوئی اور لاکھ روپیہ کی حشمت چہوڑ شری جوتھ مل جی مہاراج کو دہرم گورو بنایا۔ جس سے آپ کا نام ایسا مشہور ہوا کہ جہاں جاتے تھے۔ بڑے بڑے راجہ مہاراجہ تک درشن کرنے آتے تھے۔

اول تو دنیاوی عظمت کو چہوڑنا دوم ہر طرح کا تجربہ کرکے فقیری کو لینا۔ سوم قابل گورو کی تعلیم سے آپ کے چار چاند لگنا۔ غرض جس دلیری اور جوش دلی سے آپ نے فقیری لی تہی اُسی ہمت و لیاقت سے آتم کلیان بہی کیا۔

اب میں آپ کے حالات چند سطروں میں نظم کرکے ہی پیش ناظرین کرنا مناسب

(۱) چھ ماہ بعد یہ لوک ہو گیا۔

اور انسب سمجھتا ہوں - اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ تہ دل سے اُن کو دھن باد دیں گے -

اشعار

لاکھ کی حشمت کو چھوڑا چوتھمل نے یہ کہا
دل کا روشن لے شری تو بگمیاں ہو جائیگا

یہ کری پیشینگوئی پھر ستاون سال نے
سب سے بڑھ کر روح کا یہ رازداں ہو جائیگا

پونح پدوی جب ملی تو صوفیوں نے یہ کہا
بزرگی تقلید سے بے نا مکاں ہو جائے گا

پونح ہو کر دیش کا ایکا اُس نے جو کیا
نام اُس کا بے شبہ روشن زماں ہو جائیگا

سن ۱۹۶۳ بکرمی آساڑھ شکلا پنچمی
کس کو معلوم اُنکا سایہ اب رواں ہو جائیگا

اس تاریخ کو مقام جے **تارن** (جودھپور ریاست) آپ کا مرتک سنسکار بڑی دھوم دھام سے شراوکوں نے کیا۔ جس کی عظمت و خوبی اور دان پُن کی خوش اسلوبی دیکھنے والے ہی جان سکتے ہیں۔

جب سمبت ۱۹۷۵ میں شری پونح جی مہاراج نے اپنا آخری وقت جان سب شاگردوں کی لیاقت کا اندازہ کیا تو ہمارے چرتر نائیک کو ہی مقام رتلام یگ پراج پدوی دی جس کا اُتسب ہی قابل البیان ہوا - آپ کے بعد مرنے کے مقام بھکانیر[1] پونح پدوی بھی جین برادری وساد ہو سادھوی نے ملکر اُن کو دی -

وکشا اتسب و بچپنی حالات

ہمارے چرتر نائیک خاندان والوں کی ہدایت اور مہاتماؤں کے پُراثر اپدیشوں سے ایسے وچاروان ہو گئے تھے کہ سولہ[16] برس کی عمر میں ہی آپ نے دنیا سے تعلق قطع کر

(۱) مراد مہا ہیر بھگوان آخری جین پرچارک سے ہے -

فقیری لینے کا ارادہ کیا۔ اور پوج چوتہہ مل جی و شری مگن لال جی کی تعریف سنکر ان کی سیوا میں گئے اور اُن کے پراثر اُپدیشوں سے سمجھی ہونے کا ایسا شوق پیدا ہو گیا کہ اب شادی کرانا گویا جنجال میں پڑنا ہے۔ ماتا پتا کے بیوگ ہونے سے تو دنیا اور بھی پھیکی سی معلوم ہوتی تھی۔ غرض تایا صاحب کے بار بار سمجھانے پر بھی شادی سے انکار ہی کیا۔ پھر اُنہوں نے سمجھایا کہ میری آنکھوں کے تارے۔ میرے بھائی کے دلارے دور اندیشی کو کام میں لاؤ۔ بزرگوں کے کہنے پر عمل کرو۔ گھر کی رونق محض تمہارے سے ہے۔ اس کو برباد و بے رونق کرنا۔ اور ضعیفی میں مجھے اپنی جدائی سے بے چین بنانا یہ تمہاری انسانیت سے بعید ہے جس کے جواب میں ویراگی نے اس طرح سے عرض کیا کہ اے پتا جی اگر آپ کرموں سے پیدا ہونے والی مصیبتوں کو دور کر دیں اور ہر قسم کی بیماری و موت سے بچا لیں تو میں بیشک آپ کے حکم کی تعمیل کر سکتا ہوں۔ ورنہ میرا سمجھی ہونا اور تپ و سنجم سے اپنا اور دوں کا اپکار و کلیان کرنا بھی آپ کے لئے نعمت دنیاوی سے ہزارہا درجہ بہتر ہے۔

میری ادب سے درخواست ہے کہ آپ بھی اگر فقیری نہیں لے سکتے تو گھر میں ہی آتم کلیان کریں۔ کیونکہ ایک دن یہ سب ساز و سامان چھوڑنا ہے۔ مجھے شری گورو جی مہاراج نے دنیا کا سروپ ایسا سمجھایا ہے۔ کہ جس سے میں سمجھی ہونے کی ہی آپ سے اجازت مانگتا ہوں۔ دیکھو تو سہی مہاراج شری کا کیسا اُپدیش ہے۔ ۔ اُپدیش

اشعار

کہیں یہ رہبر سبھی جنوں سے جلدی اپنا وہ کام کر لو ✽ بغیر جسکے چوراسی میں تم پھرے اُسکو تمام کر لو

(۱) ماتا جی کا دو برس کی عمر میں اور پتا جی کا پانچ برس کی عمر میں سایہ سر سے اُٹھ گیا تھا۔

جتنے چرندے اور پرند جتنے بھی سُر نر بھی مرینگے
یہ چاروں گتی ہیں جیوا نادی کیسی کیسی برتیاں ہیں یہاں
اچھے بُرے ہیں فعال جتنے پہل اُسکا ہو گیں سبہی کیلیے
ہے مثل دودھ اور جل مرکب لے جدا ہی روح تن سو
واس کیہہ ہی اُنہی کو اُسمتر و سوئے ہو غافل کیسی انادی

نہیں منتر تنتر کوئی بچاوے بچائے جو تمکو وہ کام کرو
ہے دنیا میں مُسکل نہیں نام کو بہی دور اسکو سلام کرو
ہیں مطلب کے سارے کُٹم قبیلے اُلفت کو انکی تمام کرو
بظاہر جدا ہیں ملت کُٹم کے سب بس اُنسے دلکو نشکام کرو
جنم مرن کے سبب ہیں جو یہی انہیں بن ترشنا شام کرو

غرض ایسی پُر اثر تقریر شری مہاراج کی ویراگی سے سنکر تایا جی و دیگر سب کُٹم نے بخوشی اجازت سادہو ہونے کی دیدی۔ اور منگسر سُدی دوئج سمبت ۱۹۴۸ کو مقام نیمیٹری (مالوہ) بڑے ہرش و خوشی و عزت افزائی سے دکشا اُتسب (فقیری لینیکی خوشی) منایا گیا۔ سینکڑوں غریبوں و محتاجوں کو بھوجن و کپڑا املا۔ اور بھی دان پُن قابل الذکر ہوا۔

شری مگن لال جی مہاراج کو دہرم گورو بنایا۔ اور چھ ماہ بعد انکا پرلوک ہو جانے سے شری پوجیہ (شری لال) جی مہاراج کی کرپا سے تتوں کا وچار اور اندریوں کا نگرہ (خواہشات کا ضبط) کرنا شروع کیا۔ غرض گورو جی مہاراج و شری لال جی مہاراج کے پُر اثر اپدیش سنکر کچھ مدت کے بعد ہمارے وچار وان مہاتما (جواہر لال) نے گورو مہاراج سے یہ کہا۔

اشعار

پہلی سی گو دل میں میرے نہیں طاقت نہیں عظمت ہے
نہیں ہمت نہیں شوکت اور نہ دل میں مرے قوت ہے

تب سنجم میں بڑھوں میں آگے پیچھے ہرگز نہیں ہٹونگا
جو اپدیش مجھے ملا ہے اُس سے ہرگز نہیں پھرونگا

کرموں کا میں ناش کروں یہ تپ سے دل میں میری آئی
جس سے ہوے کل جھگڑوں سے نِشچے اب تو میری رہائی

غرض گورو مہاراج کی اجازت سے قابل تعریف کام کرنا شروع کردیا کبھی دو دن کا برت کیا۔ کبھی کبھی دودھ۔ گھی چھوڑ دیا۔ اور سُوتروں اور شاستروں میں تو رات دن دہیان رکھّا۔ غرض اسی طرح سے کرموں کا بوجھ ہلکا کرا میک گیان میں ترقی کی جس کا اظہار آپ پر خود ہی کل حالات پڑھنے سے ہو جائے گا۔

شری پوجے شری لال جی مہاراج کا ہمارے ہیرو کو یگ راج بنانیکا سبب

ناظرین اگرچہ ایک سے ایک زیادہ ویراگی و تیاگی اور ودوان گیان وان مہاتما اُن میں موجود ہیں۔ لیکن نہ دل سے ایسا اگیا کاری اور جوش دل سے پراُپکاری کسی دوسرے کو نہ پاکر دور اندیش گورو مہاراج نے ان کو ہی اس قابل سمجھا اور آخر سنجیدہ و فہیدہ جین سادھو اور جین دھرم کے جان کار شراوکوں کی رائے سے سمبت ۱۹۰۱ میں مقام رتلام ریاست (مالوہ) یگ راج

پروہی کا چتر بدہی سنگ کے سامنے اعلان کیا۔

پیارے دوستوں میں صدق دل سے کہتا ہوں کہ مجھے محض دو چار ماہ سے ہی اِن کے درشن کرنے اور اُپدیش سننے کا موقع ملا ہے۔ اور دہلی ورتلام و مندسور۔ اندور۔ جاورہ۔ اُجین۔ بھیل واڑہ و اجمیر وغیرہ مقامات پر اِسی سمپردائے کے قابل سے قابل سادہوں کے درشن کرنے اور اُپدیش سُننے کو ہیں گیا۔ اِس میں شک نہیں کہ اُن میں بھی عملی و علمی خوبیاں پائی گئیں۔ اُن کے بھی اُپدیش میں سینکڑوں کی تعداد میں جین اجین آتے تھے۔ تپشیا بھی وہ کرتے تھے لیکن قومی و ملکی ہمدردی کا جوجوش اِن کے دل میں ہے وہ اُن میں نہیں دیکھا۔ مانو یہ اِن کا ہی حصہ ہے اور جین درشن اور دھرم کا کرتبیہ پالن کرنا وغیرہ وغیرہ باتوں کو دلیلوں و یوکتیوں سے سب طرح سے سمجھانا کہ جس سے سبہا میں واہ واہ کی آواز آئے۔ یہ بھی اِن کا ہی حق ہے۔ اور چترماس سمبت ۱۹۸۹ دہلی میں قومی رہبروں و ملکی لیڈروں کا اُن کے اُپدیش کی تعریف کرنا اور قابل ڈاکٹروں۔ وکیلوں۔ و کالج کے پروفیسروں۔ و نیز ایم اے و بی اے شخصوں کا اُپدیش میں دلچسپی ظاہر کرنا۔ و نیز سناتن دھرمیوں و ودوان برہمنوں۔ اہل علم مسلمانوں کا اُن کی تقریر کی سچائی سے تعریف کرنا۔ کیا معمولی بات ہے۔

اِس کے علاوہ دوسرا ثبوت آپ کی لیاقت علمی کا یہ ہے کہ اِسی زمانہ میں جین کے تینوں فرقے کے قابل قابل وِدوان مہاتماؤں کا دہلی میں چترماسہ ہے اور شری شنکر آچاریہ جی بھی جو سناتن دھرم کے پرسدھ غیتا

اور مشہور ودوان ہیں۔ اُن کا بھی دہلی میں چترماسہ ہے۔ میں سب کے اُپدیش میں گیا۔ اس میں شک نہیں کہ دگمبر سمپردائے کے مُنی محض کپڑے کے تیاگ میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں اور علمی لیاقت یعنی انگریزی و سنسکرت میں شری شنکر آچاریہ جی مہاراج بھی اُن سے ترجیح پائے ہوئے ہیں۔ لیکن خوش دلی اور علو ہمتی اور پر اثر تقریر کرنے کی خوش اسلوبی اور ملکی بہبودی کے اُپدیش دینے کی خوبی جو ان میں پائی گئی وہ اور کہیں بھی نہیں دیکھی۔ میں اس کا یہی ثبوت دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ان کے اُپدیش میں جین اجین لوگوں کی تعداد ہمیشہ اور جگہ سے زیادہ رہتی رہی اور ہے۔

دویم۔ اجین ودوانوں کا آنا اور دلچسپی ظاہر کرنا۔ بلکہ اُپدیش میں ہی مہاراج کی اس طرح تعریف کرنا کہ انکو سمجھانے کا طریقہ وہ یاد ہے کہ جس سے بچہ سے لے کر بوڑھے تک اور معمولی عقل والا بھی سمجھ جاتا ہے صفائی دلی ایسی ہے کہ عام لوگوں میں اپنی غلطیاں تسلیم کر لیتے ہیں۔ خلیق اور پریمی ایسے ہیں کہ غریب امیر سب سے ہی محبت کا برتاؤ کرتے ہیں جس سے وہ سو کام چھوڑ کر اُپدیش سننے آتے ہیں اور تن من دھن سے ان کی سیوا کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔

چنانچہ میرے چند دوستوں⁽¹⁾ کی زندگی اس امر کا کافی ثبوت دے رہی ہے کہ وہ ان کے اُپدیش کی اپنے ملنے والوں سے یہ تعریف کرتے ہیں۔ کہ فی زمانہ جین درشن و ساہتیہ میں قابل ہونے کے علاوہ ان کی زندگی بھی عملی ہے ضعیفی میں برت وغیرہ برابر ہر ماہ میں کئی کئی کرتے رہتے ہیں۔ اور کئی آریہ سماجک بھائیوں

(۱) لالہ امراؤ سنگھ ویش اگروال و بابو نہن لال و لالہ امراؤ سنگھ جین اگروال وغیرہ وغیرہ۔

نے اپنے خیالات اِس طرح ظاہر کئے۔ کہ ایسے سادھو ہی دیش بدیش پیدل پھر کر ملک کا اُپکار و کلیان کر سکتے ہیں اور دوسرے سادھو سنی بوجہ نگن رہنے کے ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے تیاگی مہاتماؤں کو جسمانی طاقت پوری ہونے سے اہار وغیرہ لینے میں دوشش لگتے ہی ہیں۔ جن کے لئے روزمرہ کا تجربہ شاہد ہے۔

میرے منصف مزاج دوستوں کو یہ بات سنکر بڑی خوشی ہوگی کہ دہلی کے چترماسہ میں۔ ہانسی۔ حصار، ریاست بیکانیر، ریاست جودھپور۔ ریاست اُودے پور وغیرہ وغیرہ مقامات سے مہاراج شری کے درشن کرنے کو علاوہ جین صاحبان کے جاٹ، اگوجرا اور اور قومیں بھی کافی روپیہ خرچ کرکے آئیں اور اِن کی عالمگیر فیض رسانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ ہم کو تو بے لوث اور سچے ہتیشی یہ ہی مہاتما ملے ہیں کہ جنہوں نے ہم کو ایسی ایسی باتیں بتلائیں کہ جس سے ہم اپنا کام کاشتکاری کرتے ہوئے بھی گناہوں سے بچ جاتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کام کو وچار کرکے کرتے ہیں۔ رات ہی کو بھوجن بھی نہیں کھاتے۔ اِسی طرح سے ہل چلانے وکھیتی کاٹنے اور غلہ وغیرہ کے تیار کرنے میں حتی الامکان جانوروں کی حفاظت کا خیال رکھتے ہیں۔ اگر شری مہاراج ہمارا اُپکار خود ہر طرح کی سفری مصائب اُٹھا کر نہ کرتے تو کیوں ہم اِن کے پاس آتے۔ اور کیسے ہزاروں جیوں کی حفاظت کرتے۔

دوستوں بات یہ ہے کہ ہر ایک کام میں وچار و خیال کی ضرورت ہے کیونکہ اگر عام لوگ وچار کو کام میں لاتے تو جینیوں پر (ناستک وغیرہ کہنے) بے بنیاد الزام نہ لگاتے۔ بلکہ عام طور سے علم دوست و منصف مزاج بھائی جین سادھوں

---

(۱) قابل اعتراض۔

کی عملی زندگی اور نہ جین کے اُصولوں کی ایسی تعریف کرتے ۔

اشعار

گُل و غنچہ کا اب تو مُسکرانا ہوتا جاتا ہے — چمن میں بُلبُلوں کا چہچہانا ہوتا جاتا ہے

نہیں کرتے کسی جاندار سے جو دشمنی صاحب — اُنھوں کا ہی طریقہ عارفانہ ہوتا جاتا ہے

نہ کیوں حاصل ہو دنیا میں فضیلت ایسے انساں کو — جو دل سے حُبِ قومی میں فسانہ ہوتا جاتا ہے

اہنسا پر عمل جسکا ہوا ہے اُسکا قبضہ بھی — یقیناً سب دلوں پر غائبانہ ہوتا جاتا ہے

اہنسا دھرم سب دھرموں سے اُتم مانا جاتا ہے — اِسی سے دھرم پردھی کا زمانہ ہوتا جاتا ہے

ریاضت و عبادت کی بھی زینت اسی سے ہوتی ہے — زباں پر ہر بشر کے یہ ترانہ ہوتا جاتا ہے

عبورِ بحرِ دنیا کو یہ کشتی بان ہے لاثانی — حیات دائمی کا بھی ٹھکانہ ہوتا جاتا ہے

اہنسا سے نہیں بڑھکر کوئی بھی دھرم دنیا میں — اسی مسئلہ کا قائل اب زمانہ ہوتا جاتا ہے

اہنسا کا چراغِ معرفت جس نے کیا روشن[1] — اُسی بھگوان پہ شیدا[2] اب زمانہ ہوتا جاتا ہے

بڑی بخشش ہے بھگوں کی وہ جسکو رحم کہتے ہیں — عجب کیا ہے کہ دل اُسکا خزانہ ہوتا جاتا ہے

فضیلت بیر کے اودیش کی یہ سب لاثانی ہے — اہنسا دھرم کا قائل زمانہ ہوتا جاتا ہے

غرض یہ ہے کہ ہر چیز اور ہر کام کے لئے آزمائش شرط ہے۔ پس ہمارے بیان کی تصدیق مہاتماؤں کے درشنوں و اُپدیشوں سے بخوبی ہو سکتی ہے۔

(۱-۲) یعنی بیر بھگوان آخری جین پرچارک کے بتلائے ہوئے اصولوں کی سب ہی تعریف کرتے ہیں۔ نظیر کے طور سے دیکھو مہاتما گاندھی کی زندگی کہ تمام ملک اُس کی دل سے پرشنسا کرتے ہوئے سر جھکاتے ہیں ۔

اب میرے دور اندیش (بھائی) شری آچاریہ جی مہاراج پوجیہ شری لال جی کی دور اندیشی
بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ اُن کی گہرائی طبع کا نتیجہ عام طور سے ظہور میں آ رہا ہے
جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے کہ عیاں را چہ بیاں۔

شری پوئج جواہر لال جی مہاراج کی روحانیت وعلمیت کی روزانہ تقریر کا پُر اثر نتیجہ

کیسے یہ سامنے ہیں روح کے سخنوری کے
روح کا فلسفہ اور درشن جین مت کا
پھر جوش دل نے بھر کے سب کے دماغوں کو
علم و یقین کا جلوہ پھر اُنکے نیک دلمیں
ہنسا، جھوٹ، چوری بیجا طمع نفسی
دل کی صفائی ہونیسے پیدا ہوئی یہ لبد ہی
راتیں سرور دل میں اور دن بھی خوشی خوشی میں
پھر کیا دکھاؤں تمکو میں اُنکے ورکا نقشہ
دنیا میں پوئج جی کی سنکر کے یہ بڑائی
ہے جواہر نام جنکا اُن کے یہ کر کے درشن
دنیا کو ہیچ جانا خود کو بے لوث مانا

منا لینہ وہ یاد آتے ہیں منیوں کی زندگی کے
سن کے جنکو بھاگا سنشے کا بھوت سب کا
مصفا کیا ہے ایسا ہستی کے باغیوں کو
ہٹنا گیا ہے ایسا کہ چند ہی ماہ و پل میں
کا فور ان کے ہونیسے بڑھتی گئی ہے شکتی
سو ہم لگے ہیں کہنے ظاہر ہوئی یہ مستی
ایسے لگے گذرنے ہے شاہی بے بسی میں
زمانہ ہوا ہے تابع یہ بھگون نے رتبہ بخشا
آنے لگے ہیں دہلی میں چاروں طرف سے بھائی
رنج و الم کو بھولے ہوئے دلمیں ایسے پرسن
پھر گیا ان تپ کے بل سے مکتی کو پانا جانا

کرموں کو ناش کرنے کی کوشش لگے ہیں کرنے — جسمانی موہ کو چھوڑ روح پہ لگے ہیں مرنے
علم و عمل نے اُن کے روشن کیا ہے دلکو — دل سے نکالا پھر تو دنیا کے سارے شل کو
ہزاروں کی اس طرح سے جبکہ ہوئی رہائی — بھگتوں کی دل سے مہا سب نے ہی ملکے گائی
کرپا سے تیری جنور دنیا سے پار ہمکو — ہونیگا اب تو موقع نادر ملا ہے سبکو

غفلت سے سو رہا ہے اناڈی یہ داس تیرا
منت سے کہہ رہا ہے کرو کھیوا پار بیرا

برتمان آچاریہ شری پوج جی مہاراج کے خاص خاص ششوں (مریدوں) اور ششوں سے زیادہ سیوا بھگتی کرنے والے اور دوسرے سادھوں کے مختصر حالات

(۱) شری گھاشی لال جی مہاراج "آپ نے مقام تراولی گڈھ (ریاست اودے پور) کے ایک ویراگی خاندان میں پرورش پائی۔ آپ شری پوج شری لال جی مہاراج و برتمان آچاریہ جواہر لال جی مہاراج کی علمی لیاقت و تپ سنجم کی طاقت کے حالات سنکر اپنے چند دوستوں کے ساتھ شری مہاراج کی سیوا

میں مقام ریاست اودے پور میواڑ آئے اور چند ماہ تک اُنکی خدمت میں رہ کر ایسے سوالات کے اطمینان بخش جواب ملنے سے تیاگی ہوئے ۔

نظم

کہا اک روز سوامی سے یہ ملکر سب شسٹوں نے
نہیں اب تاب گویائی کیا پامال دشمن نے

بھگون وہ کرو کرپا کہ جس سے کام ہو پورا
پریشاں موہ ہوا ایسا کہ اُسکے سر پہ ہو دھوڑ

طمع و غصہ و خود غرضی سبھی جذبات نفسانی
پڑے ہیں پیچھے کچھ ایسے نہیں کچھ ہوش عالی

بہ چترّی سے موہ کے اب ہماری ناک میں دم ہے
مقابل اُسکے ہونیکا نہیں کچھ ہم میں دم خم ہے

جیسے ہی سنے سوامی چھیڑا اُو اُنکے بھیدو نے
بچاؤ ہمکو اب جلدی سبھی دنیا کے دھندوں سے

کہا گورو نے یہ اُنسے بچار و اب حقیقت کو
بس پا جس سے سب میں کہا و ایسی ہمت کو

مدبر پیر لے سب ہی دشمن کی بناوٹ کو
کیا اُنپہ یہ پھر ظاہر جذبوں کی سجاوٹ کو

جوابا یہ کہا سب نے ہوا جو بھی نظارہ ہے
فتح سے موہ ظالم کے نہیں کچھ وارہ پارہ ہے

شکر حضور ملا ہمکو یہ کامل پیر ہے ایسا
ہوا روشن دلونمیں اب یہ جلوہ روح کا کیسا

گھاسی لال بولے پھر یہ کیسی اُنمیں شکتی ہے
ملی سنسار ساگر سے اترنے کی یہ کشتی ہے

مناسب ہے کہ سنجم سے کروں کلیان اپنا اب
نتیجے ایسا کر دل میں کہا گورو سے اُسنے تب

مجھے جلدی سے دکشا دو کہ جس سے مجھ میں ہو اُتم دم
پھر جس سے دین و دنیا کا مٹے سارا ہی دل سے غم

کرو خدمت کو دل سے اب ایسے پیر کی پیارے
کہے ہیں داس یہ سب سے کہ اس سے کام ہوں سارے

غرض ایسے پُر اثر جوابات سے کافی اطمینان ہونے پر کسی ویراگی نے شراوک

کے بارہ برت لئے اور کسی نے پانچ انوبرت گرہن کئے۔ لیکن ہمارے پُن دان وچاروان شری گھاسی لال جی مہاراج سے تو سنسار کو آتار جان بارہ سالہ عمر میں ہی اپنے وطن تراولی گڈھ (ریاست اودے پور) میں ماہ سدی تیرودشی سمت ۱۹۵۸ کو سنجم لیا اور شری جواہر لال جی مہاراج کو دھرم گورو بنایا۔ سنجم اتسب قابل تعریف منایا گیا۔

اب آپ چھ کایا کے جیوں کی رکشا کرتے ہوئے آتم کلیان کرنے لگے اور رفتہ رفتہ جین سدھانت اور آتمیک وچاروں میں ایسی ترقی کی۔ کہ آج آپ ریاست اودے پور میں بھائیوں کو اپنے منوگ و منوہر واکھیانوں سے بڑا انند دے رہے ہیں۔ آپ کی علمی لیاقت اور روحانی طاقت کا حال اُپدیش سُننے سے ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔ آپ کی واقفیت سنسکرت و پراکرت وہندی میں خاص۔ اور اردو و مرہٹی گجراتی۔ ماگدھی وغیرہ زبانوں میں عام ہے۔ آپ پدارتھ کے سروپ کو بتلاتے ہوئے اُس کا مجسمی فوٹو کھینچ دیتے ہیں۔

سچ بات تو یہ ہے کہ اُن کے دل میں گروبھگتی نے قابل الذکر اثر کیا۔ دیکھو تو سہی کیسا آپ کا دل بھگتی میں رنگا ہوا ہے۔

اشعار

گرو کے فیض سے کیسا ہوا ہے دل صنم میرا
نکالا دل کی رگ رگ سے اُسی نے پیچ وخم میرا
طریقہ راستی پر جو طرز اب سپیر سے آیا

یقین صادق نے فوراً ہی نکالا دل سے غم میرا
نسیم لطف روحانی چلی ہے ناز سے ایسی
مشام دل ہوا جس سے معطر دم بدم میرا
کثافت دنیا کی جس سے ہوئی کافور دل سے ہے
چلا اب راہ جنت میں تیزی سے قدم میرا
نہیں اسمیں ذرا شک ہو مجھے اس پیر کامل سے
ملے وہ نعمت عظمیٰ رفع ہو سارا غم میرا
کہے ہے داس سے سوامی ہو کیوں نازیہ مجھکو
جواہر لال کے صدقے ہوا ہے یہ رقم میرا

شری گنیش لال جی مہاراج کے حالات

آپ ریاست اودے پور جین اُسوال قوم کے ایک لائق فائق خاندان کے نونہال ہیں۔ آپ کے دھرم پریمی ماتا پتا اپنے ساتھ آپ کو مہاتماؤں کے اُپدیشوں میں لے جایا کرتے تھے۔ جس سے آپ کو دھرم میں پریم ہوا۔ اور رفتہ رفتہ یہاں تک بڑھا کہ جس سے یہ خیال ہوا کہ ہم کو اک

(۱) سوامی گھاسی لال جی داس کوی سے یہ کہتے ہیں کہ مجھے فخر ہے کہ جو میںنے شری جواہر لال جی گوروجی کا شکریہ ادا کیا۔

دن یہ سب دنیاوی سازوسامان چھوڑ جانا ہے۔ تب آپ کے دل میں جوانی (۱۸ برس کی عمر) میں کسی قابل مہاتما کی تلاش ہوئی۔ چنانچہ آپ خوش نصیبی سے سورگباسی پوجیہ جی آچاریہ شری لال جی و برتمان پوجیہ شری جواہر لال جی مہاراج کے چترماس کال میں مقام اودے پور ریاست میواڑ آئے اور ایسے پر اثر اپدیشوں سے یقین ہو گیا کہ میرا جلدی سے جلدی یہ آتم کلیان کرنے والے ہیں۔

خلاصہ اپدیش بزبان اردو

گذاری عمر تو ساری پیارے خواب غفلت میں
کرو تدبیر جس سے ہو ترقی روح کی حشمت میں

چوراسی لاکھ یونی میں ازل سے تم پریشاں ہو
عمل دل سے کرو ایسا نہ ہرگز پھر پشیماں ہو

بڑی ہی خوش نصیبی سے ملا ہے وقت یہ نادر
فنا ہو کفر بد جس سے کرو تدبیر وہ صادر

یہ دشمن سب سے بڑھ کر ہے تمہارا روز اول سے
پریشان ہو ازل سے تم اسی کے تاب اور بل سے

ہوس بڑھ کر کے مشفق ہے کوئی بھی علم صادق سے
نجاتی راہ بتلانے میں شیدا ہے یہ عاشق ہے

یقین خود کی جو طاقت کرے امداد اب تیری
مصیبت دور ہو جائیں بلاشک جس سے سب تیری
عمل میں ایسی طاقت ہے کہ جس کی نظر شفقت سے
یقینی ہی نجات ابدی ملے ہے شان و شوکت سے
جواباً یہ کہا شِشّ نے کہ سوامی جی کی باتوں سے
ہوا اسنتھواسش کامل ہے بچوں کرموں کی لاتوں سے
یقین و علم کی رونق ہوئی اب دل میں ہے ایسی
فنا دشمن کے کرنے کو ضرورت تھی مجھے جیسی

آخر ایسے مضبوط دلی سے سمت ۱۹۵۸ میں بخوشی سنجم لیا اور آچاریہ جی مہاراج کو دکشا گورو بنا - آتم کلیان کرنے لگے - بدُھی کی پربلتا اور دھرم و دکشا گرو کی دیالتا سے تتو و چار و آتمیک چارترمیں دن دونی رات چوگنی ترقی ہونے لگی -

مضمون کی طوالت سے ہم دکشا وغیرہ کا حال لکھنے کی ضرورت نہ سمجھکر محض اتنا ہی بتلانا مناسب سمجھتے ہیں - کہ دیکھو آج وہ دنیا میں جگہ بجگہ بہیر کر ہزاروں جیوں کا اُپکار و کلیان کر رہے ہیں - جس سے اُن کی یوگتا و گمبھیرتا کا پتہ لگتا ہے - کہ جس ویراگ اور جوش دل سے سنجم لیا تھا - اسی ہمت سے اپنا و دوسروں کا بھلا ہی کیا اور کر رہے ہیں چنانچہ آپ کے پُراثر اُپدیشوں سے چند نوجوان ویراگی ہو اس طرح سے عرض کرنے لگے -

سن کے سب باتیں گورو کی عرض لگے یوں کرنے
ہوکر پاپ تو ایسی سوامی شیو رسی کو جائیں ہرنے

بحر دیگر

ہمارے دل میں بہلی سی گو نہیں طاقت نہیں عظمت ہے
نہیں ہمت نہیں شوکت اور نہ دل میں کچھ بھی طاقت ہے
اپنے پاؤں تو بھی تو ہم پیچھے ہرگز نہیں دہریں گے
جو اپدیش ہمیں ملا ہے اُس سے ہرگز نہیں پھریں گے
ناش کرینگے ہم کرموں کا اب یہ دل میں ہے سمائی
جس سے ہووے گل جھگڑوں سے نشچے ابتو رہائی
موسم فضا اور فصل گل یہ مطلب کا ہے تحفہ لائی
داس کے دل میں آتم کی پھر رونق جس نے کر دکھلائی

شری مہاتپشوی سُندر لال جی مہاراج کے حالات

آپ ریاست الور (راجپوتانہ) جین اُسوال قوم کے مشہور خاندان کے نازپروردہ نونہال ہیں۔ ان کے لڑکپن کی زندگی جس عیش و آرام سے گذری وہ دیکھنے والے ہی جانتے ہیں۔ اول تو بوجہ خوبصورت وخوش سیرت جیشٹھا ون

ہونے سے ماں باپ وکٹم کو بڑے پیارے تھے۔ پھر یہ کہ زمانہ پیدائش سے دولت و عزت کی ترقی لئے تو اُن کو رشتہ داروں و اہل وطن تک کا دلدادہ کر دیا۔ ماں باپ نے لاڈ پیار کرنے کے علاوہ ناگری ومہاجنی کی شکشا شروع کرا دی۔ آپ کو خوش نصیبی سے جین مہاتماؤں کے اُپدیش سُننے اور ست سنگ کرنے کا شروع ہی موقع ملا۔ جس سے آپ نے کافی تجربہ کے بعد سنسار کو آثار جان بعمر پنیتالیس سال ستی منگسر بدی دوج مقام ریاست بیکانیر سمبت ۱۹۷۰ میں شری پوج جی مہاراج سے سنجی ہو (فقیری لے) دہرم گورو بنایا۔ آپ کے سنجی (لقب فقیری لینے کی خوشی) کو آپ کے لائق بیٹے ومیم صاحب و اہل خاندان برادری نے ذی شان بنا کر دنیاوی عزت و عظمت کا اظہار کیا۔ غریبوں و محتاجوں اناتھوں بیواؤں کو دان دیا۔ جس کی خوبی ناظرین ہی جان سکتے ہیں۔

اب آپ علمی (تتو گیان) اور روحانی تعلیم میں روز بروز ترقی کرنے لگے۔ آپ نے جین سدہانت کی واقفیت سے ریاضت (تپ) کی خوبی کو بخوبی جان اس طرح سے جذبات نفسانی کی سرکوبی کی کہ جس سے آتما میں ایک قسم کا سرور ہونے سے یہاں تک شانتی ویکسوئی ہوئی کہ آپ تین ماہ تک محض گرم پانی پر گذارنے لگے اور جین سوتروں کے پڑھنے وسُننے سے اور بھی قلب کی صفائی کی جس سے جسم تو کمزور رہا لیکن آتما کیسی بلوان ہوئی۔ کہ درشکوں (ناظرینوں) کا درشن سے دل ہی نہیں بھرتا۔

چنانچہ امسال آپ کا چترماسہ مقام ریاست اودے پور ہونے سے وہاں کے خوش نصیب صاحبان اس بات کا خاص طور سے اور دوسرے درشک علم

طور سے مرے بیان کا یقین دلا سکتے ہیں۔

دوستوں یہ لطف و عظمت و برکت و کیفیت ان میں کیوں نہ ہو جبکہ انہوں نے انسانوں و حیوانوں کا اپکار و کلیان کرنے کے علاوہ ایسی تعجب خیز ریاضت (اسچریہ پیدا کرنے والا تپ) بھی کی ہے۔

سمت	مقام	مدت ریاضت	کیفیت
۱۹۷۸	رتلام ریاست	۴۴ دن	محض گرم پانی پر و بہرم گور وکے ساتھ چترماسہ میں
۱۹۷۹	احمدنگر دکہن	۶۱ دن	" دوسرے گورو کے ساتھ چترماسہ میں
۱۹۸۰	بمبئی گھاٹ کوپر	۸۱ دن	" دہرم گوروکے ساتھ چترماسہ میں
۱۹۸۱	علگاؤں	۳۱ دن	اسکے سوا مختلف طور پر اور بھی کئی گرم و دہوون کا پانی پیکر۔
۱۹۸۲	بیلاپور "	۲۱ دن	ایضاً ایضاً
۱۹۸۳	بیاور شہر نگر راجپوتانہ	۵۸ دن	محض گرم پانی پر
۱۹۸۴	گنگا شہر ریاست بیکانیر	۷۶ دن	"
۱۹۸۵	بھیناسر شہر ریاست بیکانیر	۶۱ دن	"
۱۹۸۶	چورو "	۶۲ دن	"
۱۹۸۷	ریاست ادیپور	۹۰ دن	
۱۹۸۸	(میواڑ)	۷۵ دن	"

نوٹ:۔ شری تپسوی جی کے پورے (مدت کہہ لینے کے دن) ہر طرح خوبیاں ان میں وجیو کشا ہوئی جس کی خوبی وہاں کے بھائی ہی جان سکتے ہیں۔ مضمون کی طوالت سے اس کی تفصیل کی ضرورت یہاں نہیں سمجھی گئی۔

شری تپسوی شری کیسری چند جی مہاراج
کے حالات

آپ چھوٹی سادری (میواڑ) جین اُسوال کے ایک لائق و شریف خاندان کے ہونہار فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کے پتا شریان لالہ چھگن لال جی نے اپنی شکشا اور جین مہاتماؤں کے اُپدیشوں سے ایسا قابل بنایا کہ جس سے آپ نے جوانی میں شادی سے اِنکار کر آتم کلیان کے لئے گھر میں رہتے ہوئے تپ کرنا شروع کر دیا۔ پھر آپ کو خوش نصیبی سے پوجیہ آچاریہ بھگوان شری جواہر لال جی مہاراج کے پر اثر اُپدیشوں نے ایسا ویراگی و تیاگی بنایا کہ جس سے آپ نے ماہ سدی سمتی سمت ۱۹۸۰ کو مقام بھبی گھاٹ کوپر شری پوج شری جواہر لال جی کو دکشا گورو بنا پوجیہ شری لال جی مہاراج کو دھرم گورو بنایا۔ جس دلیری اور ویراگ سے سنجم لیا تھا اُسی ہمت و جوش سے ریاضت کرنی شروع کی۔ جیت کی شانتی ہونے سے آپ نے روز بروز اس میں نمایاں ترقی کی۔ کیوں نہ ہو جبکہ آپ محض گرم پانی پی کر تین تین ماہ تک برت کرتے ہوئے شاستروں کو برابر پڑھتے و سنتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ کیفیت آپ کی ۸۵ء کے دہلی چترماسہ میں۔ میں نے بچشم خود بھی دیکھی ہے

(۱) جو فقیری کا منتر پڑھاتا ہے۔

(۲) جس کے دہرم کے اصولوں کی پابندی کرنی ہوگی۔

اب میں ناظرین کو چند مقام کی تپشیا کے حالات سے واقف کرتا ہوا یقین کرتا ہوں کہ وے ضرور مہاتما کے درشنوں سے میرے بیان کی تصدیق کرتے ہوئے خود بخود ہی میری رائے سے اتفاق کریں گے۔

سنہ	مقام	تعداد اپدیش	کیفیت
۱۹۸۱	جلگاؤں (دکھن)	۲۲ دن	گرم پانی پیکر
۱۹۸۲	پورساول دکھن	۳۲ دن	"
۱۹۸۳	بیاور (راجپوتانہ)	۲۲ دن	محض گرم (پراشکت) پانی پیکر
۱۹۸۴	گنگا شہر بیکانیر (راجپوتانہ)	۹۵ دن	ایضاً
۱۹۸۵	سردار شہر (راجپوتانہ)	۷۱ دن	ایضا
۱۹۸۶	بیکانیر ریاست (راجپوتانہ)	- ..	مختلف طور سے۔ یعنی آٹھ، دس، پندرہ، ۸، ۱۰، ۱۵، ۲۱ اکیس دن وغیرہ "
۱۹۸۷	رتلام (مالوہ)	۲۱-۲۵ دن	علیحدہ علیحدہ۔ "
۱۹۸۸	دہلی شہر (پنجاب)	۴۱ دن	محض گرم و دہوں کا پانی پی کر۔

نوٹ:- ہر جگہ برت کھولنے کے دن دان پن اچھا ہوا۔ جیوں کی رکشا بھی کی گئی چنانچہ دہلی میں جین سیوا سمتی نے نوسو روپے کا چندہ کر کے غریبوں کو دودھ پلایا۔ اور زیادہ جیوں (گئوؤں) کی حفاظت کی۔ اور مختلف طور سے دان دیا۔

اور بنگال ملک میں جہاں قحط پڑ رہا ہے۔ غریبوں کی مدد کو ایک سو پچاس ۱۵۰ روپے بھیجے۔

گورو بھائی شری گبولال جی مہاراج کے حالات

آپ مقام جاوود (مندسور) مالوہ نواسی شریمان چوت مل جی جین اسوال کی آنکھوں کے تارے پرانوں سے پیارے پتر ہیں۔ آپ کے ماتا پتا شری سادہو جی وستی جی کے اُپدیشوں میں آپ کو بھی لے جایا کرتے تھے۔ جس سے آپ کے دل میں دیا دھرم کا روز بروز اثر ہونے سے خیال ہونے لگا۔ کہ دنیا میں ظلم و ستم سے جو جذبات نفسانی کی مار سے آتما انادی کال سے چکر لگا رہا ہے پھر ان کی خوش نصیبی نے شری مہاراج آچاریہ شری لال جی و اُن کے ششش شری جواہر لال جی مہاراج کی سیوا میں[1] انکو مختلف مقامات پر ایسے پُر اثر اپدیش سننے کا موقع دیا کہ جس سے ان کے خیالات دنیا کو چھوڑنے کے لئے پختہ ہو گئے۔

جلا اپدیش بزبان اردو مفصلہ ذیل

یہ کہتے رہبر سبھی جنوں سے جلدی سے اپنا وہ کام کرلو
بغیر جس کے چوراسی میں تم پھرے اُسی کو مت ام کرلو

(۱) بوجہ شاگردوں سے زیادہ سیوا بھگتی کرنے کے انکا حال لکھنا بھی ضروری سمجھا۔

ہیں جتنے چرندے اور پرندے جتنے ہی شور بھی سبھی مر ب گے
نہیں منتر تنتر منی بچاوسے۔ بجائے جو تم کو وہ کام کرو

ہیں چاروں گتی میں جیوانا دی بہت سہن ہی ہرشے بدارک
نہیں دنیا میں ہے سکھ نام کو بھی دور سے اِسکو سلام کرو

اچھے بُرے ہیں افعال جتنے پھل اُن کا ہوگیں سبھی اکیلے
ہیں مطلب کے سارے کُنبہ قبیلے اُلفت کو اُن کی تمام کرو

کر پاپ ہین کو ترک دل سے خود میں خود کو لگائے ہو جی
رُوکے ہے کرموں کی آمد اسی کی بہتر ہی جلدی یہ کام کرو

جو اودسے سے کرموں کا ناش ہوئے نہیں ہے اسمیں کلیان اتم
تپ کے بل سے اودسے میں لاکر روح کو اپنی گلفام کرو

غرض اس طرح کے اُپدیشوں سے ویراگی تیاگی ہو مقام کنجیڑ(ا(ا31) (مالوہ) ماہ پھاگن سمت ۱۹۷ میں سنجمی ہوئے (فقیری لی) شری اچاریہ شری لال جی مہاراج کو اپنا دہرم گورو بنایا اور روز بروز تپ و سنجم میں ترقی کرنیلگے چنانچہ شری جواہرلال جی مہاراج کی دل سے ایسی سیوا بھگتی کرنی شروع کی کہ دیکھنے والوں کو بڑا ہی تعجب ہوتا ہے کہ اس نازک وقت میں حقیقی شاگرد بھی ایسی خدمت نہیں کرتے۔ چنانچہ ناظرین میں نے بھی اُن کو دہلی مقام پر ایام چتر ماسے میں مہاراج شری کی ایسی ہی خدمت کرتے ہوئے بچشم خود دیکھا ہے۔ جس سے میں نے اپنے چند دوستوں کے ساتھ اس طرح سے اُن کی اور اچاریہ جی کی تعریف کی۔

اشعار

گورو بھگتوں کی دل میں ہم بڑی عزت سمجھتے ہیں
اور اُن کے طرزِ جیون کو رہ جنّت سمجھتے ہیں
صداقت کیسی اُن میں ہے نہیں تعصب ذرا بھی تو
سبھی ملّت کو دنیا میں یہ اِک ملّت سمجھتے ہیں
فنا ہونے کے مطلب کی حقیقت ایسی جانی ہے
نہ عزت جسم کی دل میں کسی صورت سمجھتے ہیں
گُناہوں سے یہ بچتے ہیں دھرم پر جان دیتے ہیں
اسے دوزخ کا باعث اور اُسے جنت سمجھتے ہیں
ہوا درشن گورو بھگتوں کا جس رہبر کے ذریعہ سے
ہم اُس کا درش بھی دل میں بڑی رحمت سمجھتے ہیں
کریں ہیں شُکر بھگوتن کا جواہر لال ہے ایسا
قدم بوسی کو جس کی ہم بڑی قسمت سمجھتے ہیں
عبوری بجر دنیا میں ہوئی جو جو شفقت ہے
اُسے رہبر کی دل سے ہم بڑی نعمت سمجھتے ہیں
اگر یہ روم جسمانی ہمارے سب زباں ہوئیں
سبکدوش ہوں جو اُن سے ہم نہیں صورت سمجھتے ہیں
کیا خاموش رہنا ہے فرض مرشد کا سُن اے دل

جاں تک بھی قدر اکرنا ہم عظمت سمجھتے ہیں
کرم کرتے ہیں یہ تو داس سب جیون پہ شُدھ دلسے
کہ جس سے اُن کے درشن کو ہم جنت سمجھتے ہیں

شری بختاور مل جی مہاراج کے حالات

آپ مقام کالا علاقہ ریاست جودھپور (مارواڑ) کے جین پوروال قوم کے لائق فائق خاندان میں پیدا ہوئے اور ماتا پتا کے دھرماتما ہونے سے آپ کو جین سادھوں کے اُپدیش سننے کا موقع ملا جس سے آپ کے دل میں ایک قابل وودوان چارتروان سادھو کی تلاش ہوئی - چنانچہ آپ نے پوجیہ جواہرلال جی مہاراج کی تعریف سُن اُن کے چترماسہ مقام ضلع پونا میں حاضر ہو کچھ دنوں وہاں اُن کے پُراثر اُپدیشوں سے دل میں یہ وچار کیا کہ میرا آتماں انادی کال (ازل) سے بوجہ عبادت و ریاضت نہ کرنے کے پریشان پھر رہا ہے - اب یہ اُتم کل و مُنش جنم و بچار کرنے کی بُدھی ملنے سے میرا فرض ہے کہ میں تعلقات دنیاوی قطع کر فقیری لوں چنانچہ ایسا ہی وشواش کر سمت ۱۹۶۹ میں مقام کنجور ضلع پونا (دکھن) میں آپ نے شری پوجیہ جی مہاراج کو دھرم گورو بنا سنجم (فقیری) لیا اور آتم کلیان کے لئے شتوں کا وچار اور حواس خمسہ کو بس میں کرنا شروع کیا - اور تپ و سنجم

کے بل سے کرموں کی نرجرا کرا، ور بھی سینکڑوں جیوں کا اُپکار و کلیان کیا۔ اور آپ کو گورو جی مہاراج کی سیوا بھگتی کا خاص پریم ہے۔ آپ خاموشی سے برابر اپنا کام کرتے رہتے ہیں جس سے بھائیوں نے آپ کی اس طرح سے اُستوتی کی۔

اشعار

بموجب پیر کے کہنے جو خدمت اُن کی دل سے کر
فنا کرموں کو کرنا خود کو ذی قسمت سمجھتے ہیں
بحکم پیر والا کے قطع جذبوں کو دل سے کر
خود میں محو ہونے کو بڑی رحمت سمجھتے ہیں
جذبوں پہ فتح پانے سے بس میں من کا ہو جانا
شری گورو کی دل سے یہ بڑی شفقت سمجھتے ہیں
کرم کرتے ہیں یہ ہو داس سب جیئوں پہ شدھ دل سے
جس سے اُن کے درشن کو سب نعمت سمجھتے ہیں

شری سورج مل جی مہاراج کے حالات

آپ مقام گوڑ گانوں ضلع احمد نگر دکھن کے قوم جین اُسوال کے ایک شریف خاندان میں پیدا ہوئے اور بوجہ ست سنگ ہونے کے آپ کو اُتم کل منش جنم کو سپھل کرنے کا یہ وچار رہا۔ کہ پھر کونسا موقع لاکھ چوراسی کی بیدنا سے بچنے کا ملیگا

آخر ایک دن مرنا ہے۔ پس آپ کی ایسی دور اندیشی سے یہ نتیجہ ظہور میں آیا۔ کہ اگر کوئی قابل مہاتما مل جائے تو میں اپنا کلیان کروں۔ چنانچہ آپ شری پوج جین آچاریہ جی مہاراج کی تعریف سُنکر آپ کی سیوا میں مقام ہیوڑا خانقاہ (دکھن) میں جا گئے اور اُن کے بیراگ اپدیشوں کو سُنکر اس طرح سے وچار کر سنجمی ہونے کو تیار ہوئے۔ چنانچہ آپ نے ہتی بہادوں سدی ہتی سمت ۱۹۶۵ کو اسی جگہ پوج جی کو دہرم گورو بنا اُن سے فقیری لی اور جیں جوش سے سنجم لیا۔ اُسی بہادری سے مہاتماؤں کی سیوا کرتے ہوئے آتم کلیان کیا اور کر رہے ہیں۔ آپ کو دوسرے سادہوں کی سیوا بھگتی کا خاص پریم ہے۔ چنانچہ آپ آہار پانی اور نیز دوسری طرح سے اُن کی سیوا کرنے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جس سے لوگ آپ کو سادہو لبدہہ کہنے لگے۔ آپ کے دل کا یہ جوش میں نے بھی دہلی کے چتر ماسہ میں بچشم خود دیکھا ہے۔

نظم

نہیں ہے وقت غفلت کا تو جلدی سے کھڑا ہوجا ۔ بہہ نز گیان آتم یہ تو دل سے اب فدا ہوجا

گذاری عمر تو ساری غلام نفس ہو تو نے ۔ تغافل سے دل ناداں تو اب تو چشم وا ہوجا

بڑی مشکل سے تجھکو یہ ملا ہے جسم انسانی ۔ تو اُرواح کا دل سے رفیق باوفا ہوجا

تجھے تو پیر مُرشد نے ہزاروں بار سمجھایا ۔ سمجھ کر دل سے اب تو تو فرائض پہ کھڑا ہوجا

مُراد دل کو پانے کی تمنا ہو اگر دل میں
نکل جا دام دنیا سے گورو پر تو فدا ہوجا

شری جیون لال جی مہاراج کے حالات

آپ مقام ستارہ (بمبئی) کے جین گجرات شریمال قوم میں پیدا ہوئے اور آپ نے ماتا پتا کی نصیحت اور جین سادھوں و بالخصوص پوجیہ جی مہاراج کے ایسے پُر اثر اپدیشوں سے دنیا کا سروپ جان آتم کلیان کرنے کا وچار کیا۔

اُپدیش

جو شکشا مہاں بھاون پر عمل دل سے ہی کرتے ہیں
وہی سنسار ساگر سے بلا شک پار ہوتے ہیں
نہ محبت میں تڑپتے ہیں نہ جذبوں سے وہ ڈرتے ہیں
ہمیشہ علم روح پہ وہ فدا دل سے ہی ہوتے ہیں
نہ کرم کو اپنا جانتے ہیں نہ خود کو اُن کا مانتے ہیں
سبھی سامان دنیا کو وہ دل سے غیر جانتے ہیں
سوا آتم کے وہ سب کو فنا ہونا ہی جانتے ہیں
اسی سے جسم کبھی اپنا نہیں ہرگز وہ مانتے ہیں
وہ سمیک گیان درشن سے منور ایسے ہوتے ہیں
کہ ہر بستو کی حالت کو بخوبی وہ سمجھتے ہیں

جس سے نرک بشنئوں کی گتی نچھید کرتے ہیں
دیو ونر کے قالب میں وہ اعلیٰ درجہ پاتے ہیں
جو آتم گیانی ہوتے ہیں وہ جلدی پار ہوتے ہیں
کہے ہے واس وہ بیشک شیو رمنی کو پاتے ہیں

آخر مقام پونا سمت ۱۹۷۹ میں شری مہاراج کو دہرم گورو بنا سمجھی ہوئے اور رات دن دہرم دہیان کرنے سے وہ شانت چت ہوئے اور جگہ بجگہ پھر کر اپنا و دوسروں کا اُپکار وکلیان کرنے لگے۔ ودیا کا خاص پریم ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ کسی دن آپ جین سماج کے قابل اُپدیشک ہوں گے۔

شری جیٹھ مل جی مہاراج کے حالات

آپ بیکانیر ریاست (راجپوتانہ) کے جین اُسوال قوم کے ایک نونہال ہیں آپنے جوانی میں ہی شری جین مہاتماؤں کے پُراثر اُپدیشوں سے یہ نتیجہ نکالا کہ جو کچھ ہو سکتا ہے وہ جوانی میں ہی۔ لوگ کہتے ہیں کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جوانی ہی باعث کامرانی ہے۔

غرض آپ کے نیک خیالات اور پوجے جی مہاراج کے پُراثر اُپدیشوں سے اِن کو فقیری کے لئے بالکل تیار کر دیا۔ اور ہتی کاتک سُدی چھٹھ سمبت ۱۹۸۰ کو سُوجیت (جودھپور) مارواڑ۔ سنجمی ہو شری مہاراج (جواہر لال جی مہاراج)

کو دہرم گورو بنایا اور سنجمی پابندیوں کو پورا کرتے ہوئے آپ سنسکرت کی ترقی میں
رات دن کوشاں ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ آپ کسی دن جین سدھانت
کے قابل ودوان ہوکر ہزاروں کا اُپکار وکلیان کرینگے - ایک روز آپ نے
دہلی چترماسے میں وہ پُراثر اُپدیش دیا جس کا خلاصہ بزبان اردو یہ ہے -

اشعار

جانا لازم ہے ہمیں اپنے مددگاروں میں
منی جن دل سے رہے جنکے طلبگاروں میں

علم روحی ہو سبھوں سے ہمیں بڑھکر پیارا
کہ جبکی فرقت میں ہوئے ہم تو خطا واروں میں

اُنکے ملنے میں یہ خوبی ہے کہ جانی جسنے
وہ یہ کہتا ہو نہیں تا ب یہ بیماروں میں

اُنکی خدمت کو بجا لائیں جو دل سے ہم تو
نام ہو جائے ہمارا بھی وفاداروں میں

دیکھیں کب ہوتا ہے بھگون تری رحمت کا نزول
کہ رہیں شیر و شکر اپنے ہی دلداروں میں

میرے بھگون مجھے جلدی سے ملا دو اُنسے
لطف ملتا ہو کہاں ظاہری غمخواروں میں

موہ کے جال سے اے واس نکل تو جلدی
کب یہ زیبا ہے تجھے تو ملے غداروں میں

شری پرتاپ مل جی مہاراج کے حالات

آپ مقام بالیشیر (جودھپور ریاست) کے جین اسوال قوم کے ایک

نوٹ: سمیک گیان -

شریف اور عالی خاندان کے نوجوان ہیں۔ آپ کے دل میں ماتا پتا کی نصیحتوں اور مہاتماؤں کے ست سنگ سے یہ نتیجے ہوا۔ کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے آخر اسکو چھوڑنا ہے۔ اس کی نیرنگی میں پھنسکر بڑا بھاری دکھ اُٹھانا ہوگا۔

چنانچہ آپ کو کسی قابل رہبر کی تلاش ہوئی اور آخر خوش نصیبی سے آپ کو شری پوج جواہر لال جی جین آچاریہ ملے۔ اور اُن کے اُپدیش وقتاً فوقتاً سننے سے تارک الدنیا ہونے کا نتیجے کیا۔ چنانچہ آپنے سمبت ۱۹۸۲ میں شری مہاراج سے مقام ۔۔۔۔ فقیری لے اُنکو دھرم گورو بنایا اور فقیری کی پابندی کرتے ہوئے آپ سنسکرت کی ترقی میں دل وجان سے کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ بغیر اس کے سوتروں کی باریکی نہیں کھل سکتی۔ دوئم فی زمانہ اس وجہ سے اس کی ضرورت ہے کہ ہر ایک قوم میں دس کے ودوان ہیں اُن کو سمجھانے اور جین دھرم کا سروپ بتانے میں آسانی ہوتی ہے۔

آپ کی صورت سے ویراگی پنا ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ دہلی چترماس میں آپ سے جو باتیں ہوئیں وہ دل کو بڑا اطمینان دلاتی ہیں۔ شری بھگوان ان کو روز بروز ترقی کرنے کی توفیق دے جس سے وہ پوج جی کا نام پرکاش کریں۔ مصرعہ۔ دعا ہے داس کی اُن کو ترقی ہو ترقی ہو۔

شری چاند مل جی مہاراج کے حالات

آپ بالیشور جودھپور (مارواڑ) کے جین اوسوال قوم سے

ایک معزز خاندان کے نوجوان ہیں۔ آپ شری پرتاپ مل جی کے خاندانی بھائی ہیں۔ آپ کو بھی ان کی طرح ویراگ پیدا ہوا۔

چنانچہ خوش نصیبی سے آپ کو شری آچاریہ جواہرلال جی مہاراج کے اُپدیش سننے کا موقع مقام بھینا سر (بیکانیر ریاست) کے علاوہ اور اور بھی کئی مقام پر ملا۔

آپ نے جیٹھ ماہ سمبت ۱۹۸۴ میں شری پرتاپ مل جی کے ساتھ سنجم لیکر شری آچاریہ جی مہاراج کو ہی دھرم گورو بنایا۔ اور جس دلیری سے سنجم لیا اسی ہمت سے اس کی پابندی کرتے ہوئے علمی ترقی (سنسکرت) میں رات دن لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی صورت سے ہی ویراگ ظاہر ہوتا ہے۔

مجھے دہلی چترماسہ میں درشن کرنے اور نیز سنجم لینے کی وجہ معلوم کرنے سے پتہ لگا کہ آپ کے دل میں ویراگ تیاگ کی ایسی چوٹ لگی ہوئی تھی جس سے آپ نے اول تو خود ہی فقیری لے لی پھر گورو مہاراج سے لی۔ آفریں ہے ایسے شخصوں کو کہ اس نازک وقت میں کہ بوڑھے اشخاص تک جذبات نفسانی کے شکار ہو رہے ہیں۔ آپ نے ہر طرح کا آنند ہوتے ہوئے۔ شادی سے انکار کر سنجم لیا۔ آپ کے ماتا پتا کو بھی ہزار دہن باد ہے۔ مصرعہ

آفریں صد آفریں اے مردمانِ روزگار

شری جیندر بھگوان کی کرپا سے اُمید ہوتی ہے کہ کسی دن یہ شُدھ دھرم گورو کے جین دھرم پر کاشش کریں گے۔

باب دوم - حالات چترماس

کُل چترماسوں کی فہرست

نمبر شمار	سمبت	مقام چترماسہ	تشریح پتہ	کیفیت
۱	۱۹۴۹	ریاست دہارا	مالوہ	ان چترماسوں میں گیان
۲	۱۹۵۰	رامپور	اندور ریاست راجپوتانہ	کی پراپتی کرتے ہوئے تپ
۳	۱۹۵۱	جاورہ نواب صاحب	مالوہ	و سنجم میں بھی ترقی کی اور
۴	۱۹۵۲	تھاندلہ جنم بھومی	ریاست جاورہ (مالوہ)	گورو مہاراج اور دیگر
۵	۱۹۵۳	شیوگڈھ	مالوہ	مہاتماؤں کی قابل بیان
۶	۱۹۵۴	ریاست سلانہ	مالوہ	سیوا کی۔
۷ و ۸	۱۹۵۵ و ۱۹۵۶	کھاچرود	ریاست گوالیار (مالوہ)	
۹	۱۹۵۷	مہد پور	اجین ریاست (مالوہ)	
۱۰	۱۹۵۸	ریاست اودے پور	میواڑ	شری گھاسی لال جی مہاراج
۱۱	۱۹۵۹	جودھپور ریاست	”	اور شری گنیش لال جی
۱۲	۱۹۶۰	بیاور رنیانگر	بیکانیر ریاست (راجپوتانہ)	مہاراج کی دکشا ہوئی
۱۳	۱۹۶۱	ریاست بیکانیر	”	
۱۴	۱۹۶۲	اودے پور	میواڑ	

نمبر	سمبت	مقام چترماسہ	مشرح پتہ	کیفیت
۱۵	۱۹۶۳	گنگاپور	مالوہ	
۱۶	۱۹۶۴	ریاست رتلام	״	
۱۷	۱۹۶۵	تھاندلہ جنم بھومی	مالوہ	
۱۸	۱۹۶۶	جاورہ نواب صاحب	مالوہ	
۱۹	۱۹۶۷	ریاست اندور	راجپوتانہ	
۲۰	۱۹۶۸	احمدنگر ضلع خاص	دکھن	
۲۱	۱۹۶۹	جنیر (जुन्नर)	ضلع پونا دکھن	شری نجھاورمل جی مہاراج
۲۲	۱۹۷۰	گھوڑندی	پونا ״	کی دکشا ہوئی۔
۲۳	۱۹۷۱	جامگام	احمدنگر ״	دکشا شری گیوتلال جی کی
۲۴	۱۹۷۲	احمدنگر ضلع خاص	״ ״	مہاراج پوجیہ آچاریہ
۲۵	۱۹۷۳	بھیری ضلع احمدنگر	دکھن	شری لال جی مہاراج کی ہوئی
۲۶	۱۹۷۴	گھوڑندی	ضلع پونا ״	
۲۷	۱۹۷۵	ہیوڑا خانقاہ	احمدنگر ״	شری سوجمل جی مہاراج
۲۸	۱۹۷۶	ریاست اودیپور	میواڑ	کی دکشا ہوئی
۲۹	۱۹۷۷	״ بیکانیر	راجپوتانہ	شری سندرلال جی مہا
۳۰	۱۹۷۸	״ رتلام	مالوہ	تپسوی جی مہاراج کی
۳۱	۱۹۷۹	ستارہ ضلع خاص	دکھن	دکشا ہوئی۔

نمبر	سمبت	مقام چترماسہ	مشرح پتہ	کیفیت
۳۲	۱۹۸۰	بمبئی کوٹ کیپر	دکھن	شری مہاسشوی کیسرچند جی مہاراج کی دکشا۔
۳۳	۱۹۸۱	علگاؤں	خاندیس	(سمبت ۱۹۸۳) (۱) شری پانم چند
۳۴	۱۹۸۲	"	"	جی (۲) شری موتی لال جی
۳۵	۱۹۸۳	بیاور (نیا نگر)	راجپوتانہ	(۳) شری ہیرالال جی (۴)
۳۶	۱۹۸۴	ہنا سرو گنگا شہر	ریاست بیکانیر (راجپوتانہ)	سمیرمل جی کی دکشا ہوئی
۳۷	۱۹۸۵	سرو ار شہر	بیکانیر	(۳۴) شری پرتاپ مل جی
۳۸	۱۹۸۶	چورو	"	(۵) شری جوارمل جی مہاراج
۳۹	۱۹۸۷	ریاست بیکانیر	راجپوتانہ	کی دکشا ہوئی۔
۴۰	۱۹۸۸	شہر دہلی	صوبہ پنجاب	(۳۷) بہت سے تیرتھ تھی۔

نمبر		کیفیت
نمبر ۱	سمبت ۱۹۴۹۔ مقام دہار ار ریاست (مالوہ) ہوا۔	گورو مہاراج یا دوسرے
نمبر ۲	سمبت ۱۹۵۰۔ مقام رامپورہ اندور ریاست (راجپوتانہ) ہوا۔	بڑے سادہو سنتوں سے گیان اور دہرم دہیان سیکھا اور سنجم میں
نمبر ۳	سمبت ۱۹۵۱۔ مقام جاورہ نواب صاحب (مالوہ) ہوا۔	ترقی کرتے ہوئے۔ تپ (ریاضت) بھی شروع
نمبر ۴	سمبت ۱۹۵۲۔ مقام تہاندلہ جنم بھومی تھا (مالوہ) ہوا۔	کیا اور کنٹھ کلا اچھی ہونے سے اپدیش یا دوسرے

نوٹ:۔ ناظرین جسطرح بچہ کے جنم دن کی خوشی خاندان و متعلقین وغیرہ سب ہی مناتے ہیں اسی طرح ہمارے بالیہ رشی کے پہلے چترماسہ کی خوشی ریاست دہار والوں نے منائی۔ وہ کیسے خوش نصیب ہیں اور یہاں دو دن گئے

نمبر۵	سمت ۱۹۵۳ء مقام شیوگڈھ (مالوہ) ہوا۔	وقت میں پدھ لاونی وغیرہ بھی سُنانے لگے۔
نمبر۶	سمت ۱۹۵۴ء مقام ریاست سلانہ (مالوہ) ہوا	

یہ جگہ بھی ہر طرح سے پُر فضا ہے اور ساد ہو سنتوں کے یہاں ہمیشہ آنے اور دھرم دھیان سے واقف ہونے سے یہاں کے سب بھائیوں نے ہمارے بالیہ بھچاری مہاراج کی خاص طور سے عزت کی اور گورو مہاراج سے پرارتھنا کی کہ شری مہاراج ان کا بھی اُپدیش ہونا چاہیئے۔ چنانچہ گوروجی نے خوشی سے اِنکو اجازت دی اور لوگوں کو سُنکر بڑا آنند ہوا۔ کیونکہ اول تو کنٹھ کلا کا ہونا دوئیم جوانی کا زمانہ سوئیم موہنی مورت پر فقیری کے آثار ظاہر ہونا چہارم جوش دل کا ان سب کو چار چاند لگانا۔ ان سب نے ملکر جادو کا کام کیا۔

نمبر۷:- چترماسہ سمت ۱۹۵۵ - میں خاچرود گوالیار ریاست (مالوہ) ہوا

نمبر۸ " سمت ۱۹۵۶ - میں ایضاً ایضاً ایضاً

ایک جگہ متواتر دو چترماسے کسی وجہ خاص سے ہی ہوتے ہیں مثلاً بیماری یا اور کوئی خاص سبب۔

یہ جگہ بھی سادھو مہاراج کے پدھارنے سے دھرم دھیان وگیان پرچار میں قابل الذکر ہے۔ یہاں جین برادری کے گھر بھی کافی ہیں اور یہاں سیٹھ موہن لال جیسے دھرم پریمی کہ جو جین ودیالیہ کو بذات خود دو صد روپیہ ماہوار دیتے رہتے ہیں۔ اِسی طرح سے اور اور بھائی وِدیا پریمی اور جین دھرم سے واقف کار رہتے ہیں۔ یہاں کے جین ودیالیہ میں ساٹھ یا ستر

(نوٹ بقیہ صفحہ ۴۴) کافی تعداد میں ہونے اور باہمی پریم وسلوک ہونے سے اس کو بڑا فخر حاصل ہے کیوں نہ ہو جبکہ دنیا کی اُپکار کرنے والی ہستی کا یہاں پہلا چترماسہ ہو۔

ودیا رہتی۔ ہر قسم کی شکشا پاتے ہیں جس سے امید کی جاتی ہے کہ یہ کسی دن
جین دہرم عام لوگوں کو بتلا کر بھگوان کا اودیش پورا کرینگے۔

یہ سب حالات مجھے دہلی چترماسہ ۱۹۸۸ سمت میں چند و دیارتھی و کاریہ
کرتاؤں سے معلوم ہوئے ہیں۔ شری مہاراج کے پدھارنے سے یہاں کی
برادری کو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ کیونکہ اب شری گورو مہاراج کی کرپا سے
اُپدیش دینے کی طاقت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور تمو گیان میں
ترقی ہونے سے تپ و سنجم میں بہی دلی پریم بڑھتا جا رہا ہے۔ مانو آتمک
گلزار میں تروتازگی اور شادابی آنے سے ایک قسم کے پہل لانے کی امید
ہونے لگی ہے۔ اجین لوگ بہی سو کام چھوڑ کر اُپدیش میں آتے اور اخلاقی
وروحانی فائدہ حاصل کرتے اور تپسیا بہی سادہو منی راج و نیز شراوکوں
نے قابل بیان کی۔ دان پن بہی اچھا ہوا۔ بعد چترماسہ جگہ بجگہ بہار کرتے
ہوئے جین دہرم کا پرچار کیا۔

نمبر ۹: چترماسہ سمت ۱۹۵۵ میں مقام مہدپور (اُجین ریاست) مالوہ ہوا۔
یہ جگہ بہی قابل دیکھنے کے ہے۔ ہر مذاہب کے سادہو و مہاتما یہاں
برابر آتے رہتے ہیں۔ میں خود بہی اُجین جین مہاتماؤں کے درشنوں کو گیا
تہا۔ یہاں بھرتری ہری کی گپھا جنگل میں ہے۔ شری مہاراج کے پدہارنے
سے جو ہرش یہاں والوں کو ہوا وہ بہی بیان سے باہر ہے۔ جین اجین
سب ہی اُپدیش میں آتے۔ کیونکہ گورو مہاراج و دیگر سادہوں کے اُپدیش
تو قابل تعریف ہوتے ہی۔ لیکن ہمارے چترنایک کے بہی کچھ کم نہ تھے

آپ کے جوش دل لانے لوگوں کے دلوں پر جادو کا اثر کیا۔ اول تو عالم جوانی
دویم ترقی علمی، سوم چہرہ پر نور افشانی چہارم قومی و ملکی ہمدردی۔ غرض ان سب
کو جوش دلی نے وہ رونق بخشی کہ جس کی کیفیت اُپدیش سُننے والے ہی جان سکتے
ہیں۔ جوانی میں مہاراج کو تپسیا کرتے ہوئے دیکھ کر بھائیوں و بائیوں نے بھی
قابل تعریف تپ کیا۔ بعض بعض نے اٹھائی اور پندرہ دن تک کا برت کیا۔
مہاراج شری کے برت کھولنے کے دن دان پن بھی خوب ہوا۔

چونکہ جوانی میں برت کرنے سے برہمچریہ کا بل بڑھتا ہے۔ جذبات نفسانی
بس میں ہوتے ہیں اس وجہ سے بموجب حکم شری گورو جی مہاراج اکثر
ہلکا ور وکھا سُوکھا بھوجن کرنا شروع کیا۔ یہاں کی حالت کو جان مہاتمے
مہاراج نے اس طرح سے سمجھایا کہ بھائیو تم بارش سے پیدا ہونے والے
مینڈک و گنڈوے وغیرہ جانوروں کو اپنی برابر جان۔ اُن کی بھی حفاظت
کرو تمہارا آتما بھی ہزاروں بار اِن میں پیدا ہو چکا ہے۔ اب تم کو سروگ
بیتراگ بھگوان کا بتلایا ہوا دھرم سادھن کرنے کا اچھا موقع ملا ہے۔ پس
اگر پُرشارتھ نہیں کروگے۔ مگر وترد میں ہی جیون گذاروگے تو تم کو پھر چُوراسی کے
چکّر میں گھومنا ہوگا۔

غرض اس قسم کے پُر اثر اُپدیشوں سے جیو دیا کا خاص طور سے پرچار ہوا۔
یہ سب حالات شری سوامی گھاسی لال جی مہاراج کو جن کا چترماسہ آج کل
ریاست اودے پور میں ہے۔ معلوم ہوئے جس سے اُنہوں نے سمجھ لیا جبکا
حال آگے معلوم ہو جائے گا۔

نمبر۱۔ چیتر ماسہ سمت ۱۹۵۸ میں مقام ریاست اودے پور ہوا - ہمارے جوشیلے نوجوان شری مہاراج گورو مہاراج کے ساتھ بہت سے مقامات پر دھرم پرچار کرتے ہوئے یہاں چیتر ماس کرنے پدھارے۔

یہاں کے علم دوست دھرم پریمی بھائیوں سیٹھ رتن لال مہتا و کنور گلاب چند جین اسوال بی۔ اے وغیرہ نے اسطرح سے تعریف کی۔

قصیدہ

آدمی گر کہیے یا صیقل گر انکو فی المثل
دل جو زنگ آلودہ ہوں تو ہیں یہ انکو علی
مد سمجھاؤ مدکو ہنر نا اہل مدرک ناتراش
آدمی کیسا ہی ہو دیتے ہیں یہ سانچہ میں ڈہال

اب ہم اپنے ناظرین کو بلوان آتما پرتاپی مہاتما کے اُپدیشوں کا پورا اثر بتلانے کے لیئے ایک زندہ مثال پیش کرتے ہیں کہ آپ کے گیان و سنجم کی تعریف سُن شری گھاسی لال جی مہاراج (جنکو سینکڑوں جین سادہوں میں ودوان ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اِن کی سیوا میں آئے۔ اور دنیاوی حالت کا فوٹو دیکھتے ہوئے وچار کیا۔ کہ اس سے اچھا موقع اور کونسا ہوگا۔ پس مجھے اب سنجمی ہو جانا چاہیئے۔

چنانچہ ایسے خیالات سے سیوا میں رہتے ہوئے کچھ کچھ تپ بھی کرنے لگے۔ گیان ابھیاس بھی شروع کردیا۔ اس کے علاوہ مہاراج شری گورو جی و ہمارے ہیرو کے اُپدیشوں سے یہاں کے بھائیوں میں وہ جوش پیدا ہوا۔

کہ جس سے اپنا و دوسروں کا اُپکار و کلیان کرنے میں بڑے کوشان ہوئے ادہر چنانچہ امسال چترماسہ دہلی میں سیٹھ رتن لال و کنور صاحب وغیرہ بہت سے بہائی اور جیند و دیا رتی وہاں کے جین اسکول کے دہلی میں آئے۔ جن کی تقریر میں نے بہی سُنی۔ اودے پور کی جین برادری کی دہلی والوں نے تعریف کی۔ شری تپیشوی جی (شری فوجی مل جی مہاراج) نے بہی یہاں اکتالیس دن کا تپ کیا اور برت کہولنے کے دن دان پن اچہا ہوا۔ غرض ہر طرح سے چترماس میں آنند رہا۔ اور بعد چترماسہ شری مہاراج بیہار کر مقام ترا ولی پدہارے۔ اور ویراگی گہاسی لال جی نے شری مہاراج سے سنجم لے کر انکو دہرم گورو بنایا یعنی ماہ سدی تیرودشی سمت ۱۹۵۵ کا وہ مبارک دن آیا کہ جسمیں ان کو شری مہاراج کے جلیشٹہ شِشّ (پہلا شاگرد) ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ پہر کیا تہا۔ سونے کو کندن بنانے میں سوہاگے اور اگنی کا کام دیا یعنی اُتسپ دیکھ اور پُر اثر تقریر کو سنکر ہمارے نوین سنجمی مہاراج کے خاندان و اہل وطن نے آج اپنا جیون سپہل سمجہا۔

اشعار

میرے سر پہ آئیں جو آفتیں تو کسی سے میرا گلا نہیں۔
جسے ذوقِ رنج و بلا نہیں اُسے زندگی کا مزا نہیں

گل ورد ہو گیا شاہ گل کہ گذاری کانٹوں میں عمر کل
ہوا ہجر گل نہ ہزار کو تو چمن میں لطف تو ہی نہیں

یہ زندگی کا تو راز ہے کہ ہمیشہ سوز و گداز ہے

گرے جب سپند نہ آگ میں تو تم نو دبوئے وفا نہیں +

غرض اب گورو مہاراج کی کرپا سے سنجم میں سادھو وہان ہو کر تتو گیان خالص سے سیکھنے لگے اور شری مہاراج جگہ بجگہ بیر پربھو کا اُودیش (مقصد) ظاہر کرتے ہوئے مقام ریاست جودھپور چترماس کرنے کو پدھارے۔

نمبر ۱۱ - چترماسہ سمت ۱۹۵۵ میں مقام ریاست جودھپور میں ہوا۔ یہاں جین برادری کی کافی تعداد ہونے سے جین سادھوؤں کا چترماس قریب قریب ہمیشہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ جس سے یہاں کے بھائیوں نے جین دھرم سے واقف ہونے کے خیال سے شری مہاراج سے یہ پرشن پوچھا۔

(س) کس کرم سے جیو نرک میں (جہاں کم از کم دس ہزار برس تک سخت سے سخت دکھ برداشت کرنا پڑتا ہے) جاتا ہے اور کس وجہ سے تریگ یونی (کتا۔ بلی۔ پھل پھول وغیرہ) میں جاتا ہے اور نیز دیولوک میں کس کرم سے۔

(ج) جو ایک اندری سے پنچ اندری جیوں کی ہنسا کرتے ہیں۔ شکار کھیلتے ہیں چغل خور ہوتے ہیں۔ چوری۔ پرستری و ویشیا گمن اور دوسروں کی نندا اور انتہا درجہ کا کرودھ۔ مان وغیرہ کرتے ہیں اور کھوٹا بنج کرتے ہیں اور مہاتماؤں و دیو اُپکاری شخصوں کی برائی و غیبت کرتے ہیں۔ اکثر ایسے پرانی مر کر نرک میں جاتے ہیں اور جو شخص خود غرضی سے محبت کرتے ہیں اور دوست کی بلاوجہ شکایت کرتے ہیں اور دشمنی سے دوسروں کو الزام لگاتے ہیں۔ ایسے جیو مر کر اکثر کتا۔ بلی وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور جو برائی تپ سنجم و نیم استقلال سے پالتے ہیں۔ سرل سوبھاؤ ہوتے ہیں ہر ایک کے

ساتھ ایمانداری سے برتاؤ کرتے ہیں۔ یہ مر کر سورگ لوک میں دیوتا ہوتے ہیں اور پھر منش جنم پاکر آتم کلیان کرتے ہیں۔

ناظرین ایسے سوال و جواب سے بڑا اثر ہوا یعنی بہت سے بھائیوں نے دوزخی مصیبتوں سے بچنے کی غرض سے گناہوں کو چھوڑا اور دیولوک کے سکھوں کو حاصل کرنے کی وجہ سے سنجم لے کر تپ بھی کیا یا شراوک کے برتوں کو باقاعدہ پالن کئے۔ چنانچہ تینتیس ملی ساد ہوؤں و گرہستیوں نے بھی قابل تعریف تپ کیا۔ اور دان پن بھی خوب ہوا۔ بوجہ طوالت مضمون تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ غرض یہ ہے کہ مہاراج شری کے اپکار سے کئی اجین بھائیوں نے جین دھرم اختیار کیا۔ یعنی اپدیش میں آئے اور سامائیک سمیتک بھی کرنے لگے اور راج کے بڑے بڑے عہدے دار بھی آئے اور بعض بعض نے اس طرح سے تعریف بھی کی۔

اشعار

ذکر زبان ہر کہ وسہ پر آج شری مہابیر کا ہے + گورو گوتم اور چوتھ منی جی اور شری گمبھیر شری جواہر مرید بھی انکا مثل مہتابیر کے ہے + جسکے خانہ دل میں پنہاں الفت شری اس کی روح پر اب سب کی الفت کا دم بھرتی ہے + کیا چرندے کیا پرندے سب کی غرض بڑے آنند سے چار ماہ گذرے اور پھر جگہ بجگہ دھرم پرچار کرتے ہوئے

(۱) مہابیر بھگوان آخری جین پرچارک کے یہ گندہر ہوئے ہیں۔
(۲) ہمارے پوجیہ جی کے دادا گورو (۳) گورو کا نام ہے۔

ربیاور (نیانگر) چیتر ماس کرنے پدھارے ۔

نمبر ۱۲:- چیتر ماسہ سمت ۱۹۹۶ میں مقام بیاور (نیانگر) راجپوتانہ) ہوا- یہاں بھی جین برادری کی کافی تعداد ہونے سے جین گورو کل قابل تعریف کام کر رہا ہے ۔ اور بھائی بھی جین دہرم سے واقف ہیں۔ جس سے سادہو مہاتما اکثر آتے رہتے ہیں۔ اور اجین لوگ اُن سے اپنے اپنے شکوک بھی رفع کرتے رہتے ہیں چنانچہ مہاراج شری سے چند بھائیوں نے آتما کا حال معلوم کرنے کی غرض سے چار سوال کئے ۔

(س) (۱) روح حقیقت میں کیا ہے ۔ (۲) اس کو کس نے پیدا کیا ۔ (۳) یہ کہاں رہتی ہے ۔ (۴) موت کے بعد اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے (ج) مہاراج نے بتلایا کہ بھائیوں یہ سوال بڑا گمبھیر ہے جس کا جواب مختصر طور سے دیتا ہوا یقین کرتا ہوں کہ تم اس کا سروپ سمجھکر پاپوں و گناہوں سے بچوگے ۔

بعض حکمار کا تو یہ خیال ہے کہ قلب خود روح ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ یہ دماغ کا خاص حصہ ہے اور جو خون رگوں میں پھرتا ہے ۔ کسی کسی نے اُسکو روح مانا ہے ۔ اکثر حکمار کا یہ مقولہ ہے کہ دل دماغ روح نہیں بلکہ اُسکے جائے قیام ہیں اور روح آگ کی طرح کوئی غیر چیز ہے ۔

افلاطون یونانی حکیم کہتا ہے کہ روح میں تین ممتاز جوہر ہیں ایک جوہر فراست جو دماغ میں رہتا ہے ۔ اور باقی دو خواہشیں وطیش ہیں جو سینے اور دل میں رہتے ہیں ۔

حکیم ارسطوں اور نیز دیگر حکماؤں و ڈاکٹروں نے جسم کو ہی روح گھڑی کی طرح مانا ہے۔

غرض کسی کسی علماء و حکماء نے اِس کو ایک قوت غیر ممکن التبدیل اور ہر دم جاری رہنے والی حرکت مانی ہے۔ حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمدؐ صاحب نے اِس کو نور خدا کا ذرّہ مانا ہے اور شری کرشن چندر جی مشہور یوگی راج اور شری مہابیر بھگوان (آخری پرچارک جین مت) نے اس کو اجر (امر) ابناشی للعینی جو تینوں زمانہ گذشتہ۔ موجودہ آیندہ میں جیتی ہے اور اُس کا گیان گُن ہے۔ یعنی سمجھنے اور جاننے کی جسمیں طاقت ہے اور چلنے پھرنے کی جس میں قوت ہے۔ اُس کو روح کہتے ہیں اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ آتما کیا ہے۔

دلیل نمبر ۱ - اگر جسم خود روح ہوتا۔ اور اس کے اندر اور کوئی چیتن شکتی نہ ہوتی تو مادہ ہی مادے سے کام کراتا تو بحالت ہونے اعتدال کے اندریاں اپنے کام سے معطل (بیکار) نہ ہوتیں جس طرح کہ ایک مشین (کل) چلتے چلتے اُسوقت تک نہیں رُکتی جب تک اس کی بھانپ وغیرہ کی طاقت گھٹ نہ جائے یا کوئی آدمی اُسے نہ روکے یا وہ خود نہ بگڑ جائے۔ لیکن ایسا ماننا روزانہ تجربہ کے خلاف ہے۔

دلیل نمبر ۲: - آدمی جب کسی باریک بات کو سوچتے سوچتے اُسمیں محو ہو جاتا ہے تو باوجود آنکھوں کے کھلے رہنے اور کان وا ہونے کے نہ دیکھتا ہے اور نہ سُنتا ہے۔ اسی طرح سے اور اور حواس بھی باوجود موجودگی کے کچھ کام نہیں کرتے۔ مہاتما گوتم جی ایک مرتبہ منطق مسائل کو سوچتے ہوئے گرفتے

میں گر پڑے۔ پس اس بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس جسم میں کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کو ان حواسوں کے علاوہ بالذات یہ قوا حاصل ہیں کہ جو حواس میں نہیں پائے جاتے ہیں۔" روح کو جب منزل مقصود پر پہنچنے کا خیال ہوتا ہے تو جسم سست ہو، کمزور ہو، بیمار ہو۔ اس کی پرواہ نہ کر روح اُسے کھینچے ہوئے لے جاتا ہے یعنی اپنے حسب منشا کام کراتا ہے۔ جسم سے کرانے والا مادہ نہیں ہے۔ بلکہ روح ہے۔

اسی طرح کی اور بہت سی دلیلیں روح کی اجر امر ابناشی گیانی ہونے کی ہیں۔ شری مہاراج کے اس طرح مدلل روح کو ثابت کرنے سے یقین باطل دنوں سے دور ہوا۔ اور یقین علم صادق سے آنند و سرور ہوا سب نے اُن کی علمی لیاقت کی تعریف کرتے ہوئے پرماتما کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

اشعار

شری بھگون ترا دھن باد کیونکر کر سکیں گے ہم ✤ یقین و علم صادق کو رفیق خاص پاتے ہیں
یہ کہتا داس سب سے ہے شفیق روح کوئی بھی ✤ نہیں بڑھ کر یقین سے ہی شری بھگون بتاتے ہیں

نمبر ۱۳: چیتر ماسہ سمبت ۱۹۶۱ میں مقام ریاست بیکانیر (راجپوتانہ) ہوا۔ یہاں جین برادری کی تعداد قریب دو ڈیڑھ ہزار ہونے کے جین سادھو مہاتماؤں کا آنا ہمیشہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور جن کے اُپدیش سنکر دان پیر سیٹھ بھیرو دان جیٹھمل وغیرہ۔ جینی اسوال صاحبان نے معقول دان دیا۔ اور سیٹھ مل جی کو گیان کی چرچا بھی اچھی یاد ہے۔ اسی طرح سے اور اور بھائیوں کو بھی اور سیٹھ بھیرو دان

جی نے تو اپنا جیون ہی دھرم کے ارپن کر دیا ہے اور دونوں صاحبان سے مجھے دہلی میں ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ واقعی آپ کا برتاؤ شریفانہ ہے۔ اسی طرح سے اور اور صاحبان بھی جن کے نام سے واقفیت نہیں یہاں کے رہنے والے ہیں شری مہاراج کے پدھارنے سے اُن کی خوشی کا دائرہ غیر محدود اس وجہ سے ہے کہ مہاراج کی فیض رسانی سے بخوبی واقف ہیں۔ کئی تپشی سادھوں نے تپشیا بھی قابل تعریف (۸- ۱۵- ۲۰- ۲۱- ۲۵- دن تک کی) کری اور پارنے کے دن دان پن وجیودیا کا اُپکار بھی بہت کچھ ہوا۔ چھوٹی قوموں (چمار، نائی، سنار، وغیرہ) کو بھی جین دھرم کا اُصول معلوم ہونے سے اُن میں سے بہت سوں نے جین دھرم سوئیکار (قبول ومنظور) کیا۔ اس طرح مہاراج کے اُپدیشوں سے اوروں کا بھی اُپکار وکلیان ہوا چند جین اجین دھرم اصلاحی اور گیان پریمی بھائیوں نے شری مہاراج سے مفصلہ ذیل سوالات کا جواب طمینان بخش ملنے سے جین دھرم کو ہی کلیان کاری سمجھا۔

س: سنساری اور مکت گامی اجنیوں کا سروپ کیا ہے۔

ج: کرم والے جیوؤں کو سنساری اور کرموں سے رہیت یعنی بزائل شدہ ہو جانے والے آتماؤں کو مکت جیو کہتے ہیں۔

س: کرم کسکو کہتے ہیں اور اس کے کتنے بھید ہیں اور اُن کا کیا نام ہے؟

ج: جیوؤنکے راگ دویش وغیرہ پرنامو ں کے سبب سے کارمان برگنا روپ جو پدگل سگندھ جیو کے ساتھ بندھ کو پراتپ ہوتے ہیں۔ اُن کو کرم کہتے ہیں اور یہ گیانا برنی۔ درشنا برنی۔ موہنی۔ انترا۔ وآیو۔ نام۔ گوتر و بیدنی آٹھ قسم کے ہوتے

س:۔ بندھ کے کتنے بھید اور اُن کا کیا سروپ ہے۔

ج:۔ بندھ چار قسم کے یعنی پرکرتی بندھ۔ پردیش بندھ تو یوگ (من بچن کایا) سے اور ستھتی بندھ۔ وانو بھاگ بندھ۔ کشا (کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ) کرتے ہیں

س:۔ اول کے چار گھاتیاں کرموں کا سروپ کیا ہے۔

ج:۔ جو کرم آتما کے گیان گُن کو گھاتے۔ اُسکو گیانا ورنی کرم کہتے ہیں اور جو درشن گُن کو گھاتے اُس کو درشنا ورنی کرم کہتے ہیں اور جس کرم کے پھل سے آتما کو بےچینی و بیقراری ہوئے اُس کو ویدنی کرم کہتے ہیں۔ اور جو آتما کے سمیکت و چارتر گُن کو گھاتے اُس کو موہنی کرم کہتے ہیں۔

س:۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کی قسمیں اور پھل کیا کیا ہیں۔

ج:۔ یہ چاروں چار چار قسم (اننتانو بندھی) اپرتیا کھیان۔ پرتیا کھیان اور سنجولن کے ہوتے ہیں۔ اور اننتانو بندھی کی چوکڑی یا کوئی ایک آتما میں سروپا چرن (حقیقت روح میں لگنا) نہیں ہونے دیتا یعنی ان کے سبب سے جیوں کو سمیک درشن (اصلی یقین وشواس) نہیں ہوتا جس سے اکثر نرک (دوزخ) میں ہی جانا ہوتا ہے۔

پرتیا کھیان کی چوکڑی یا کوئی ایک آتما کے دیش چارتر (شراوک کے برت) نہیں ہونے دیتا جس سے اکثر تریگ گتی میں ہی جانا ہوتا ہے۔ اور پرتیا کھیان کی چوکڑی یا کوئی ایک آتما کے سکل چارتر (سادھو منی کے مہابرت) نہیں ہونے دیتا۔ جس سے سنسار میں ہی رُلنا ہوتا ہے۔ اور سنجولن کی چوکڑی یا کوئی

نوٹ (۱) وہ آتمیک چارتر (روحانی خوبیت) جس کے بنا نجات نہیں ہوسکتی۔

ایک آتما کے یتھا کھیات چارتر (यथा ख्यात चारित्र) نہیں ہونے دیتا جو مکتی کو روکتا ہے۔

غرض اس طریقہ سے جین کرم فلاسفی کی خوبی عام طور سے ظاہر ہونے سے شری بیر بھگوان (آخری تیرتھنکر) کی سب نے اس طرح تعریف کی۔

اشعار

شکر بھگون ہم کریں ہیں اب ملا ہے وہ رفیق + حشمت دنیا کے جس سے ہم تو اب مائل نہیں
ہر نفس آتی ہے اب تو دل ہمارے میں صدا + منزل مکتی میں اب تو کوئی بھی حائل نہیں
سب رفیقوں کو بتا دیں اب تو جلدی سے دلا + پونج جواہر کے سوا ہم اور پہ مائل نہیں
سچ تو یہ ہے سب سے بڑھکر ہوگیا یہ روح کا رفیق + اسکی عظمت کے سبھی کیا دل سے ہیں قائل نہیں
شکر جنور دل سے کر تو داس اپنے اب دا + دل ترا اسکے سوا اب اور پہ مائل نہیں

غرض چترماس کال اس آنند سے گذرا۔ کہ کئی شخصوں نے شراوک کے بارہ برت لئے اور بعض بعض نے اپنی آمدنی کا ایک خاص حصہ جین اناتھ آشرم و ودیالیہ وغیرہ میں دان دیا اور سیٹھ بہادر مل صاحب جین بہنا سر نے پونج اچاریہ جی (شری لال جی مہاراج) کی اور برتمان آچاریہ جی کی تعریف اس طرح کری کہ آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے سب طرح کا آنند آ رہا ہے۔ ہماری چیت میں بھی ستانتی ہو گئی۔ اور کسی کسی ویراگی نے سنسار کو ناشمان جان سادھو ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔

غرض چترماس کال میں بڑا آنند رہا۔ اور پھر بہت سے مقامات پر جینیو دیا کا پرچار کرتے ہوئے مقام ریاست اودے پور چترماس کرنے پہنچے۔

نمبر۱۴۲:- چیتر ماسہ سمبت ۱۹۶۲ میں ریاست اودے پور (میواڑ) ہوا۔

یہاں جینی صاحبان شری مہاراج کے علم روحانی و تتو فلاسفی سے پہلے سے ہی واقف تھے۔ اِس لئے اُنھوں نے دِل بد کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اس کی صفائی کے ہونے کی وجوہات بتلانے کی درخواست کی۔

اشعار

سُنو سوامی عرض اب تو کہ جو تمکو سناتے ہیں
زبان حال سے ہم حالِ دل کا سناتے ہیں

کبھی حلوا کبھی برفی کبھی ہے قند کی رغبت
دلاتا ہے جو یہ ہر دم اسے اب ہم بتاتے ہیں

کبھی چوری کبھی غصہ و جو جو فعل ناجائز
کراتا ہے جو یہ ہم سے اُسے بھی ہم سناتے ہیں

یہ جذبوں پہ فدا کر ہم کو رنگ اپنا دکھاتا ہے
عجب اُسکی یہ فطرت ہے کہ یہ ہر دم ستاتے ہیں

بُری صحبت رفیقوں سے ہماری ناک میں دم ہے
ہمیں غمزے دِل بد کے آہ بسمل بناتے ہیں

کہا یہ پوچھ نے اُسسے نہیں مایوس تم اب ہے
تمہیں دنیا کے کل جھگڑوں سے جلدی ہم بچاتے ہیں

نہیں کچھ سار ہے اسمیں نہیں کچھ لطف جیون ہے
سُنی جن کے عمل ہی تو ہی ہمکو بتاتے ہیں

یقین و علم صادق میں یہ طاقت ہے کہ جس سے تم
دِل بد کو کہو جلدی مزا تجھکو چکھاتے ہیں

کہا سب نے یہ گورو سے نراد ہن باد گاتے ہیں
یقین و علم صادق کو رفیق خاص پاتے ہیں

کہ جنکی نظر شفقت سے بلا شک ہے میرے سوامی
فنا کرموں کو کر کے نجات ابدی کو پاتے ہیں

یہ کہتا داس سب سے شفیق روح کوئی بھی
نہیں بڑھکر ہے تینوں سے سری بھگون بتاتے ہیں

اِس طرح سے جوابات ملنے سے شری مہاراج کی جین فلسفہ دانی کی شہرت

ہوئی تو اور چند نوجوانوں نے اس طرح سے عرض کیا۔

اشعار

ہم اپنی جہل و غفلت سے ہوئے ایسے پشیماں ہیں ۔۔۔ کہ آنکھوں میں سبھی کے تو ہوئے خار مغیلاں ہیں
کفر و بدظنی کے باعث سے ازل سے سخت حیراں ہیں ۔۔۔ حقیقت میں ہم اپنی ہی جہالت سے پشیماں ہیں
مجھکو کے دل پر شعع کر دو جو ہیں بھگون کی بانی ہیں ۔۔۔ جہاں کی سب حقیقت کو دکھا دو دل کھلے نہیں
نجات ابدی کے ملنے میں جو کچھ بھی رکاوٹ ہیں ۔۔۔ جذبوں کی دل میں جو جو بھی بناوٹ ہیں
انہیں سب کو ہٹا کر کے دکھا دو دھرم کی عظمت ۔۔۔ کہ جس سے ہم سبھوں کو اب جلدی سے ملے جنت
کہا گورو نے یہ اُنسے سُنو دل سے میرے بھائی ۔۔۔ حقیقت پار ہونے کی شری گرنتھ میں ہے گائی
کرو بھگتی کو دل سے اب تم بھگون کی سب ملکر ۔۔۔ سبھی دُکھ دور ہوئینگے کرو ایسا جو مل جائے

جو ہر زمرہ کے لوگوں میں جتاتا ہے صداقت کو
ہر ذی روح سے کرنا بتاتا ہے محبت کو

ایسے پُر اثر جوابات سے موثر ہو کر وہ اس طرح سے شری سادھوں کی تعریف کرنے لگے۔ ۵

نہیں رکھا انہوں نے کچھ بھی حظ نفس سے مطلب ۔۔۔ جتی رہ رہ کے قبضہ میں یہ بھوک پیاس تھیں
یہ سوامی چاہتے رہنا نہیں اُسکی غلامی میں ۔۔۔ دل و دنیا کو کھینچ سے یہ روح کا دامن گہے تھے پھر

مہا تپشوی سادھو جی نے تب بھی کتنے دنوں کا کیا برت کھولنے کے دن دان پن کے سوا ارجیو دیا کا بھی پرچار اچھا ہوا۔ بھائیوں بائیوں نے تپسیا خوب کی۔ اور کئی اجین نوجوان جینی ہوئے۔ بلکہ بعض بعض نے تو یہ وچار کیا کہ اپنا

ہی کرم متروشترو ہے بس جہاں تک ہو سکے تپ سنجم میں ہی باقی زندگی گذارنی چاہیئے
غرض اس طرح سے بڑے ہرش و آنند سے چارماہ گذارے اور شری مہاراج جگہ
بجگہ بہار کرتے ہوئے گنگاپور چترماسہ کرنے پدھارے ۔
نمبر۵ ۔ چترماسہ سمبت ۱۹۶ میں مقام گنگاپور (مالوہ) ہوا ۔ یہ جگہ بھی مالوہ پرانت کی کیفیت
کا نمونہ ہے ۔ یہاں شری مہاراج کے پر اثر اپدیش سنکر جین اجین لوگوں نے
دل سے اسطرح دھن باد گایا ۔ مخمس

اس دل سے گورو مہما کا سن لو حال پیارا — سن کر کے غور کرنا کہ جس سے ہو اُدھارا
ہاں دوستو یہ اپنا ہے اصلی فرض ہمارا — سامان جس کیا ہو جان بھی کریں نثارا

یہ آنکھوں کا تارا سب کی جواہرلال جی ہے
ہاں سمجھ لے کے جن کی آتم میں لو لگی ہے

تھوڑے میں بینی دن ہی ہو جن کا سیوا کرنا — روگی گورو ہو چیلا سب کی ہی سیوا کرنا
اپدیش سب کو کرکے آتم بڑھیوا کرنا — مشکل بڑا ہو یارو شسش گن سمرنا کرنا

جس سے کہ ہر کسی کی آنکھوں کا تارا ہونا
بیٹے جنوں کے سر کا چمکیلا سہرا ہونا

سجن جنوں نے انکی مہما بیان کر کے — آتم کا بھید پایا اشکشا کو دل میں لیکے
جین و اجین سب نے قدموں میں سر جھکا کے — مقصد کا گوہر پایا ان کو گورو بنا کے

پھر جس سے خوشی سے سب نے انکو سر نمایا
علم روح کا مخزن کہکر کے سر جھکایا

نوٹ سلہ مراد ہے سیوا بھگتی سے ۔ شو سروشا کا مخفف ہے ۔

زیارت سے ایسے گورو کی جس نے سُرور پایا | وہ ہی جہاں میں خوش تر جس نے یہ نور پایا
بس واس نے شکر یہ بھگون کا دلسے گایا | کہ مقصد زندگانی شکشا سے اُن کی پایا

جو جو مُرید ہیں دل سے وہ جوہر جواہر سے
مُکتی ہیں جائیں سب ہی نام واعزاز سے

پھر یہاں کی بیلک نے شری مہاراج کی سیوا میں گھر کے ضروری کاروبار ہی چھوڑ کر آنا شروع کیا۔ اور شری مہاراج نے سنسار کو آثار بیان کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ دیکھو بھائیو نہ تو حقیقت میں کسی سے کوئی تعلق ہی ہے۔ اور نہ مرتے وقت کوئی کسی کو بچا سکتا ہے۔ بلکہ سب ہی مسافرانہ تعلق نظر آتا ہے۔ نہ شہنشاہ زماں نے اپنے عزیز و اقارب کو موت سے بچایا اور نہ ہی کسی حکیم و پیغمبر اور اُتار و تیرتھنکر نے ہی۔ دیکھو آج لچھمن۔ ہنومان۔ راون اور سکندر، دارا سے شُور بیر۔ اور شہنشاہ زمان کہاں ہیں اور افلاطون وارسطون جیسے حکیم اور دھنتر جیسے ویدراج کہاں ہیں منتر، جنتر، تنتر، سب ہی اس کے سامنے ہیچ اور ناچیز ہیں

چوپائی سُر اُسر کھگادیپ جیتے | مرگ جیون ہری کال دلیتے
مَنی منتر۔ تنتر بہو ہوی | مرتے نہ بچاوے کوئی

تم بُدھی سے بچار و۔ اور دھرم د استقلال کو کام میں لاؤ۔ کہ جو کام اپنے قابو سے باہر ہے۔ اُس کے لئے رونا۔ افسوس کرنا۔ کون دانائی کا کار ہے۔ موہ کا نشہ وچار سے ہی دُور ہوتا ہے۔ اِس نے بڑے بڑے وِدوانوں وسادھوں تک کو ستایا۔ جیسا کہ ؎

موہ ظالم نے خلقت کے گلے زنجیر ڈاری ہے۔ پریشاں ہیں سبھی یا سے یہ بدموذی شکاری ہے
ملیں شدھ وچاروں میں بڑی شکتی ہے۔ ذرا اُن شور بیر گن گمبھیر
کام دیو آدی شتراؤں کو تو دیکھو اور ذرا سُودرشن سیٹھ و دھنا بیر کا حال
تو سنو کہ اُنہوں نے تُو گیان اور آتم وچار سے کس طرح موہ کو جیتا اُنہوں
نے بتلایا ہے۔

(۱) باہمی تعلقات کا کچھ بھی بھروسہ نہیں کہ کب تک رہیں گے۔ آخر
ایک دن جدائی لازمی ہے۔

(۲) ایک دوسرے کے موجود رہتے ہوئے بھی محبت و ہمدردی
کی جگہ اکثر خصومت و نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ روزمرہ دیکھنے میں
آتا ہے۔ اسی طرح سے سب دنیاوی حکومت و ثروت اور دولت، و
حشمت کی کیفیت ہے۔ غرض اس طرح کے اُپدیشوں سے بڑی بیداری
ہوئی۔ کئی شخصوں نے شراوک کے بارہ برت لئے۔ اور سینکڑوں نے
ہنسک و نندنیہ کام چھوڑے اور بعض بعض نے ویراگی ہو آتم کلیان کرنا
شروع کیا۔ تپشوی مہاتماؤں نے خاص طور سے اور نیز اور سب سادھو
و بھائیوں نے بھی قابل تعریف تپ کیا۔ باہر سے آنے والوں کی تواضع بھی
اچھی ہوئی۔ اس طرح سے چترماس کا کال سکھ شانتی سے گذرا۔ پھر بہت سے مقامات
پر جین دھرم کا پرچار کرتے ہوئے مقام ریاست رتلام چترماس کرنے پدھارے
نمبر ۱۶۔ چترماسہ سمبت ۱۹۶۴ میں مقام ریاست رتلام ہوا۔ میں پیشتر بھی بیان
کر چکا ہوں کہ یہاں کے خوش نصیب جین اجین مہاراج شری کے پرانے

اپدیشوں سے موثر ہو کر چترماسہ کرنے کی بنیتی اکثر کرتے رہتے ہیں اور یہاں کے سیٹھ بردھمان جی پرسدھ شراوک تو آپ کے ایسے پریمی بھگت ہیں کہ چترماسہ میں خواہ کہیں بھی ہو دسیوں دن قیام کر آتم کلیان کرتے ہیں۔

چنانچہ امسال آپ نے دہلی میں ایسا ہی کیا۔ یہاں کے بھائیوں نے شری مہاراج کے پراثر اپدیشوں سے جین نگر اسکول کی ترقی میں خوب کوشش کی۔ اسی طرح سے گیان و آتم وچار میں بھی ایک نمایاں واقفیت حاصل کی۔ اور راج دربار کے خاص خاص عہدہ دار بھی اپدیش سے دلچسپی رکھنے کی وجہ سے حتی الامکان آنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور شری مہاراج سے اس طرح اپنی حقیقت حال بیان کر بیدار ہونے کی درخواست بھی کرتے تھے۔

حقیقت حال منظوم

کرموں کی کیسی یہ خودداریاں ہیں … انادی سے ہائے جفاکاریاں ہیں
کہیں جذبے نفسی یہ کرتے ہیں عاشق … کہ حس سے بھری دلمیں عیاریاں ہیں
گلا زیر خنجر ہوا موہ یہ بولا … یہ دیکھی ہماری قلمکاریاں ہیں
لبوں کو ہزاروں کے بند کر دئے ہیں … دیکھو ہماری یہ عیاریاں ہیں
جو موہ کے کرشمے کو رہبر نے دیکھا … کہا اُس نے کیسی گرفتاریاں ہیں
جو ملے گی مدد تم کو علم و یقیں سے … کہو گے یہ ہا کیسی ہمیاریاں ہیں
بلا ان کے روز ازل سے لے سترو … ہوئیں تمکو از حد شرمساریاں ہیں
نرکوں میں جاکر کے تڑپے ہو کیسے … کرموں کی کیسی ستمگاریاں ہیں

سنکر کے ایسا کہا سب نے دل میں　　دکھائی یہ دھارمک نقش کاریاں ہیں

ملا ہمکو ایسا گورو جی جو اصہر　　انوکھی یہ جس کی گل کاریاں ہیں

انادی سے سوتے پڑے تم تو اے داس

دیکھو یہ کیسی سرمسا ریاں ہیں

دیکھو اس سے اپکاروں وعہدہ داروں میں بہت کچھ بیداری ہوئی اور تمام کے گرد و نواح میں جو ایسے ایسے اپدیشوں کی شہرت ہوئی تو سینکڑوں کی تعداد میں درشنوں کو لوگ آئے اور دور دراز سے بھی آئے۔ خاطر تواضع بھی اچھی ہوئی۔ دان پن بھی مہاتماؤں کی تپشیا کرنے سے قابل تعریف ہوا۔

نمبر۷ اچیترماسہ سمبت ۱۹۶۵ میں مقام تھاندلہ (جنم بھومی) مالوہ دیس میں ہوا۔

ناظرین سچ بات تو یہ ہے کہ اس پاک و پوتر جگہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے اور نیز یہاں کے باشندے جتنا بھی فخر کریں وہ کم ہے۔ اول تو یہ ایک سے ایک اپکاری مہاتما کی پیدائشی جگہ۔ دوم یہاں ایک سے ایک بڑھکر دھارمک ساد ہوں کی آمدرفت۔

چنانچہ امسال ہمارے چیرتر نائیک کا چیترماسہ ہونے سے ہمکو بھی اس جگہ کے مبارک ہونے کا فخر ہے۔ جن عمر رسیدہ بزرگوں نے شری مہاراج کے لڑکپن کا زمانہ دیکھا تھا۔ اور جن جن خاندان والوں و رشتہ داروں نے اس گلبن کو سینچا تھا۔ ان میں سے موجودہ ہستیوں کے دلوں کو اس گلشن پرفضائی تروتازگی وشادابی ونظارۂ دلبستگی سے وہ تفریح ہوئی کہ جس کی کیفیت بیان نہیں ہوسکتی۔

اشعار

جس کے ذریعہ سے ملی دنیا میں ہے کافی عزت
اُسے چکری بھی کہیں ہے یہ ہمارا سوامی

اس کے جیون نے دلایا ہمیں کامل بشواس
ستیہ راہی سے ملائے گا یہ سوامی نامی

شکر بھگوان یہ ملا ہم کو جواہر ایسا
جس نے ہم کو ہے جتایا کہ بنو مُسکتی گامی

ہوگا جو جوشش صفائی تمہیں روح کا آداس
مثل سدھوں کے بنائیگا یہ پیارا سوامی

دوستو! دنیاوی سازوسامان اور کنبہ قبیلہ اور دھن و مکان کو دیکھکر ان کا موہ نہ کرنا۔ ان کے علم ولیقین کی صداقت کو ظاہر کرتا تھا اور لوگوں کو یقین دلاتا تھا۔ کہ مرنے سے پہلے اس عارضی تعلق کو ضرور قطع کرنا چاہیے۔ نیز اپنا و دوسروں کا اُپکار وکلیان بھی کرنا چاہیے۔ غرض مہاراج شری کی عملی زندگی اور یہ اُتر اُپدیشوں سے فیضیاب ہو لوگوں نے یہ شکریہ ادا کیا۔

اشعار

سب سے بہتر جب نصیحت اس کے بچنوں میں بھری
دل سے عامل اس کا ہو وہ سب سے برتر کیوں نہ ہو

جب عبادت وریاضت سے ہوا دل کا مصفا

اسلیئے یہہ دین و دنیا میں دلاور کیوں نہ ہو

ہے ملا یہ شش بھگون مہاتما جو اب جواہر

اس سے دل کا اب ہمارے گھر منور کیوں نہو

غرض یہ کہ خاندان والوں و وطن کے باشندوں کی خوش نصیبی پر سب ہی فخر کرتے تھے - یعنی جس طرح چندرما سے آکاش کی شوبہا اور آفتاب سے زمین کی رونق بڑھتی ہے اسی طرح اس پاک ہستی سے مقام تھاندلہ بھی قابل دید رونق و دل کش نظارہ ہو رہا تھا - دان پن اور تپشیا بھی مہاتماؤں وگرہستیوں نے قابل تعریف کی - کئی اجین جین ہوئے - ودیا کا بھی پرچار ہوا - اور کئی بھائیوں نے گیان چرچا اور گیان تھوکڑے سیکھے - یہاں سے چند مقامات پھر کر بہر بھگون کا اپدیش پھیلاتے ہوئے مقام ریاست جاورہ (نواب صاحب) چترماسہ کرنے پدھارے -

نمبر ۱۸ - چترماسہ سمبت ۱۹۶۶ میں مقام جاورہ (نواب صاحب) مالوہ ہوا شری مہاراج سے پہلے بھی بہت سے قابل قابل جین مہاتماؤں کے چترماسے اس جگہ ہوئے لیکن آپ کے پُراثر اپدیشوں نے تو عجیب ہی گلفشانی کی - سیٹھ سوبھاگیہ مل وغیرہ جینی صاحبان نے آپ سے جین سوتر بھی پڑھے - اور اور بھائیوں نے بھی تھوکڑے گیان چرچا خوب سیکھی - میں بھی ایک مرتبہ شری سوامی منالال جی مہاراج کے درشن کرنے وہاں گیا تھا - یہاں سادھو منی راج بازار کے موقعہ پر ہی اپدیش کرتے ہیں جس سے عام لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچتا ہے - مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی

کہ ہمارے ہیرو کی ایک بی اے نے سمت ۱۹۲۶ میں اس طرح تعریف کی تھی۔

نظم

عروج شوقِ خدمت سے ہوا دل ایسا صنم[1] میرا
فرشتوں سے بھی بڑھ کر کے ہوا جاہ وحشم میرا

گرو کی سیوا پارس ہے کرے جو سے کو سونا
نکالا دل کی رگ رگ سے اسی نے پیچ وخم میرا

نسیم لطف روحانی چلی ہے ناز سے ایسی
مشام دل ہوا معطر کہ جس سے دم بدم میرا

کثافت دنیا کی جس سے ہوئی کافور دل سے ہے
چلا پھر راہ جنت میں تیزی سے قدم میرا

تری بخشش سے اے بھگون ملا لاثانی رہبر یہ
کہ جس کے واعظ سے مجھکو ملا اب توسنم میرا

کشش روح نے اس کی صفائی قلب ایسی کی
کہ جس سے اب ترقی میں رواں ہے ہاں قدم میرا

نہیں اسمیں ذرا شک ہے کہ اس کی پاک ہستی ہے
ملے وہ نعمت عظمیٰ رفع ہو جس سے غم میرا

نہیں مجھ میں یہ طاقت ہو کروں توصیف جو اس کی

---

[1] مراد ہے یقین و علم صادق سے۔

[2] چسپاں

زباں کی بیاض پر چلتا ہے رُک رُک کر قلم میرا
گرفتارِ محبت بھی اگر اُپدیش سُن پاوے
سچائی سے کہے گا وہ مٹا رنج والم میرا
نصیبہ پر نہ ہو اسے واس اپنے ناز کیوں مجھکو
جواہر لال کے صدقے ہوا ہے یہ رقم میرا

شری تپسوی جی (شری فوج مل جی مہاراج) نے ۵۲ دن کا برت کیا اور سادھوں اور سنیز اور اور شراوکاوں نے بھی قابل ذکر تپ کیا۔ دان پُن و جیو دیا کا پرچار بھی قابل تعریف ہوا۔ بھائیوں نے اُپدیش میں آنے والوں کی خاطر تواضع بھی خوب کی اور اُپدیش کی تعریف سُنکر نواب صاحب اور آپ کے خاص خاص عہدہ دار بھی تشریف لائے اور کہا کہ واقعی رحم کا آپ نے مجسمی فوٹو کھینچا ہے۔ واقعی ان باتوں پر ہی عمل کرنے سے دین و دنیا میں انادی ملتی ہے۔ کیونکہ رحیم کی تمام مخلوق تابعدار ہوتی ہے۔ اور درشن کرنے جو بھائی آئے اُن کی خاطر تواضع بھی خوب ہوئی اور بہت سی کاشتکاروں و دیگر لوگوں نے انسانی فرائض معلوم کر اُس پر عمل کرنا شروع کیا۔ غرض چترماس کا کال بڑے آنند سے گذرا۔

نمبر ۱۹۔ چترماسہ سنبت ۱۹۷۱ میں مقام ریاست اندور (مالوہ) ہوا۔ اِس جگہ کے پرسدھ جین سیٹھ حکم چند جی کا تذکرہ قابل الذکر اس وجہ سے ہے کہ آپ جین دگامبری ہوتے ہوئے بھی جین سوتیامبر سادھوں کی سیوا بھگتی بھی کرتے ہیں۔ آپ اپنے عالیشان مکانات بھی اُپدیش کرنے کو دیدیتے ہیں یہاں بھی جین سادھوں

سے کے چترماسے ہمیشہ ہی ہوتے رہتے ہیں اور برادری کی تعداد کافی ہونے سے اجین ہی اپدیش میں آتے ہیں۔ چنانچہ شری مہاراج سے یقین وعلم صادق کا خاص مکالمہ وپُزور تقریر سنکر وہاں شخصوں نے اس طرح سے علم ویقین صادق کی تعریف کی

اشعار

تو ہمارا راہ نمائے موکش ہے اے راہبر	نور عرفاں صوفیوں میں تجھ سے ہی گا جلوہ گر
سر پہ جب سایہ ترا گُرسے پھر کیا خطر	تاب جذبوں کی کہاں جو ہم سے ہوں سینہ سپر

آ ہمارے دل کے سہارے جلد آ تو جلد آ
نیم بسمل ہم ہوئے ہیں لے خبر اے ماہ لقا

غرض یقین وعلم صادق کے اثر سے بھائیوں نے گورو مہاراج کی تعریف کرتے ہوئے بیر بھگوان کے نربان کی مہاتک تک سدی پندرش کو شری اُترادھین جی سننے کے بعد سبھا میں اس طرح سے بیان کی

بیر بھگوان کی نربان (دیوالی کے روز) استوتی

زمانہ وہ نہو پر ہے دہرم کی داستاں پھر بھی	اسی ناز کے زمانہ میں گورو ہیں مہرباں پھر بھی
شری گورو رجو آپ نے بتایا ہم کو یہ رستہ	ازل سے گو کہ غافل ہو ملیں آزادیاں پھر بھی
غلامی سی بھی بدتر ہے تمہاری عیش نفسانی	بظاہر گو بنے شاہ ہو مگر پابندیاں پھر بھی

اگر تم میری باتوں پر یقین دل سے کرو پیارے
چمن اجڑے ہوئے دل کے بنینگے بوستاں پھر بھی

مہک اٹھے گا پھر گلشن شمیم روح پرور سے
چلے جو فیض جنور کی نسیم گلستاں پھر بھی

شفا دل کیلئے بڑھکر نہیں نزبان بھگوان ہے
کوئی نسخہ نہیں پیارے کرو یہ امتحاں پھر بھی

شفا جن کو ملی اس سے ہو جب تک گنے کے
کرو تقلید دل سے تم شفا ہو بیکراں پھر بھی

شری مہاویر چاہے جب مت کے ہوئے آخر
گذرا گو زمانہ ہو مگر ہے داستاں پھر بھی

دیوالی جسمیں ہوتی ہے صفائی روشنی ایسی
کہ شگفتہ باغ جنت ہوں دلوں کے بوستاں پھر بھی

ہی بھگون کا مکتی دن یہ مانا سبھی نے بھائی
چمن اجڑے ہوئے دل کے بنینگے بوستاں پھر بھی

ہوا نروان بھگون کا کاتک کرشنا پندرش ۱۵
کیول گیان گوتم کو ہوا ہے بیگماں پھر بھی

شب آخر کے موقع پر جلوہ جہاں ہوا ظاہر
فضیلت پاداپوری کی سنو یہ داستاں پھر بھی

اندرا دیوراندر نے مریاد قائم رکھنے کی
وادسنسکار رنگیلی سنو یہ داستاں پھر بھی

بہتر برس آیو میں ہوا نروان بھگون کا
ہوئے جو تیس سو پچاس ذکر بیگمان پھر بھی

عبادت و ریاضت کو کرو دل سے میری بھائی
گوتم جی نے فرمایا کرو یہ امتحاں پھر بھی

تمہیں پار بیڑے کو لگا دیگا یہی ملاح
یقین دل سے کرو اسپر بلا شک میری جاں پھر بھی

غزل تیری مرصع حبیب ہوئی اصلی جواہر سے
فدا ہو داس تیرے پر نگاہ نکتہ داں پھر بھی

غرض بڑے آنند سے چترماس کا لگذرا۔ تپشیا بھی قابل الذکر ہوئی۔ ناظرین کیوں نہ ہو جبکہ دو دوان چار تروان ہوتے ہوئے۔ جوش دل بھی خاص ہو۔ یہاں دان پن اور جبو دیاکا پرچار بھی اچھا ہوا۔ اور کئی اجین بھی جینی ہوئے۔ اور پھر بہت سے بھائی منتری تھا۔ آج کے ساتھ

ساتھ بہت دور تک پہونچانے جاتے ہوئے بڑے ملول تھے کہ دیکھئے پھر کب پدھاریں گے اور آنند منگل منائیں گے۔ شری مہاراج بہت جگہ جیووں کا اپکار و کلیان کرتے ہوئے چترماس کرنے مقام احمدنگر پدھارے +

نمبر ۲۰ - چترماسہ سمت ۱۹۶۸ میں مقام احمدنگر ہوا۔ یہاں کے اکثر بھائی شری مہاراج کے حالات سے بوجہ گرد و نواح میں چترماسے ہونے اور وہاں اپدیشوں میں جانے سے بخوبی واقف تھے۔ غرض اب آپکی خوشی کا دائرہ بڑا ہی وسیع ہے جس کی حد کو بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے مہاراج شری کے اپدیش میں اجین لوگ بھی آئے۔ اور چند قابل ودوان جین دگمبری اور برہمنوں نے مورتی پوجن کے بارہ میں اسطرح سے سوال کئے۔

س - مورتی کو کسی نہ کسی شکل میں سب ہی مانتے ہیں۔ جیسے آواز اور لفظ وغیرہ سب مورتی ہیں آپ کی عینک بھی مورتی ہے۔ جبکہ آپ نے مورتی کا نفع اس درجہ مان لیا کہ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے جیسے کہ راجہ اپنے دشمن کو تلوار سے جو جڑ مورتی ہے فنا کرسکتا ہے اسی طرح سے پرماتما کی مورتی آتمیک اُنتی (روحانی ترقی) میں درشک (ناظرین) کے لئے مددگار ہوتی ہے جیسے کہ منی سادھو کی تصویر دیکھکر ویراگ پیدا ہوتا ہے اور ویشیا کا فوٹو دیکھنے سے بھوگ کا بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ اُس مکان میں جس میں عورتوں کی

تصویریں ہوں نہیں ٹھہرتے ہیں۔ پھر مورتی کے مان لینے میں باقی ہی کیا رہا۔

ج۔ شری مہاراج نے جواب دیا کہ اس قدر مورتی سے نفع و فائدہ ماننے میں ہمیں کب انکار ہے۔ لیکن اس کو پوجنا اور اس کو بھگوان دیو ماننا سو غلط ہے۔ اس سے روحانی ترقی نہیں ہو سکتی۔ کیا بھیڑ کی گائے دودھ دے سکتی ہے۔ کیا کسی باپ کا فوٹو اس کے بال بچوں کو اپدیش کر سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح سے شری ارہنت بھگوان جن میں چار اننت چتشٹے گن ہوتے ہیں مورتی میں نہیں ہو سکتے۔ پھر مورتی کو ارہنت مان اس کی پوجا پاٹھ کرنے سے کیا نتیجہ جیسے کہ گئی کے ابھاؤ سے گن نہیں ٹھہر سکتے۔ اسی طرح سے جڑ جسمیں چیتنا شکتی نہیں آتما کے گن کیسے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ استھاپنا کی وجہ سے مورتی کو ارہنت مانیں سو غلط ہے کیونکہ یہ بھی محض کلپنا و فرضی بات ہے۔

اس کے سوائے جبکہ ہم بغیر مورتی کے ایشور کی تعریف استوتی دل سے کرتے ہیں تو ہمارے میں آتمیک بل پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ تم بھی مانتے ہو تو مورتی کا ہونا نہ ہونا برابر ہوا۔

دوم۔ اگر مورتی ہی ترقی روح میں مددگار ہوتی تو آریہ سماجی واہل اسلام۔ یہودی اور جین سادھو مارگی فرقوں میں بلوان آتما نہ ہوا کرتیں۔ لیکن ایسا ماننا بالکل غلط اور عیاں راچہ بیاں کے خلاف

ہو۔ دیکھو اُن ہیں وہ وہ بلوان آتمائیں ہوئیں اور ہیں جنکی تعریف سبنے ہی کی۔

ہمارے مورتی پوجک بھائی بھی مورتی کو نمتّ کارن مان شروع شروع میں ہی مانتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ پھر ان کو درشن کرنا ضروری نہیں۔

پس ان سب باتوں سے ثابت ہوا کہ روحانی ترقی کا ذریعہ اپنا ہی شدھ اُپیوگ (اصلی محویت) ہے۔ دوم ہمارے مورتی پوجک بھائی کلپنا روپ اشٹ درب سے پوجا کرتے ہیں۔ جیسے کہ گولے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو رنگ کر دیپ مانتے ہیں اور چانولوں کو رنگ کر اُن کے پھول چڑھاتے ہیں اس میں جھوٹ کا بھی دوش آتا ہے۔ اگر اصلی گلاب چنبیلی کے پھول اور آم کیلا امرود وغیرہ اور دیپ بھی اصلی چڑھائے جائیں تو وہ سچت ہونے سے دوسرا دوش پیدا ہوتا ہے جبکہ بھگوان بیتراگ ان سب چیزوں کے تیاگی ہیں تو اُن پر ایسے ایسے پدارتھ کیوں چڑھائے جائیں۔ اس کے علاوہ مانسک (من کی) شکتی کو سب سے ہی زیادہ اثر پذیر اور بلوان مانا ہے۔ جیسے کہ تندل مچھ کے اشبھ بھاؤ ہی نرک ساتویں میں لے جاتے ہیں۔

راجہ بھرت کے شبھ بھاؤ ہی چکری راجہ ہوتے ہوئے بھی کپڑے اُتارتے اُتارتے کیول گیان پیدا ہونے کا سبب ہوئے۔ اس کو تو آپ بھی مانتے ہیں۔

پس آپ خود ہی سمجھ گئے ہوں گے کہ غیر ضروری چیز کو جس کے ماننے میں اور بہت سے نقص پیدا ہوتے ہیں۔ ماننے میں کیا نفع ہے۔ آپ چونکہ وچاروان

نوٹ (۱) جاندار جیو والا پدارتھ (۲) وہ بڑے بڑے مچھ سمندر میں دیکھ کہتا ہے کہ اگر اتنا بڑا میں ہوتا تو ان سب جانوروں کو کھا جاتا جو ان پر پھرتے ہیں۔ چنانچہ وہ مر کر نرک میں جاتا ہے۔

ودوان ہیں مجھے آشا ہے کہ آپ کا اطمینان ہو گیا ہوگا۔

نتیجہ ناظرین اگرچہ بعض بعض پکش پاتی بھائیوں نے ظاہرا خاموشی اختیار کی لیکن دل سے سب کے ہی مان لیا۔ غرض اس سوال و جواب کا نتیجہ ہوا یعنی حاضرین راہ راست پر آ گئے اور اپنے متروں کو بھی اُپدیش میں لانے لگے۔ اور خود بھی برابر اپدیش سنتے رہے اور آخر میں شری مہاراج کے اسطح ہو گن گاے

اشعار

شکر ہو ہر ین دل سے کہ اتو ایسی باتوں سے + جھگڑا مٹ گیا اپنا کفر کے واو گھاتوں سے
یقین و علم کی رونق ہوئی اب دل میں ہے ایسی + فنا دشمن کے کرنے کو ضرورت نہیں ہے جیسی

تپشوی سادھوں نے تپسیا بھی قابل تعریف کی اور شری مہاراج نے بھی باوجود شاستر پڑھنے کے کچھ کچھ تپسیا کی۔ دان پن بھی خوب ہوا۔ غرض چترماسہ کال آنند سے گذرا۔ اور شری مہاراج جگہ بجگہ بہار کرتے ہوئے مقام ستارہ پہنچے یہاں کے بھائیوں نے شری مہاراج کا خیر مقدم (سواگت) بڑے پریم سے کیا سینکڑوں کی تعداد میں سامنے آئے۔ اور بھگتی بھاؤ و ہرش کے گیت گاتے ہوئے مہاراج شری کو اُپاسرے میں لے گئے۔ اور اُپدیشوں میں آتے اور ترقی کے ذریعے یعنی آتما کا سب سے زیادہ دشمن کون ہے پوچھنے لگے۔

شری مہاراج نے فرمایا کہ شترو تو موہ، جذبات اور پرمادستی سب ہی ہیں لیکن کفر (تھیابدھی) ان کی ماں ہے۔ چنانچہ کسی کوی نے فرمایا ہے"

ترجمہ بزبان اُردو۔

اشعار

جب کفر کا جادو سر پہ چڑھا تو دو سری کا کیا کہنا۔
اس سے ہوئے بے نام و نشاں اس کال سری کا کیا کہنا
دنیا کی عظمت اور حشمت اور نام کی خواہش دل میں بھری
یہ کرشمہ سارا اسی کا ہے اس لال پری کا کیا کہنا
اس سے چرندے اور پرندے ہو کرکے پشیمان ہوئے
پھر ہوئے درندے اور گزندے نوح گری کا کیا کہنا
جمادی ہوئے انباتی ہوئے کبھی آتش و بادی و آبی ہوئے
کبھی بدتر اس سے نگودی ہوئے اس ردجگری کا کیا کہنا
انسان کا قالب پاکر کے جو صوفی ہوئے اور ولی ہوئے
اس کے پھر بھی مطیع رہے اس سبز پری کا کیا کہنا
کبھی رحم و کرم سے شاہ ہوئے اور عبادت سے کبھی ملک ہوئے
چاروں طرف مغموم پھرے اس سوز جگری کا کیا کہنا
اس کے کرم سے ازل سے ابتک ہائے ایسے ظلم سہے
تو بھی اس پہ فدا رہے۔ اس جادوگری کا کیا کہنا
اس طرح کے پُر اثر اپدیشوں سے یقین و علم صادق کا دلوں پر وہ
اثر ہوا کہ جس سے سب نے اس طرح شکریہ ادا کیا۔

(۱) مخفف جمادات کا۔

ہو کے غافل ازل سے ہمتو کفر پہ دل ہو شیدا تو | بید لکیا اب ہر نے اس راہبری کا کیا کہنا
نظر ہے آپ کی سوامی غفلت ساری دور ہوئی | ہو کس کا رستہ تم نے بتایا جادوگری کا کیا کہنا
سو ظالم جب بھاگ گیا تو جذبہ دل کا دور ہوا | روح عدو پر غالب آئی شاہ جری کا کیا کہنا
مال و زر اور جھوں کی خواہش نکلو بہائے فوراً تم | یہ علم و یقین کی دانائی او بیادگری کا کیا کہنا
باغ جہاں کی جلوہ گری اب جلدی سے چھپا چھٹا تم | تم نے سینہ ساکے ہمیں بچایا عشوہ گری کا کیا کہنا
کشور دل کے ہر اک گہہ میں اب علم خود کا ہولچیا | خبر رسانی ہو یہ عجوبہ نامہ بری کا کیا کہنا
علم و یقین کی مدد سے بھائی دل میں پیدا ہوئی یہ طاقت | دشمن سارے فتح ہوئے اس سپہ گری کا کیا کہنا
جب غرق کیا ہے خود میں خود کو نور منور پیدا ہوا | عمل خود کی ایسی نصیحت راہبری کا کیا کہنا
نور مجلا روح ہوئی تو جلوہ اپنا ہوا عیاں | ان تینوں کی اس نظر شفقت چارہ گری کا کیا کہنا

یہ شکر بھگون کرے نہ کیسے داس کو جس نے بری کیا
چھوڑایا ہے پھندوں سے جس نے ہمکو شاہ جری کا کیا کہنا

غرض اس طرح سے جین دھرم کا بڑا بھاری پرچار ہوا۔ بیسیوں اندھم سرارانی سمیکتی ہوئے اور شری مہاراج کے چرنوں میں سر نمایا۔ کیونکہ انہوں نے سنسار روپی سے نکلنے کا رستہ بتایا۔ بہت جینیوں نے اپنا و دوسروں کا اپکار و کلیان کیا۔ کسی کسی نے پانچ انوبرت لیئے اور بعض بعض نے تپ و سنجم میں من لگایا۔ غرض ہر طرح سے آنند ہی آنند پرانت ہوا۔

ناظرین یہ بات ہے کہ پاک دل اور پروپکاری رہبر کے ملنے سے نجات تک ملجاتی ہے۔

قصیدہ

دولت کے حاصل کی خوشی کیا | خوش وہ ہے کہ جس نے یہ سار پایا

جس نے کہ زیارت سے افتخار پایا   اُس نے دو جہاں میں اقتدار پایا

باہر سے آنے والوں کی ہر طرح خاطر ہوئی۔ چنانچہ جین جینی ہوئے اور بعض تو آ بہار کر جینیز بدھارے۔

نمبر ۲ ؛۔ چیتر ماسہ سمبت ۱۹۶۹ میں مقام جینیر (ज़िले) ضلع دکھن میں ہوا۔ شری مہاراج نے ۔ بی ۔ اے ۔ ایم ۔ اے ۔ وکیلوں ۔ ڈاکٹروں اور نیز اور اور تعلیم یافتاؤں کی تعداد کافی دیکھکر اس طرح سے سمجہایا ۔ کہ دیکھو بھائیو جین دہرم کی بابت دوسرے ملک والے کیا رائے دیتے ہیں ۔ تم نے انگریزی کتابوں میں خود بھی پڑھا ہوگا ۔ از ڈاکٹر جوئن ہنس ہرٹل ڈبلن ۔ جرمن امپیر

By Dr Johames Hertel

Doehlen German Empire

وہ کہتے ہیں جیساکہ مجھے تبلایا گیا تھا کہ جین لٹریچر زیادہ تر بدھ لٹریچر سے ملتی جلتی ہے لیکن میں بہت جلد ہی اس بات سے واقف ہوگیا کہ جین لٹریچر بدھ لٹریچر سے ہزارہا درجہ بڑھ چڑھ کر ہے اور جتنا زیادہ میں جین مت اور جین لٹریچر سے واقف ہوتا چلا گیا ۔ اتنا ہی زیادہ میں اُن سے پریم کرتا گیا ۔ لیکن بھائیو کمی محض اس بات کی ہے کہ جو جین لٹریچر کو پبلک کے سامنے دکھلا سکتے ہیں ۔ وہ تو عیش و آرام کی وجہ سے روپیہ کمانے میں رات دن لگے ہوئے ہیں ۔ باقی رہے دوسرے اشخاص وہ ناواقف ہونے سے لاچار ہیں ۔ پس تمہارا خاص فرض ہے کہ تم سب بھگوان کی غرض کو جس طرح بھی ہو عام طور سے پھیلاؤ ۔ اب زمانہ روشنی کا ہونے سے ہر ایک بات کا مقابلہ کرتا ہے ۔

بال کی کھال نکالتا ہے۔ پس ہر ایک بات دلیلوں اور یُوکتیوں سے ثابت کرنا سیکھو۔
اور جین دہرم کا باقاعدہ مطالعہ کرو۔ پھر اپنے خیالات سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤ
اور جہاں تک ہو سکے میرے پاس بھی آتے رہو۔ جو کچھ تمہارے دل میں شک یا
شبہہ ہو اُس کو پوچھتے رہو۔ میں تم کو جین دہرم کی خوبیاں بتلاؤنگا۔ جس سے
خود بخود ہی پتہ لگ جائیگا کہ جو خوبی و وسعت اِس دہرم میں ہے وہ اور کہیں
نہیں۔ دیکھو مہاتما گاندہی نے اہنسا دھرم سے ملکی جنگ کو رو کا ہمیشہ اسکا
اُصول برداشت کرنے کا رہا اور ہے اور ملک کُشت و خون سے بچا اور آخر
میں ویسرائے صاحب نے صلح بھی کسی شرط پر کرلی۔ دراصل بات یہ ہے
کہ اتحاد میں ایک عجیب و غریب طاقت ہے۔

اِس کے علاوہ ہرمن جیکوبی صاحب ہر مذاہب کی تواریخ کانگریس
شکاگو امریکہ میں اپنے لیکچر میں ایسے بیان کرتے ہیں۔

لیکچر کے اختتام پر بطور اپنے جج کے اعتقاد کے مجھے یُوں دعوے
قائم کرنے دیجئے کہ جین دھرم ایک اصلی شروع کا سسٹم (منصوبہ) ہے
اور دیگر متوں سے بالکل صاف اور آزاد ہے۔ اِسی واسطے فلسفانہ خیالات
اور قدیم بھارت ورشیہ کی مذہبی زندگی کا مطالعہ کرنے کیلئے بڑی قدر اور
ضرورت کی چیز ہے۔ یہاں شری رادھے لال جی و موتی لال جی تیشوی نے
تپسیا بھی کری۔ اور اور شششوں نے بھی و بھائیوں و بائیوں نے بھی بیلے تیلے
اٹھائیاں وغیرہ برت خوب کئے۔ دان پن بھی پارنے کے دن اچھا ہوا۔ غرض
جین دہرم کا شری مہاراج کے روزانہ اُپدیشوں سے عام لوگوں میں اچھا اثر ہوا۔

نمبر ۲۲ ۔ چترماسہ سمنت ۱۹۷۰ میں مقام گھوڑنڈی واقع خاندیس ہوا۔

یہاں شری بختاور مل جی مہاراج نے پندرہ دن اور شری موتی لال جی مہاراج اور شری رادھے لال جی مہاراج نے تینتیس تینتیس دن کا اور شری پنا لال جی مہاراج نے اکیس دن کا برت کیا۔ اسی طرح سے اور اور سادھوؤں نے بھی تپشیا کی۔ پوج جی مہاراج نے بھی کئی مرتبہ تیلا برت کیا غرض برت کھولنے کے دن دان پن وجیوں کا بڑا اپکار ہوا۔ ہزاروں روپیہ سے سینکڑوں بکرے گائے وغیرہ بچائے گئے اور غریبوں کو بھوجن وکپڑا بھی دیا گیا جس سے اجین لوگ جین دھرم کے اصولوں کی تعریف کرتے تھے۔ اور اپدیش میں بھی برابر آتے تھے۔ مہاراج شری نے سمجھایا کہ یہ منش جنم۔ آتم کل اور آتم بدھی جواب تم کو ملی ہے پھر ملنی بڑی کٹھن ہے اور موت سے کوئی بھی کسی کو نہیں بچا سکتا۔ پس اپنا کلیان کرو جس سے کسی نے شراوک کے بارہ برت لئے اور کسی نے سبزی کھانا و راتری بھوجن کرنے کا تیاگ کیا۔ کسی نے پرائی استری بھوگنے کا عہد کیا، غرض کسی نے کچھ عہد کیا اور کسی نے کچھ۔ اس طرح سے چترماس گذر رہا تھا کہ موسم برسات کی وجہ سے بڑے گرام والے لالہ سلطان مل جی وغیرہ یہاں ملنے۔ طاعون ہیضہ وبائی امراض سے تباہی کی شکایت کی۔ شری مہاراج نے ان مہلک امراض کے پیدا ہونے کی وجوہات تبلاتے ہوئے سمجھایا کہ تم امل وغیرہ تپشیا کرتے ہوئے دان پن کا اکسیر نسخہ استعمال کرو۔ کہ جس سے ضرور شانتی ہوگی۔ چنانچہ عمل کرنے سے جب لوگوں کو اطمینان

ہو اتو اُنہوں نے شری مہاراج سے عرض کیا کہ کسی زمانہ میں رتو ہی وہاری مُنی راج کے مبارک قدم سے تو ایسی حالت میں یکدم شانتی ہو جایا کرتی تھی۔ اگرچہ فی زمانہ سے ایسے مہاتما تو نہیں نظر آتے۔ مگر پھر بھی آپ جیسے بال برہمچاری بردھ سنجمی گیان وان سشیل وان، تپ وان مہاتماؤں کا وجود ہمارے لئے کلپ برکش جیسا ہے۔ ہم آپ کی کیا تعریف کر سکتے ہیں۔ آپ نے وہ اُپائے بتایا کہ جس سے رنج و غم کے بجائے تسلی و شانتی حاصل ہوئی۔

سچ بات تو سوامی جی یہ ہے کہ دنیاوی دُکھ و سُکھ ہمارے دلوں کو اتنا پریشان حیران نہیں کرتے جتنا کہ موہ (محبت لفت) آپ نے موہ کا سروپ سمجھا کر ہم کو نشچے کرا دیا کہ اس سے بچو۔ چنانچہ یقین صادق نے ہمارا سب دُکھ دور کر دیا جس سے ہم سب شری جنیشور دیو کا نہ دل سے دھن باد ادا کرتے ہیں۔

اشعار

شکر جنور ملا ہم کو یہ کامل پیر ہے ایسا
اُجالا جس نے دیکھو ابتلا ہی روح میں کیسا

دل سے سب کرو خدمت سوامی جی کی اوپکاری
کہے ہو داس یہ سب سے کہ جس سے کام ہوں ساری

غرض چترماسہ کال انند سے گذرا۔ اور آنے والے بھائیوں کی تواضع بھی خوب ہوئی۔ پھر مہاراج شری۔ بہت سے مقامات پر دھرم پرچار کرتے ہوئے۔ جام گاؤں پدھارے۔

نمبر ۲۳: چترماسہ سمبت ۱۹۸۰ میں جام گاؤں (احمد نگر) دکشن میں ہوا۔ یہاں پر شری مہاراج کے بھاشن مدلل اور یُکتی یوربک ہونے سے اجین و دوانوں

نے۔ اچھا بتاؤ کہ مہاراج دنیا میں آنا دی کال سے بھرمن کرنے (پھرنے) کا خاص کیا کارن ہے۔ شری مہاراج نے جواب دیا۔ دوہا

ازنہیہ بستے کشائے بس ہمیو کال اننت لاکھ چوراسی یونی مے اب تاء وبھوگنت

ازنہیہ بسے کشائے تج شدّھم سمکت برتداہ جن اگیا پرمان کرسنیچے کھیوا پار

یقین صادق سے ان تینوں کو جتنے جتنے کم کروگے اتنے اتنے ہی سنسار سمندر کو پار کرتے ہوئے کنارے کے نزدیک پہونچوگے۔ اور یہ سب کام دھیرج استقلال۔ اور ساہس جوانمردی سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ سہ

اشعار

استقلال کو دل میں دھارو اور جوانمردی سے کام کرو۔

جان کا تحفہ نظر دیا ہو روشن بیر کا نام کرو

دنیا میں آکر غفلت سے کیوں اپنے کو گمنام کرو

فکر ادائے فرض ہو جس سے ایسا اب تو کام کرو

بیر کی سنکے باتیں سب یہ عرض لگے پھر یوں کرنے

برکت سے اب قدموں کی ہم شیو رمنی کو جائیں برنے

ناش کرینگے موہ ظالم کا اب یہ دل میں ہے سمائی

ہو یقیناً کل دُکھوں سے جس سے ہم کو جلدی رہائی

غرض کسی شورویر نے کھان، پین اور دولت حشمت وغیرہ سب باتوں کا پرمان کر۔ اناتھہ آشرم، گورو کل وودیالیہ وغیرہ پروا اُپکاری۔ آتم کلیان

کاری کاموں میں تن من دھن ارپن کیا۔ اور کسی نے بارہ برت شراوک کے اور کسی نے پنچ مہابرت سادھو کے گرہن کے۔ سادھو مہاتماؤں و شراوکوں نے بھی قابل الذکر تپسیا کی۔ دان پن بھی بہت ہوا۔ آنند سے چترماس کال گذر نے پر شری مہاراج یو جیہ جی جگہ بجگہ جیو دیا کا اپدیش و کلیان کرتے ہوئے مقام احمد نگر ضلع خاص چترماس کرنے پدھارے۔

نمبر ۴۴:- چترماسہ سمبت ۱۹۸۲ میں مقام احمد نگر و کشن دیس ہوا۔ یہاں شری موتی لال جی مہاراج و شری راسے لال جی مہاراج نے سینتالیس سینتالیس دن کا برت محض گرم پانی پیکر کیا۔ اور برت کھولنے کے دن جیو دیا رکھائے بکرے بچانے میں سینکڑوں روپیہ اور غریبوں و محتاجوں کو بھوجن و کپڑا دینے میں بھی سینکڑوں روپیہ خرچ ہوئے۔ اور اپدیش میں آنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہوئی کہ باہر ایک عالیشان منڈپ بنایا گیا۔ شری مہاراج کا منجملہ اور اپدیشوں کے ادب۔ تہذیب و بے بھگتی پر ایسا پر اثر اپدیش ہوا کہ جس کا خلاصہ زبان اردو یہ ہے۔

اشعار

ادب تہذیب و تعلیم سے بشر ذی شان ہوتا ہے
جیوں کا اسی سے تو پرم کلیان ہوتا ہے

پس مردن وہی زندہ رہیگا شو بایا بہ
بے بھگتی پہ دل سے جو کوئی قربان ہوتا ہے

ولا سنسار ساگر سے وہی تو پار ہوتا ہے
ادب کی ناؤ کا ملاح جو ہر آن ہوتا ہے

ہما تہذیب کا جس سر پہ دیکھو آج ہے اڑتا
یقیناً دین و دنیا میں وہی سلطان ہوتا ہے

پرم پد اُس کو ملتا ہے جو دل سے واس ہوتا ہے
شری بھگون کے چرنوں میں اُسے وجدان ہوتا ہے

باہر سے آنے والے بھائیوں کی بڑے پریم سے سیوا بھگتی کی۔ اور مہاراج شری کے اُپدیشوں سے بہت کچھ دہرم پرچار ہوا۔ گیان کا پرکاش ہوا۔ بچوں کو بنے وان و گیان وان بنانے کی غرض سے جین پاٹ شالہ کی ترقی کی۔ آپاہجوں۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی کا وہ اظہار کیا کہ جس سے جین دہرم کی بڑی پربھاونہ ہوئی۔ باہمی جھگڑے قضیے دور ہونے سے ہر طرح کی شانتی ہی شانتی پیدا ہوئی۔

نمبر ۲۵:۔ چترماسہ سمت ۱۹۷۳ میں مقام میری (احمد نگر) ہوا۔ یہاں شری تپسوی موتی لال جی مہاراج نے ۴۵ دن کا برت کیا پارنے کے دن بڑا دان پن ہوا۔ گوشالہ کھولی گئی جس میں گائے بیل وغیرہ بوڑھے و بیمار جانوروں کی پرورش کی جاتی ہے۔ اور شری مہاراج کے اُپدیشوں سے کاشتکاروں نے کھیتوں میں آگ نہ لگانے اور ہل چلاتے وقت مکوڑے وغیرہ کے جیتوں کو بچانے کی پرتگیاں کی۔ غرض سب کام جتنا و ہوشیاری سے کرنے کا اقرار کیا۔ پنچ جاتیوں کا بھی ادہار ہوا۔ یعنی جین دہرم کا اصول اُن کو سمجھایا گیا۔ جس سے اُنہوں نے ہنسک کام چھوڑ کر سمائیک تک کرنی شروع کی۔ بدرسومیں بھی بند ہوئیں۔ احمد نگر وغیرہ مقامات سے جو جو بھائی درشنوں کو آئے۔ اُن کی سیوا بھگتی بھی یہاں والوں نے خوب کی۔ راتری بھوجن کا جو زیادہ پرچلو تھا۔ اُس کے نقصان معلوم ہونے سے اکثر جین اجین نے دن میں ہی کھانا مناسب سمجھا۔ راتری کا تیاگ کیا۔ کسی نے تین کھند کسی نے چار اور کسی نے دو اور بعض بعض نے ایک ہی کھند برت لیا۔ کسی نے سودا لیا

کرنیکی پرلگیا کی۔ کسی نے شوربیرون کی لائف (جیونی) پڑھنے کا پختہ ارادہ کیا۔ کسی نے ملکی ہمدردی میں تن من دھن دیا۔ کسی نے قومی ترقی میں غرض بڑا آنند رہا۔ کیوں نہ ہو جبکہ شری مہاراج نے اس بات کو اپنی عملی زندگی سے غلط ثابت کر دیا۔ کہ بڑھاپے میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ یعنی ضعیفی میں بھی آپ کے جوشیلہ مضمون پبلک کے دلوں کو ہلا دیتے ہیں۔ آپ نے زمانہ سابقہ و حال کا مقابلہ کرتے ہوئے جنیشور دیو سے اس طرح سے یہ تضاد (التجا) کی۔

نظم

زمانہ سابق میں عموماً یہ ہوا کرتا تھا — کہ ہر بشر دل ہی کہے ایسے گناہوں کا نظام
کچھ اثر دل پہ تھا کفر کا اور جذبہ کا — اگر ہوتا بھی تو ہوتا تھا بہتر انجام
گر گناہ کوئی بھی قصداً کبھی ہو بھی جاتا — تو ہوتے طالب معافی کے عقیدت سے مدام
اب زمانہ کی کثافت سے یہ حالت بدلی — کہ ہوا جاروں طرف بس دکھیاں دُودا اوہام
ہے نصیبہ یہ بھلا کسکا جو مبرا ہو گناہ ہو — ہاں لجاحت و سماجت سے بنیں سب ہی خوش کام
ابر رحمت کا جو ہو جائے ترشح بھگون — دور ہو جائیں گناہ اور ملے دلکو آرام
اب ہمارا یہی فرض کہ ہم دل سے یہ کریں — التجا نیکی کی بھگون ہی سدا صبح و شام

دیکھیں ہم داس کو ہوتا ہے مبارک کب یہ
کہ ترقی کا ملا اس کو ہے کافی انعام

غرض اس طرح کے سمجھانے سے لوگ گناہوں سے نیچے۔ اور ہمیشہ جیندر

نوٹ (۱) وہم کا دھواں یعنی جہالت و غفلت پہلی (۲) عاجزی سے مانگنا (۳) ٹپکنا۔ برسنا یعنی بھگون کی ربا ہونے سے پاپ دور ہوجاتے ہیں (۴) داس کوئی کہتا ہے کہ کب روحانی ترقی ہوتی ہے (۵) جینیوں کو ایشور کرتا نہ ماننے سے لوگ ناستک کہنے لگے۔ لیکن یہ غلط ہی ثابت ہوا۔

بھگوان سے صبح و شام پرارتھنا ہی کرنے لگے۔ غرض انہیں لوگوں کو عام طور سے جین کے اس عقیدہ کا راز معلوم ہونے سے اس کے ناستک ہونے کا خیال دور ہوا۔ اور بڑے آنند سے چترماس کال گذرا اور پھر جگہ بجگہ ہر بھگوان کا اودیش پھیلاتے مقام گھورندی چترماسہ کرنے پدھارے۔

نمبر ۲۶:۔ چترماسہ سمت ۱۹۷۲ میں مقام گھورندی (خاندیس) ہوا۔ ناظرین چونکہ شری مہاراج کا چترماس اس جگہ پہلے ہونے سے ان کے عالمانہ و فقیرانہ خیالات اور قومی و ملکی ترقی کے پرجوش حالات سے عام پبلک واقف ہو چکی تھی جس کر ان کے دلوں میں خوشی کی وہ لہریں پیدا ہوئیں کہ انہوں نے اس طرح سے مہاراج کی تعریف کی۔

اشعار

نہیں کرتے کسی جاندار سے جو دشمنی صاحب   اسی کا ہی طریقہ عارفانہ ہوتا جاتا ہے
نہ کیوں حاصل ہو دنیا میں فضیلت ایسے انساں کو   جو دل سے حب قومی میں فسانہ ہوتا جاتا ہے
قدم راہ محبت میں رکھا جس شخص نے اپنا   اسی کا جنت الماوا ٹھکانہ ہوتا جاتا ہے

حکم ہر یہ عمل جس کا ہوا ہے اس کا قبضہ بھی
یقیناً سب دلوں پر حاکمانہ ہوتا جاتا ہے

شری مہاراج ہم آپ کی دیالتا و کرپالتا کی تعریف کیا بیان کر سکتے ہیں کرپا کر کے ان پرشنوں کا اُتر اس طرح سے سمجھائیں کہ جس سے دلوں میں شانتی ہی شانتی پیدا ہو۔

سوال: منش جنم۔ اتم کل۔ سرشیٹ بدھی اعلیٰ درجہ کی قوت مدرکہ کہ جس سے ہی آتم کلیان ہو سکتا ہے۔ حاصل ہونے کا سبب کیا ہو۔ اور نیز موکش کیسے ہو سکتی ہے۔

جواب:۔ جو پرانی سرل پرنامی اور نیک دل۔ دیا دھرمی۔ اور کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کو بس میں کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور نیک دل و سچے مہاتماؤں کو شدھ دل سے دان دیتے ہیں۔ اُستوتی کرتے ہیں۔ اور کسی بھی پرانی کے ساتھ دویش (ملال) بھاؤ نہیں رکھتے۔ ایسے جیو مر کر اُتم کل وغیرہ صفتوں سے موصوف انسان ہوتے ہیں۔ اور جلدی ہی شردھا کے ساتھ دل سے نموکار منتر کا سمرن کرتے ہوئے منش جنم کا لابھ حاصل کر موکش میں چلے جاتے ہیں۔

دوستو نموکار منتر روپی دوائی کو اگر کوئی باقاعدہ کام میں لاوے تو ضرور جنم مرن کے روگوں کو شانتی ہو جائے۔ چنانچہ جس کی بہت سی مثالوں میں سے دو یہ ہیں۔ **مثال نمبر ۱**۔ پدم رچی نام کے سیٹھ نے بیل کے جیو کو نموکار منتر سنایا۔ جس پر پورا شردھان کرنے سے وہ منش جنم اور دیوتاؤں کے سکھ بھوگتا ہوا آخر میں سگر یو راجہ ہوا۔ **مثال نمبر ۲**:۔ دیکھو شری پارس بھگوان (تیرتھنکر) نے ناگ ناگنی کے جیوؤں کو جبکہ وہ لکڑے کے اندر جل رہے تھے۔ یہ منتر سنایا۔ جس کے پربھاؤ سے وہ پدماوتی و۔ دھرنندر ہوئے۔ ثبوت کیلئے دیکھو پارس پران۔

سوال ۲:۔ بڑی سے بڑی کوشش کرنے پر دھن دولت نہیں حاصل ہوتی

اور اگر ہوئی بھی تو روگوں ونیز دیگر وجوہات سے اُس سے لابھ نہیں حاصل ہوتا۔ اس کا سبب کیا ہے۔

جواب: ۔ جو شردھا بھاؤ سے کسی کو دان نہیں دیتے ۔ اور جو اصرار و ناموری سے کسی کو دیا بھی تو پچھتاتے ہیں۔ واپس لینے کی خواہش کرتے ہیں۔ یہانتک دوسروں کو دان دینے سے روک دیتے ہیں۔ ایسے پرانی مرکر ہر حالت میں دکھی ہی رہتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو سادھو۔ مہاتماؤں ۔ سجن پُرشوں برہمنوں کو بھوجن۔ بستر۔ وغیرہ کا دل سے دان دیتے ہیں۔ اور دین دکھیاؤں کی بھی سہائتا کرتے ہیں۔ یا ودیالیہ۔ اُشدھالیہ۔ و آن کاریالیہ جاری کر بست دھرم کی پربھاونہ (بڑائی) ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے پرانی مرکر ودیہی وان (اہل دولت اور حشمت) ہوتے ہوئے ناناپرکار کے بھوگ بھوگتے ہیں

ناظرین اسی طرح سے اور اور سوالوں کا۔ کہ کس کرم سے اولاد نہیں ہوتی ۔ اور کس کس کرم سے جیو۔ بہرے ۔ اندھے ۔ لنگڑے آپاہج کوڑہی وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور کن کن کاموں سے ۔ جیو خوبصورت، نامور دہرماتما وغیرہ ہوتے ہیں۔ قابل اطمینان جواب ملنے سے ہمارے حاضرین سبھا کا بڑا ہی حوصلہ بڑہا۔ بہتسے دلاوروں نے امورات گناہ کو خود ترک کر دوسروں سے بھی چھڑائے ۔ اس کے سوائے مہاتماؤں و شراوکوں نے تپسیا بھی قابل الذکر کی ۔ دان پُن۔ دیا دھرم کا پرچار بھی خوب ہوا چترماس کال بخوشی گذرا اور شری مہاراج نے بہار کر بہت سے مقامات پر اہنسا دھرم کا پرچار کر چترماسہ کرنے پدھارے ۔

نمبر ۲۷: چیتر ماسہ سمبت ۱۹۷۵ میں مقام ہیوڑا خانقاہ (خاندیس) ہوا۔ یہاں پر شری سوامی جی نل جی و شری سوبھ مل جی و شری چاند مل جی ٹھن ساد ہوا نے ساون بہادوں ماہ میں بڑی تپسیا اور شری پنا لال جی مہاراج نے ۵۰ دن کا برت محض گرم دہوں پانی پیکر کیا۔ برت کہولنے کے دن دان پُن - جیو دیا بھی قابل الذکر ہوئی۔ یعنی اس وقت اس طرف قحط سالی ہونے سے غریب لوگوں کو کھانے پینے میں سینکڑوں روپیہ کی مدد دی گئی۔ کیونکہ غلّہ کا نرخ بہت ہی تیز ہونے سے فاقہ سے گذر رہی تھی۔ جس سے اجین لوگوں پر بڑا اثر ہوا - کہ اُپدیش سُننے سب لوگ آتے اور لابھ حاصل کرتے تھے - مہاراج شری نے پاکیزہ خیالات کا پہل اس طرح سے بتلایا۔

اشعار

گذاری عمر تو ساری سُنو ہا خواب غفلت میں
کرو تدبیر جس سے ہو ترقی روح کی حشمت میں
چوراسی لاکھ یُونی میں ازل سے تم پریشاں ہو
عمل دل سے کرو ایسا نہ ہرگز پھر پشیماں ہو
بڑی ہی خوش نصیبی سے مِلا ہے وقت جو نادر
فنا ہو کفر بد جس سے کرو تدبیر وہ صادر
یہ دشمن سب سے بڑھکر ہے ترا تو رو ز اول سو

پریشاں ہے ازل سے تو اُسی کی تاب اور بل سے
نہیں بڑھ کر ہے کوئی بھی مشفق علم صادق سے
نجاتی راہ بتلانے میں شیدا ہے یہ عاشق ہے
یقین خود کی طاقت نے کری امداد ہے جن کی
دنیا کی مصائب سے نجات ابدی ہوئی اُن کی
عمل میں ایسی طاقت ہے کہ جس کی نظر شفقت سے
یقینی ہی نجات ابدی ملے ہے شان و شوکت سے
اِس طرح کے پُراثر اُپدیشوں سے دلوں پر یہ اثر ہوا کہ سب نے اِس طرح سے صد زباں سے شکریہ ادا کیا۔
شکر بھگوَن کریں دل سے کہ اب تو ایسی باتوں سے
جھگڑا سب مٹا دل کا اب کفری داؤں گھاتوں سے
یقین و علم کی رونق ہوئی اب دل میں ہے ایسی
فنا دشمن کے کرنے کو ضرورت تھی ہمیں جیسی
جو پچیس دوش ہمیکت کے گئے دل سے ہیں بھگوَن
تو شردھا شدھ ہوئی ایسی ہوا بھرپور سب کا من
ہوئی ست دیو اور گور میں دھرم میں جبکہ یہ شردھا
تو رنج و غم ہوا کافور مٹی دل سے سبھی دُگدھا
کون ہے داس دنیا میں جو درشن پہ نہیں مائل
عمل اور علم صادق کا جو دل سے ہے نہیں قائل

جس سے دور اندیش اجین ودوان نے سمبگتی ہو کے دوسروں کو اسطرح سے سمجھایا۔

اشعار

شور کرتے ہو بھلا تم ایسا آخر کس لئے
علم صادق اور یقیں کے کس کے قائل نہیں

انکی طاقت کے وسیلہ سے کروڑوں اہل دل
کہتے آئے ہیں راہ میں کوئی بھی مشکل نہیں

عاشق صادق وہی ہے جسکا ہو یہ کلام
مرنےوالے کیلئے کیا کوئی بھی ساحل نہیں

پھر تو یہ ہے سب سے بڑھکے ہینگے یہ وحدت رفیق
انکے عاشق سے زیادہ کوئی بھی فاضل نہیں

شکر بھگون دل سے کر تو داس اپنے اب ادا
دل ترا ابھی تو عروس دھرم پہ مائل نہیں

غرض اس طرح سے لوگوں کے جین دھرم شردہانی ہونے سے جین دھرم کی پربھاونا ہوئی۔ چترماس کال میں آنند سے وقت گذرا۔ لوگوں نے شری بیر بھگوان کے اہنسا میئے دھرم کا خوب اپنے وطن میں جاکر پرچار کیا۔ جس سے اور لوگ بھی درشن کرنے آئے اور شری مہاراج سے اپنے اپنے بوا س استھانوں میں اُپکار کرنے کی بینتی کری۔ مہاراج شری نے فرمایا کہ بھائی جیسی فرسنا ہو گی۔ ہمارا کام ہی یہ ہے کہ جگہ بجگہ جانا دیا دھرم کا پرچار کرنا۔ بیرکا اودیش پھیلانا مسلمانوں تک کو سرسیٹ آچاری بنایا۔ غرض اس طرح سے بینتی کرکے اپنے اپنے گھر چلے گئے اور بعد چترماسہ مہاراج شری نے اُن کے استھانوں کو پوتر کرتے ہوئے اُودے پور ریاست کی طرف بہار کیا۔

نمبر ۲۸: چترماسہ سمبت ۱۹۷۶ میں مقام ریاست اُودے پور ہوا۔ یہاں پر شری

موتی لال جی مہاراج نے ۳۵ دن اور شری ڈھول چند جی مہاراج نے ۴۵ دن کا برت کیا۔ اور شری سرکھ چند مہاراج نے چار تھوک (۱۱ - ۱۵ - ۲۱ - ۳۱) دن کے کیئے پورکے دن دان پن خوب ہوا۔ سینکڑوں جیوں کی جان بچائی گئی۔ غریبوں و محتاجوں کو بھوجن دیا گیا۔ اور مہاراج شری کے اُپدیش سُنکر راج دربار کے بڑے بڑے عہدے داروں واہلکاروں نے اس طرح تعریف کی۔

اشعار

بیر کے پیغام بر کیا تو نے جادو کر دیا	ہر بشر اب جس سے تیرے سامنے خاموش ہے
جین درشن جانا سب نے یہ تری تدبیر ہے	اور دنیا کو جگا یا وہ ترا ہی جوش ہے
علم روحی کا ترا اب ہر طرف یہ شور ہے	اے جواہر لال دل میں یاں تری زُوش ہے
فلسفہ کرموں کا سُنکے ایش بادی تنگ ہے	اور یہودی اہل مُسلم ہر مذہب خاموش ہے
ایسی منطق اور ذہانت کیا مقدر ہو ترا	ہر طرف میں جس ہوا تو جمع رہا یہ ہوش ہے
بیر بھگوان جسکا سیوگ یہ جواہر لال ہے	علم صادق اور عمل کے موتیوں کا کوش ہے
آتما کا ایک ساغر میرے سوامی ہو عطا	تیرے ہی میخانہ کا یہ داس بھی مینوش ہے

باہر سے درشنوں کو آنے والوں کی تعداد سینکڑوں ہوتے ہوئے بھی حاظر تو اضع قابل تعریف کی گئی۔ جین پاٹ شالہ کے کھولنے کا وچار کیا گیا۔ غرض اس طرح سے اجین لوگوں میں جین دھرم کی بڑی پربھاونا ہوئی اور شری مہاراج کے جنم دن کاتک سدی چوتھ سمبت ۱۹۹۲ کی یادگار میں یہ نظم نہایت مسرت کے ساتھ سُنائی گئی۔

نظم

گل غنچے کا اب تو مسکرانا ہوتا جاتا ہے
چمن میں بلبلوں کا چہچہانا ہوتا جاتا ہے

خوشی سے جامہ میں پھولا سماتا ہو نہیں عالم
کیوں نا ہو کہ کا منہ میں فسانہ ہوتا جاتا ہے

کسیلئے ہے بہانہ لیں سب سے زیادہ اب خوشی
ہر طرف میں جو مسرت کا ترانہ ہوتا جاتا ہے

کہ آنکھ تکتا جوت کا مبارک دن یہ لیا ہے
فلک پہ ہی اب خوشی کا شامیانہ ہوتا جاتا ہے

لکھے جب عالی رتبہ کیکیوں سر بیاہی میرے بھائی
نجوم نیکیوں کا جگمگانا ہوتا جاتا ہے

شری جیوراج جی جو لکھے ہیں عالی گوہر
کیوں خوشی کا ان کے گھر میں گانا ہوتا جاتا ہے

شری تھا جی بائی کے ہوا فرزند کیا پیدا
کہ جس سے شادمانی کا ترانہ ہوتا جاتا ہے

غریبوں اور یتیموں کا ان اہل و لکھی بخشش ہو
مثل مالداروں کے فسانہ ہوتا جاتا ہے

نواسے کی خوشی میں تو موتی لال جی کا ہی
چشمہ فیض بخشش کا روانہ ہوتا جاتا ہے

کیا تھا نند لال کے سب گھر و محلہ میں سج تو مر اہل
ولادت کی خوشی کا انبو گانا ہوتا جاتا ہے

عزیز و خویش سنبندھی سبھی کے گھر میں جیسے اب
خوشی و شادمانی کا ترانہ ہوتا جاتا ہے

طریقہ خاندانی اور عزیزوں کا سبھی نواب
پتا ماتا کی جانب سے نبھانا ہوتا جاتا ہے

یہ کہا و ستا ہر زباں پر ہے تفصیلہ سوا انکا
قابل ہر خوشی سے اب مانا ہوتا جاتا ہے

بحکم نانا دادا کے اہل علم جوتش کو
بلانے کا بھی ہر گھر میں فسانہ ہوتا جاتا ہے

آکے ملک بنگالہ سے بتایا نام وہ نادر
کہ شیدا جیسیہ سر اپنا یگانا ہوتا جاتا ہے

جو اسم اسکا رکھا نام جو اسم گرامی ہے
کہ شیدا جیسیہ دل سے زمانہ ہوتا جاتا ہے

۵۱ بٹیا ۔ ۵۲ ہندوستان میں ملک بنگال کے جوتشی مشہور ہیں۔

فقیری لیکے دنیا میں کرے اُپکار یہ سب کا
تیاگنے کی لیاقت کا فسانہ ہوتا جاتا ہے

کرو تم شکر بھگون کا دل سے اب سرسے بھائی
لیاقت علم روحی کا جگانا ہوتا جاتا ہے

کرو تم منطق اور درشن نہ ہوا جو جین کا روشن
نتیجہ عام لوگوں کا شاہانہ ہوتا جاتا ہے

فضیلت انکی شکستائی سبھی اقوام نے مانی
شری گورو جی کا ہر کا فسانہ ہوتا جاتا ہے

ریاضت عبادت تپ ضعیفی میں بھی ای بھائی
شکوتیں زیارت کا ترانہ ہوتا جاتا ہے

انہم اور آتم کو دکھایا اُنہوں نے ہو ایسا
رہ فنا و دہرم کا قائل زمانہ ہوتا جاتا ہے

دلی جودت سے سوامی نے کئے ہیں کام جو جو بھی
اثر ان کا سبھوں پر اب نشانہ ہوتا جاتا ہے

مکمل ہو گئی نے انکی دکھایا روح کو ایسا
جو دنیا سے نکلنے کا بہانہ ہوتا جاتا ہے

ولادت پھر گیا بھائی ہردی ایسی مسرت ہے
کہ جسکا داس کے دل میں ٹھکانا ہوتا جاتا ہے

غرض ایسی پراثر تقریر نے حاضرین کے دلوں کو باغ باغ کردیا سینکڑوں روپیہ کا دان بھی اس پیدائشی خوشی میں کیا گیا تھا اور سکھہ شانتی سے چترماسہ ختم ہوا نمبر ۲۹ چترماسہ سمبت ۱۹۷۰ میں مقام ریاست بیکانیر (راجپوتانا) ہوا - یہاں کے ہزاروں گھروں میں اب وہ خوشی ہوئی جس کا بیان تحریر سے باہر ہے - کیونکہ اول تو تپشوی ودیم جین اجین میں مانے ہوئے ود وان - اب ہمارے پوج جی مہاراج اور شری موتی لال جی مہاراج نے اٹھائی برت کیا اور شری سونح مل جی نے سات دن

(۱) عام لوگوں کو جین مت کا اُصول معلوم ہونے سے انکی اخلاقی و روحانی ایسی ترقی ہوئی جس سے وہ ہروقت خوش رہنے لگے (۲) بیدارہتوں اور شتوں کا حال ویسا بتلایا کہ جس سے رحیم کا پرچار ہوا۔ (۳) سوامی کی پیدائش کی خوشی کا مصنف کے دل پر بھی بڑا اثر ہوا۔

کا اور شری سردار مل جی مہاراج کی دکشا اتسو ہ سندی وسمی کو ہوئی اور پر اپشن
پہ دہاروں بڑی تیز ودسی سے سندی پنچمی تک رہیں قصاب خانہ بند رہا اور اپشن
میں راج کے بڑے بڑے عہدے دار بھی آئے اور مہاراج شری کی روحانیت
کی اس طرح تعریف کرنے لگے ۔

روحانی جھنڈا

علم روحی سب سے بڑھکر ہے ہمارا جھنڈا
کیشور دل میں نظر آتا ہے پیارا جھنڈا

اس کے ذریعہ سے ملی دنیا میں ہے عزت ہم کو
سر بزرگوں فرشتے کہیں پیارا جھنڈا

ہو مناسب ہے آنکھوں اور سینے سے لگائیں
سب ہی جھگڑوں سے بچاتا ہو ؤلارا جھنڈا

موہ ظالم سے بچاتا ہے جو لے اسکی شرن
نال دنیا سے نکالے ہو یہ پیارا جھنڈا

شری گورو رنے دلایا ہمیں کامل وشواس
چشم مکتی کا بنائیگا یہ تارا جھنڈا

شکر بھائیوں کا لے ہمکو جو اسہارا ایسے
گورو جس نے ہے جتایا ہو یہ پیارا جھنڈا

جبکہ اس طور سے ہے بیا اسمیں سراپا اوصاف
داس کی آنکھوں کا تارا ہے دُلارا جھنڈا

شری مہاراج کے جوشیلے اور آزادانہ اُپدیشوں سے یہاں کی پنچ قوموں
یعنی چمار و جولاہے پینجے وغیرہ کا بھی بڑا اپکار ہو ۔ سینکڑوں نے ایمانداری
سے کام کر اپنا گذر کیا ۔ اور جین دہرم کی خوبیاں معلوم ہونے سے دل سے
اُن کے پابند ہوئے ۔ یعنی سمائیک سمبر بھی کرنے لگے ۔ جین سماج نے بھی
اُن سے پریم کیا ۔ دیکھو دوستوں جس کام کی ضرورت تھی ہماری ملوان آتما

آچاریہ جی نے اُس کو پورا کیا۔ علاوہ اس کے شری پوجیہ آچاریہ شری لال جی مہاراج کا
پرلوک مقام جے تارن (جودھپور) مارواڑ میں اساڑھ سُدی پنچمی کو ہونے سے اُنکی
دائمی یادگار قائم رکھنے کی غرض سے ایک معقول رقم کا بھائیوں نے چندہ کر بیکانیر میں
ایک جینر شالہ اور ساہتیہ سُدھار سنستھا کھولی اور پھر بعد چیترماسہ منگسر ماہ میں شری
مہاتپسوی شری سندر لال جی مہاراج تھین اُسوال ریاست الور نواسی کی دکشا
بھی یہاں ہوئی۔ جنہوں نے آچاریہ جی مہاراج کو دھرم گورو بنایا اُتسب کی تعریف
پہلے بیان کر چکے ہیں۔ غرض اس طرح کے آنند و ہرش سے یہاں کے شریان
سیٹھ بھیرو دان جیٹھ مل جی وغیرہ بھائیوں کے دان کی مہما دنیا میں پھیلی۔ پھر یہاں
سے بہار کر کے شری مہاراج کوچیر واقعہ ریاست (جودھپور) پہونچے تو وہاں
شری ہنومنت جی مہاراج کی دکشا سمبت ۱۹۷۷ کی پوہ میں ہوئی جنہوں نے مہاراج
شری کو دھرم گورو بنایا پھر تبا ور ہوتے ہوئے ریاست اودےپور پدھارے
وہاں کے راج کنور بھی اُپدیش میں آئے۔

اسی طرح سے چند مقام پر جیو دیا کا پرچار کرتے ہوئے رتلام چیترماسہ
کرنے پدھارے۔

نمبر ۳۰: چیترماسہ سمبت ۱۹۷۸ میں مقام رتلام ریاست ہوا۔ چونکہ یہاں پہلے
چیترماسہ ہونے سے یہاں کے بھائی شری مہاراج کے اُپدیشوں سے اخلاقی اور
روحانی فائدہ حاصل کر چکے تھے۔ جس سے اُنہوں نے مزید ترقی ہونے کی خوشی
میں مہاراج شری کی اس طرح سے تعریف کی۔

اُستوتی

گوبندی بداری گن بہاری شری گورو سوامی
آنند ساگر گیان آگر شانتی سدا ار اُتم نامی
کرونا سی شیوگن پرکاشی جگ جیوتی ہو اپکاری
سکھ کے ہیرے پو متر و من ہگ دین میں جیوشم داہی
مارگ بتایا یا لنگھایا جو آیا شرن سے چرنوں میں
ہیں جگ باسی پھر دکھیا ہیں بہو بر جیون پل میں

اب شری مہاراج کے واکھیان میں جین اجین سب ہی آنے لگے اور ہر طرح سے ترقی کرتے ہوئے پھولے نہ سمائے۔ دوہا

تلسی یا سنسار میں چار رتن ہیں سار
سادھ سنگ ست گرو شرن دیا دین اپکار

دوستو ہم یہاں کے خوش نصیب بھائیوں کی بلند اقبالی پر جس قدر بھی ناز کریں وہ کم ہے کیونکہ اُن کو مذکورہ بالا چاروں ہی باتوں کی پراپتی ہوئی۔

(۱ و ۲) چار تروان وو وان سادھو کا ست سنگ و شرن (۳) دیا دھرم کا پرچار ایسا ہوا کہ قصاب لوگوں نے بھی اپنا کام چھوڑ رحم کا سبق سیکھا (۴) غریبوں و اناتھوں محتاجوں کو دان دیا گیا۔ یہ ہی نہیں بلکہ آپ کے پر اثر اپدیشوں سے سنسار کو اسار جان شری اُتم چند جی مہاراج نے ماہ اسوج میں شری پوجیہ شری مہاراج کو دھرم گورو بنایا۔ جس کی خوشی میں اور شری موتی لال جی مہاراج کی ۲۲ دن اور شری چھگن لال جی مہاراج کے ۴۵ دن اور شری سندر لال جی مہاراج کے ۴۵ دن کے تپشیا کے پارنے کی خوشی میں قابل تعریف دان پن ہوا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور درشنوں کو آنے والوں کی خاطر تواضع بھی قابل تعریف ہوئی بلکہ بعض بھائیوں کو کرایہ کی بھی امداد دی گئی۔

غرض جین دھرم کی ایسی پربھاونا (عزت افزائی) دیکھ کر راجہ صاحب بھی

اُپدیش میں آئے اور مہاراج شری کی بڑے بڑے عہدے داروں نے تعریف کی۔ اور یہاں کے بھائیوں نے بھی شری حکمی چند جی مہاراج کے سمپردایہ کا ہتیچو [illegible]) شراوک منڈل جین دہرم کی ترقی کے لئے کہولا۔ اور جس نے یہ بات پاس کی کہ شری آچاریہ جی (جواہرلال) مہاراج کے ایام چترماسہ کی اُپدیشوں کو ایک قابل وِدوان روزانہ ناگری میں لکھتا رہے۔ اور پھر دوسرے وقت مہاراج کو سُناکر منڈل کے دفتر میں رتلام بھیجدیئے۔ چنانچہ ایسا ہونے سے منڈل نے بیس ہزار روپیہ کے سرمایہ کے سود سے مفصلہ ذیل پشتکیں چھپوائیں۔

	نام پشتک	قیمت
(۱)	شراوک کا اہنسا برت	۴؍
(۲)	سکڈال پتر شراوک کی کتھا	۶؍
(۳)	شراوک کا ستیہ برت	۳؍
(۴)	ہریشچندر وتارا۔ صفحہ ۳۵۰	۴؍

یہ پشتکیں سیٹھ بردھمان جی رتلام و بیکانیر کے سیٹھ اگرچند بہرودان اور نیز جہاں چترماسہ شری مہاراج کا ہو وہاں پنڈت شنکر پرشاد جی سے مِل سکتی ہیں اسی طرح سے اور اور پشتکیں بھی چھپ رہی ہیں۔ علاوہ اس کے جو جو ودیالہ و ودیالیہ منڈل کے سبھاسدوں ممبروں کی طرف سے چل رہے ہیں اُن کی بارشک پریکشا (سالانہ امتحان) بھی منڈل کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور پاس ہونے والے وِدیارتھیوں کو انعام و مان پتر (سند) بھی دیا جاتا ہے۔

غرض جس سے مالوہ، میواڑ، مارواڑ، راجپوتانہ میں وِدیا کا پرچار ہونیگا ہے

ورنہ تو یہ ساودھ مارگی فرقہ سے پایا پڑا تھا۔ امید ہے کہ پنجابی و گجراتی وغیرہ سب پڑھے اور سب شری جین ساوھو مہاراج شری مہاراج کے اِس قابل تعریف کام کی پیروی کرتے ہوئے پربھگوان کا اُوّدیش (مقصد) پورا کریں گے۔ مجھے بھی خوش نصیبی سے مہاراج آچاریہ جی کے دہلی میں چترماس سمبت ۱۹۷۸ میں ہونے سے منڈل مذکور کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کا موقع ملا ہے۔ شری بردھمان جی رتلام والے اور تربھون جی جے پور والے اور لالہ موہن لال جی قلیرہ (ریاست مندسور) والوں کا نام قابل الذکر ہے۔

میرے خیال میں یہ منڈل عام طور سے جب ہی فیض رساں ہو سکیگا۔ جبکہ اُس کے ممبران و عہدہ داران کا آزادانہ خیال ہو۔ کسی قسم کی غلامی میں نہ رہے۔ دویم اِس منڈل میں جوشیلے تعلیم یافتہ نوجوان کے شامل ہونے کی ضرورت ہو جس سے مثل دیگر قوموں کے جین کی بھی ترقی ہو۔ غرض یہاں سے بہار کر چند مقام پر دہرم پرچار کرتے ہوئے ضلع ستارہ دکھن چترماس کرنے پہونچے۔

نمبر ۳۱۔ چترماسہ سمبت ۱۹۷۹ میں مقام ضلع ستارہ (دکھن) ہوا۔ یہاں شری مہاراج کے اُپدیشوں میں عام لوگوں کی کثیر تعداد میں آنے کے علاوہ وکیل بیرسٹر و سرکاری عہدہ دار بھی آئے جنہوں نے آزادی سے ایسے اُپدیشوں کے پرچار ہونے کا خیال ظاہر کیا۔ اور چترماس شروع ہونے سے پہلے شری بھیم راج جی و شری مل جی جین اسوال نے مہاراج شری سے عرض کیا کہ دنیا کے جھگڑوں سے بچا کر کلیان مارگ میں لگاؤ۔ چنانچہ اُنہوں نے اسطرح سے سمجھایا۔

نظم خلاصہ اُپدیش شری مہاراج

سُنو اب گوش دل سے تم کہ جو تمکو سُناتے ہیں — زبانِ حال سے ہم حال دلِ بد کا سناتے ہیں

کبھی حلوہ کبھی برفی کبھی ہے قند کی رغبت — دلاتا ہے جو یہ ہر دم اُسے اب ہم بتلاتے ہیں

کبھی چوری کبھی غصہ اور جو جو فعل ناجائز — کراتا ہے جو یہ سب اُسے اب ہم سناتے ہیں

نہ دن کو چین ہے اس سے نہ شب کو نیند آتی ہے — گذشتہ کے خیال تک بھی تو سب کو ہی ستاتے ہیں

بُری صحبت رفیقوں سے سبھونکی ناک میں دم ہے — دلِ بد کے مصاحب غم سے آہ بسمل بناتے ہیں

غضب ہے اسکا ستم اسکا عجب جادو بھی ہے اسکا — کہ ہر دم ہر گھڑی جس سے طرف دنیا کی جاتی ہیں

نہیں مایوس ہرگز ہو نہیں غم میں پریشان ہو — تمہیں دنیا کے کل تصور سے جلد ہی بچاتی ہیں

نہیں کوئی تمہارا ہے کسی کے بھی نہیں تم ہو — یہ موہ کا سب کرشمہ ہے تمہیں اب ہم بتاتی ہیں

سُنو اب غور سے پیارے یہی طرز سنہری ہے — یقین و علم صادق ہے جو غفلت سے جگاتے ہیں

ششیوں نے یہ کہا گرو سے تجھ دمن باد ہیں — یقین و علم صادق کو رفیق خاص پاتی ہیں

آپکی نظر شفقت سے بلا شک ہی ہم تو پار بھگون — فنا کرموں کو کر کے ہم نجات ابدی کو پاتی ہیں

یہ کہنا داس سے ہے شفیق روح کوئی بھی
نہیں بڑھکر یقین سے ہے شری جیو ر بتاتی ہیں

یقین ہے کہ تم اب دنیاوی حالت کو جان سنجم لینے کو تیار ہو گئے ہو گے، چنانچہ دونوں نے عرض کیا کہ مہاراج جب آپ حکم کرینگے۔ مہاراج نے فرمایا جلدی

---

۵۱ موجودہ خیالات کا تو ذکر کیا گذرے بھی پریشان کرتے ہیں۔

۵۲ مہاراج کے پراثر اُپدیشوں سے آتما میں سچا شردھان و علم پیدا ہوا۔

اچھی نہیں اب کچھ اور تامل کرو۔ چنانچہ بعد تیرا سہ ماہ جلیبہ میں سبھی ہونے کا نتیجہ ہوا۔ تیشوی مہاتماؤں نے تپشیا بھی قابل تعریف کی اور نیز اور سب بھائیوں و بائیوں و ساوھوں نے بھی تپ کیا جس سے وان پن بھی ہوا۔ جین دھرم کا پرچار ہونے سے لالہ موتی لال جی وغیرہ بھائیوں نے مہاراج شری کی اسطرح تعریف کی

اشعار

نظر شفقت ہو سوامی نے بتایا ہمکو یہ رستہ
ازل ہو گا کہ غافل ہو ملیں ناویاں پھر بھی

غلامی سے بہی بدتر ہو تمہاری عیش نفسانی
بظاہر گو بنے شاہ ہو مگر بندیاں پھر بھی

کلام دیو نے تم کو بتایا صاف ہے ایسا
کہ رشک باغ جنت ہوں دل کے بستیاں پھر بھی

اگر تم میری باتوں پر یقیں دل سے کر دیا ہے
چمن اجڑے ہوئے منکے بنینگے بوستاں پھر بھی

مہک اٹھیگا پھر گلشن شمیم روح پرور سے
چلے جو فیض بھگون کی نسیم گلستاں پھر بھی

نظر آئیگا خود میں پھر تماشہ اپنی ہستی کا
عیاں دلمیں تمہارے ہوئے نور عارفاں پھر بھی

بھلا دو دل سے اپنے پھر سبھی افکار دنیاوی
صفائی جس نے ہو ایسی بلا شک مہرباں بھی

شفا دل کیلئے بڑھکر یا صفت سے نہیں نسخہ
طبیب خاص کہتے ہیں کرو یہ امتحاں پھر بھی

شفا جنکو ملی اس سے بموجب انکے کہنے کے
کرو تقلید سے تم شفا ہو بیکراں پھر بھی

نظر آجائے وہ جلوہ ہوئے گو تم فدا جسپہ
تجلی گاہ دل میں جو کرو تم امتحاں پھر بھی

عزل تیری مرصع جسمیں اصلی جواہر سے
فدا ہو داس تیرے پہ نگاہ نکتہ داں پھر بھی

نوٹ مراد ہے ہمہ دان کے کلام سے۔ جس کو اری جنت بھگون فرماتے ہیں۔

آنے والوں کی خاطر تواضع بھی قابل تعریف ہوئی اور لالہ موتی لال صاحب جین
جن کے والد لالہ بالمکند صاحب آنریری مجسٹریٹ ہیں اور دنیاوی پوزیشن میں ایک
خاص ہستی ہے۔ آپ کے و نیز اور اور جینی صاحبان کی کوشش سے وکیل
واہلکار و ممبر اسمبلی بھی اُپدیش میں آئے اور سب نے دلچسپی ظاہر کی۔ اور بعد چترماسہ
شری ویراگی ہیم راج جی اور شری مل جین اسوال نے ماہ جیٹھ ۱۹۸۰ء میں سنگھی
ہو شری مہاراج پونج جی کو دھرم گورو بنایا۔ خوش نصیبی سے دونوں مہاتماؤں
کے درشن مجھے چترماس دہلی میں ہوئے۔

واقعی قابل تعریف ہیں اور لالہ موتی لال جی بھی دہلی درشن کرنے جب
آئے تو ایک اپنے دوست ممبر اسمبلی کو بھی لائے۔ جنہوں نے اُپدیش سُننے کے بعد
مہاراج شری کے خیالات کو تسلیم کیا۔ جس کا مشرح حال دہلی چترماسہ میں ہوگا
پھر چند مقامات پر دھرم پرچار کرتے ہوئے بمبئی گھاٹ کوپر چترماسہ کرنے آئے۔
نمبر ۳۲۔ چترماسہ سمبت ۱۹۸۰ میں بمبئی گھاٹ کوپر ہوا۔ شری مہاراج کے اُپدیش میں سینکڑوں
کی تعداد میں جین اجین آنے لگے اور شری تپشوی کیسری چند جی مہاراج نے دنیا
کو ناپائیدار جان شری مہاراج کی سیوا میں رہتے ہوئے اتم بل برات کیا اور شری مہا
تپشوی سُندر لال جی مہاراج نے ۸۱ دن کا برت محض گرم پانی پیکر کیا اور پارنے
کی خوشی و نیز مہاراج سری کے اُپدیشوں سے بھائیوں نے ایک معقول تعداد
(پینتیس ہزار روپیہ) کا چندہ کر ایک جیو دیا سنستھا قائم کی جس میں سینکڑوں
گائے بیل و بکرے وغیرہ جانور پرورش پا رہے ہیں اور جس کے دیکھنے کو گورنر
بمبئی اور مہاتما گاندھی بھی آئے اور خوش ہوئے۔ کہ دیکھو جینیوں کی دیا کیسی ہے

غرض اس طرح سے جیتر ماسہ میں ترقی ہوتی رہی اور باہر سے آنے والوں کی خاطر تواضع بھی سیٹھ امر چند جی جین بمبئی جوہری وغیرہ نے خوب کی کسی طرح کی تکلیف نہیں ہونے دی اور اہلکار و وکیل و جین وہ وہاں بھی آئے اور جین دہرم کے متعلق سوالات کا جواب اطمینان بخش پایا۔ مہاراج کی معلومات کی تعریف کی۔ بعد ازاں مٹی ماہ سدی ہمتی سنہ ۱۹۸۰ میں شری کیسری چند جی مہاراج نے سنگھ نے کرشری مہاراج کو دکشا گورو اور شری لال جی کو دہرم گورو بنایا اور جس دلیری سے سنگھ لیا اُسی ہمت سے تپ کرکے کرموں کا بوجھ ہلکا کیا اور کر رہے ہیں اور مشرح حالات مہاراج شری کے سنتش ہموہ میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ناظرین بمبئی والوں کی تائید کرنا سب کا ہی فرض ہے کیونکہ انکی گورو بھگتی کی لوگوں نے ایسے تعریف کی ہے۔

اشعار

گورو بھگتوں کی دل میں ہم بڑی عزت سمجھتے ہیں
انہیں کے طرز جیون کو رہ جنت سمجھتے ہیں

یہ خصلت اُن کی ہوتی ہے کریں اُپکار ہیں سب کا
ورنہ زیست اپنی کو بڑی زحمت سمجھتے ہیں

فنا ہونے کے مطلب کی حقیقت ایسی جانی ہے
نہ عزت جسم کی دل میں کسی صورت سمجھتے ہیں

کہ نفرت اور محبت کیا سبھی جذبات دل سے یہ

یقیناً روح کی طاقت بڑی طاقت سمجھتے ہیں
کریں ہیں شکر بھگوان کا جواہر لال جی بھائی
گورو ایسا ملا ہم سکو بڑی قسمت سمجھتے ہیں

رحم کرتے ہیں یہ تو دامن سب جیو نہ شدھ دل سے
کہ جس سے اُن کے درشن کو سبھی خدمت سمجھتے ہیں

پھر چند مقامات پر بیر بھگوان کا پرنسپل ظاہر کرتے ہوئے مقام جل گانوں پہنچے۔ نمبر ۴۳ و ۴۴ چتر ماسے سمبت ۱۹۸۱ و سمت ۱۹۸۲ میں مقام جل گانوں (خاندیس) ہوئے۔ اگرچہ ایک مقام پر دو چتر ماسے متواتر کرنے جین سادھوں کے لئے منع ہے۔ لیکن کسی وجہ خاص (اپنی یا دیگر سادھوں کی بیماری) کی وجہ سے اجازت بھی ہے۔

چنانچہ شری مہاراج کے ہاتھ میں زخم ہونے سے ایسا کرنا پڑا۔ مہاراج شری کے پُر اثر اُپدیشوں میں کافی سے کافی تعداد میں جین اجین آتے تھے چنانچہ جن میں سے بہت سے شخصوں کا خیال آتم کلیان کا بھی ہوا۔ کسی نے شراوک کے بارہ برت لئے اور کسی نے قومی سیوا کرنی اختیار کی۔ کسی نے غریبوں و محتاجوں کی امداد کرنا منظور کیا۔ کسی نے بے زبان جانوروں کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھا اور بعض بعض شُور بیروں نے آتم کلیان کے لئے سنجم لینے کا بھی نشچے کیا۔ چنانچہ چار دھرم بیر (۱) پُونم چند جین اُسوال (۲) موتی لال اُسوال (۳) بیربل اگروال (۴) سُمیر مل اُسوال نے سنجم (فقیری) لے شری مہاراج کو دھرم گورو بنایا۔

اس کے علاوہ ایک تائی بائی کی بھی دکشا ہوئی اور سنجم اتسب کی مہا دیکھنے والے ہی جان سکتے ہیں۔ بخیال طوالت مضمون" بیان کی ضرورت نہیں ہے لیکن افسوس ہے کہ نمبر اول کے سوائے باقی تینوں مہاتماؤں کا جلدی ہی پرلوک ہو گیا۔ شری کسیری چند جی مہاراج نے ۴۰ دن کا برت محض گرم پانی پی کر کیا۔ اور ادر ساد ہو مہاتماؤں نے بھی کئی کئی دن کے برت کئے۔ پارنی کی خوشی و نیز اپدیشوں کے اثر سے سیٹھ تلک رام جی نے جیو دیا سبھی گھاٹ کوپر کو کئی ہزار روپیہ کی رقم دان دی۔ اور باہر والوں نے بھی کافی تعداد میں روپیہ دان دیا۔ اور ایک بھائی نے گپت پانچ ہزار روپیہ دان دیا

غرض اس طرح سے قریب پچاس ہزار روپیہ کے جمع ہوا۔ جو دویا لیب جل گاؤں اور دویا لیہ اودے پور ریاست اور نیز جیو دیا سبھی کو دیتے ہوئے ناسک کے قریب ایک گاؤں میں بکروں کو بلی دان سے بچانے میں بھی خرچ کیا گیا۔ علاوہ ازیں اور اور جگہ کا بھی اپکار کیا گیا۔ اور سمت سری بہادوں سدی پنچمی کو قریب دس ہزار اُپباس برت ہوئے۔ اور بھائیوں و بائیوں کی تعداد اس قدر (دس ہزار کے قریب) ہو جانے سے اٹھائی پر سب میں دو جگہ اپدیش ہوا۔

علاوہ ازیں شری مہاراج کا بیماری میں ایسا اپکار کرنے اور بیماری سے لگے ہوئے دو شتوں کی باقاعدہ سندا لوئنا کرتے ہوئے ڈنڈ پرا سچت لینے کی سبھی نے ہی تعریف کی۔ مصرعہ۔

لیاقت ہو تو ایسی ہو جو ہمت ہو تو ایسی ہو

متر و یہ بڑی مشکل بات ہے کہ آچاریہ اپنے پاپوں کو سچائی سے سب کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے پر بھگوان کے حکم کے بموجب اس کا ڈنڈ بھی لیوے کیونکہ ہم زمانہ میں اس کے خلاف حالت دیکھ رہے ہیں کہ بوجہ مان و تکبر کے جھوٹ بول کر اور زنا موں کو بڑھا لیتے ہیں فی الواقع ایسی ملوان آتما کی جس قدر بھی تعریف کیجائے وہ کم ہے اور باہر سے آنے والوں سجنوں کی تواضع بڑی خوبی سے کی گئی۔ آخر چترماسہ کے بعد چند جگہ اُپکار کرتے ہوئے مقام بیاور میں بیٹھ ہار ہے۔

نمبر ۳۵۔ چترماسہ سمت ۱۹۶۲ میں مقام بیاور (نیانگر) راجپوتانہ ہوا شری مہاراج کے اُپدیش کی تعریف سنکر باہر سے بہت سے بھائی آنے لگے اور بعض بعض نے تو چار ماہ تک اُپدیش سنے اور شری مہا تپشوی سندر لال جی مہاراج نے ۷۶ دن کا اور شری مہا تپشوی کیسری چند جی مہاراج نے ۶۶ دن کا برت محض پانی پیکر کیا اور پارنے کے دن بڑی خوشی منائی گئی اور ہزاروں روپیہ دان پن اور غریبوں کی امداد وغیرہ میں خرچ کیا گیا۔ جانوروں کی جانیں بچائیں جس سے حاضرین جلسہ نے یہ بھجن گایا۔

ہمارے جینی سادھو گن بجے اُپاس کرتے ہیں | تتکشتا کے زبردست امتحان کو پاس کرتے ہیں
نہ روٹی کھاتے ہیں مطلق نہ ہرگز دودھ پیتے ہیں | گذر یہ گرم پانی پہ ہی دودھ و ناس کرتے ہیں
نہیں رکھا اُنہوں نے کچھ بھی حظ نفس ہی مطلب | جتی تر رہ کے قبضے میں بھوک پیاس کرتے ہیں
نہایت شانتی آنند سے رہتے ہیں یہ خلوت میں | بہلو رکام کرودھ آدمی کا ستیاناش کرتے ہیں
یہ سوامی چلتے رہنا نہیں اسکی غلامی میں | دل سرکش کو برتوں سے یہ اپنا داس کرتے ہیں

اور باہر سے آنے والوں کی خاطر تواضع بھی خوب ہوئی۔ اور اُنہوں نے

بھی جیو دیا میں دان دیا اور شری گرو ہاری لال اُن راج جی کا وہ دیا لیہ جس کو مہاراج کے اُپدیشوں سے بڑی مضبوطی حاصل ہوئی اچھا کام کر رہا ہے - ہمارے دھرم بزرگ گمبھیر شری شوکال چند جی کو شری مہاراج کے اس رحم کے پُر اثر اُپدیش نے سنجم لینے کو آمادہ کیا جس کا ترجمہ اُردو میں یہ ہے -

نظم

بانی کی تعظیم سے اگر تدبیر ہو جاوے | شب آفت کی ظلمت سے صبح تنویر ہو جاوے
تمنا مال و زر دنیا و چوری بد نفسانی | برادر کذب گوئی کی دلی تحقیر ہو جاوے
تکبر غصہ خود غرضی و کم فہمی کی خود تجھ میں | جدا کرنے کی اس سے ہی نئی وہ تاثیر ہو جاوے
کرو گے رحم دل سے جو تجھ سے نار دوزخ سے | سبب تیرے ہر دو ہی کی نرخ تری تدبیر ہو جاوے
سگ ناپاک بھی جس سے فضیلت پا گیا ہے | وہ جلوہ خویش ہستی کا تری تقدیر ہو جاوے
اثر پھر ایسا پیدا ہو کہ نظروں میں تری بھائی | عدو میں ہر کی عظمت بھی تو توقیر ہو جاوے
پھر خود میں محو ہونے سے ہو ایسی روشنی تجھ میں | کہ بھگون کی ترے دل میں عیاں تصویر ہو جاوے
اسی طرز سنہری ہو تیری روح ایسی مصفا ہو | کہ قید جسم سے بھی تو بلا تاخیر ہو جاوے

اب ہمارے مہاپن دان - اسم باسمی مہاراج نے سنسار سمندر سے پار ہونے کے لئے فقیری لے شری مہاراج کو دھرم گورو بنایا اور بعض بھائیوں نے بہت کچھ نیم لئے - دان پُن اور خاطر تواضع آنے والوں کی بھی قابل تعریف ہوئی - غرض چترماس کال آنند سے گذرا - پھر بہت سے مقامات پر دھرم پرچار کرتے ہوئے مقام پہنچا سر ریاست (رہکیا نیر) آ گئے -

نمبر ۲۶۳ ۔ چیتر ماسہ سمت ۱۹۸۴ میں بھینا سرو گنگا سہر ریاست بیکانیر ہوا ۔ یہاں شری مہاراج کی سیوا میں ایک اجین بھائی آیا اور چند روز اپدیش سننے کے بعد عرض کیا کہ مجھے شِشْ بناؤ ۔ سری مہاراج نے فرمایا کہ تم کو دنیا میں سب سے زیادہ پریم و اُلفت کس سے ہے اُس نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ پیاری ایک بہنیں سے پھر شری مہاراج نے اِس طرح سے سمجھا کر سنسار ساگر سے پار کیا ۔

اشعار

کوئی اک عاشق دنیا آیا پاس مُرشد کے	بناؤ تم مرید اپنا مجھے یہ بتاتے ہیں
کہا یہ پیر نے اُسکو ترا دل کس پہ مائل ہے	سُناؤ سب حقیقت اب تہیں سنہ بتاتے ہیں
تو سچ یہ کہا اُس نے مجھے تو بہنیں پیاری ہے	اُسی پر لوں سے پیاری کے مجھے عشق اٹھاتی ہیں
کہا یہ پیر نے اُس سے اُسی کو جان بھگوان تو	سُنو تم راز اب اسکا تمہیں جو ہم سُناتے ہیں
غرض جب صدق دل سے تم شری بھگونت ہوتے ہو	تو اُسکا جلوہ بھی تجھ میں عیاں ہو جاتا ہیں
غرض وہ سب ہدایت پر عمل دل سے لگا کرنے	کہ جس سے وہ بنا کامل یہ بھی ہم بتاتے ہیں
تو پھر کچھ بعد مدت کے خود میں محو ہونے سے	نجات ابدی ملی اُسکو یہ بھی ہم سناتے ہیں

شری مہاراج سے اِس طرح کی بامعنی تقریر سُننے سے دلوں پر بڑا اثر ہوا کسی نے شراوک کے بارہ برت گرہن کیے اور کسی نے پانچ مہابرت ۔ چنانچہ شری جوار و مل جی مہاراج نے بعد چیتر ماسہ ماہ جیٹھ میں مقام میں فقیری لی اور یوت جی مہاراج کو دھرم گورو بنایا اور جس دلیری سے سنجم لیا تھا اُسی ہمت سے فقیری پابندی کے ساتھ سنسکرت ودیا کا ابھیاس بھی کر رہے ہیں اُنکے حالات

دہلی چترماسہ میں معلوم ہوئے اور اُن کے درشن کرنے سے میں عرض کرسکتا ہوں کہ شری گورو جی کے یہ بھی کسی دن جین دہرم کے پرچار کرنے میں بڑے نامور ہوں گے اور یہاں شری مہاتپشوی شری سندر لال جی مہاراج نے ۴۰ دن کا اور شری مہاتپشوی کیسری چند جی مہاراج نے ۹ دن کا برت محض گرم پانی پیکر کیا اور بجیرنگی تپشیا بھائیوں نے بھی کری اور بیز اور اور سادھوؤں نے بھی بیلے تیلے واٹھائی برت کئے۔ شری پوج جی مہاراج نے بھی والکھیان دیتے ہوئے کئی بار بیلے تیلے برت کئے اور پارنے کے دن کئی ہزار روپیہ دان پن اور جیو دیا میں بھائیوں نے خرچ کرے۔ مہاراج بیکانیر کے دیوان صاحب بھی معہ کٹم کے درشنوں کو آئے اور بھی اہلکار و عہدے داران ریاست اُپدیش میں آئے اور بڑے خوش ہوئے اور اِن سے تعریف کرنے لگے۔

اشعار

جین کے اجڑے ہوئے گلشن کا وہ بلبل ہے تو

پُر درد تیری آہ سے جوہر بشر خاموش ہے

جین درشن جانا سب نے یہ تیری تقریر ہے

اور دنیا کو جگا یا دل ترا پُر جوش ہے

علم منطق کا سوامی ہر طرف یہ شور ہے

جواہر لال دل میں ہاں ترے روپوش ہے

فلسفہ کرموں کا سن سکے ایشٹ بادی تنگ ہے
اور یہودی اہل مسلم ہر مذہب خاموش ہے
ایسی یکتی اور مدلل کیا تری تقریر ہے
جس سے دنیا میں لیاقت کا تری یہ جوش ہو
وہ بریہب گون جس کا سیوگ یہ جواہر لال ہو
توصیف اس کی میں برادر ؟ آس ہی خاموش ہو

یہاں پر سدھ دھرم پریمی سیٹھ لکھمی رام و سیٹھ بہادر مل وغیرہ صاحبان نے کثیر تعداد میں باہر سے آنے والے بھائیوں و بائیوں کی قابل تعریف تواضع کری۔ چنانچہ دہلی والے لالہ اندر چند جی وغیرہ جوہری صاحبان نے مجھسے بھی اُن کی تعریف کی تھی ہوا اور جین لوگوں نے بھی حسب فیصلہ ذیل سوالات کے اطمینان بخش جوابات سے بھائیوں کو مہاراج شری نے جینی بنا کر اُن کو سامائیک کرنے کا نیم دلایا اور سیٹھ بہادر مل وغیرہ کو گیان کے ہتو کر سے بھی سکھلائے آپ نے اُن کو بھی سُوکش دھارگی بنائے اچھوتوں کا بھی اُدّھار کیا استری سماج کا بھی سدھار کیا۔ ماتا و سید و دیوی کے پوجنے وغیرہ کا بھی اُن کو عہد کرایا اور چربی آمیز ولیسی کپڑا اور ریشمی بنا ہوا بھی پہننے کا عہد کرایا۔ غرض دھرم کا اچھا پرچار ہوا۔

منسٹر (س) شری پوجیہ جی مہاراج جین شاستروں میں بھی بڑی گیا شنک بھری ہوئی ہیں۔ اِن میں سے انادی گنت کا حساب بالکل سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ انت اور ساگر پریان کو ثابت کرنے میں کنوے

کا دِرشٹانت (نظیر) دیا اور پھر کہہ دیا کہ نہ ایسا اب تک کسی نے کیا اور نہ آئندہ ہی کوئی کرے گا۔ پس ناممکن بیان کیسے مانا جاوے۔

(ج) پیارے سترو ذرا وچار کو کام میں لاؤ تو جین گنت کا حساب سمجھ میں آجائے گا۔ بہت سی باتیں سمجھ میں نہ آسکنے پر بھی آگم (شاستر) پرمان ہونے سے ضرور ماننی پڑتی ہیں ایسا کوئی بھی مذہب نہیں جسمیں شاستر پرمان نہ مانا ہو ایشور سدھی اور سرشٹی (مخلوقات) کی اتپتی وغیرہ آپ لوگوں نے بھی ایسے ہی مانی ہے۔ اب میں لکھتا ہوں۔ کہ جین مت میں گنت کے دو بھید لوک اور الوک ہیں۔

لوکک گنت کے۔ ماپ، ترازو، رتی تولہ، پیمانہ گنتی وغیرہ چھ بھید ہیں اور الوکک اماو ہارن گنت کو کہتے ہیں اور اس کے سنکھیا و اپما دو بھید ہیں جن کے جگھن۔ مدہم۔ اتکرشٹ تین تین بھید (قسمیں) ہیں۔ اور اسنکھیات کے پرتیا ([illegible]) یوکتا ([illegible]) اور اسنکھیا اسنکھیات تین بھید ہیں اور اننت جس کے پرتیا یہ لوکتا۔ اننتا اننت تین بھید ہیں اور ہر ایک کے تین تین بھید جگھن۔ مدہم۔ اتم ہیں۔ پس سب بھید اکیس ہوئے ان سب کا مفصل حال جین شاستروں سے جان لیں۔

(س) لوک کا حال بھی بتلانے کی کرپا کریں۔

(ج) لوک کی اونچائی چودہ راجو موٹائی اتر دکھن سمتوں میں ہر ایک راجو اور پورب پچھم میں چوڑائی مول میں سات راجو اور سات راجو کی اونچائی پر ایک راجو۔ اور ساڑھے دس راجو کی اونچائی پر پانچ راجو ہے اور آخیر میں ایک

راجُو ہے۔ حساب لگانے سے لوک کا رقبہ (چھیترپھل) ۳۴۳ راجو ہوتا ہے
یہ لوک چاروں طرف سے تین بات بلے سے گھرا ہوا ہے۔ یعنی گھن ودھی
بات بلیہ۔ گھن بات بلیہ و تنو بات بلیہ ایک دوسرے کے سہارے (ادھار)
ہوتے ہوئے اکاش کے آشرے ہیں۔ اور اکاش بذات خود سب جگہ
ہے اِن تینوں بات بلوں کی موٹائی مختلف طور پر ہے اور لوک کے سب سے
اُوپر کی مُوٹائی گھن ودھی بات بلیہ کی دو کوس۔ گھن بات بلیہ کی ایک
کوس اور تنُو باتِ بلیہ کی ۱۵۷۵ دُھنش کی ہو۔ اس لوک کے درمیان
میں ایک راجو چوڑی اور ایک راجو لمبی اور چودہ راجُو اونچی ترس ناڑی
ہے۔ جس میں ترس (چلنے پھرنے والے جیو) رہتے ہیں اس سے باہر ایک
ایک اندری جیو ہیں۔

جڑ سے سات راجو تک یعنی چیترا پرتھوی تک ادھو لوک ہو۔ اسمیں
سات نرک ایک دوسرے کے نیچے ہیں۔

مدھیہ لوک ۔ اُدھو لوک سے اُپر ایک راجو لمبا ایک راجو چوڑا اور
ایک لاکھ چالیس یوجن اُونچا مدھیہ (درمیانی) لوک ہے اس کے بیچ گولا کا
ایک لاکھ یوجن چوڑا جمبو دُویپ ہے اس دویپ کو کھائی کی طرح محیط
کئے ہوئے گُولا کار لون سمندر ہے۔ اس سمندر کی چوڑائی سب جگہ دو لاکھ
یُوجن ہے اس سمندر کے چاروں طرف اس کو گھیرے ہوئے دہات کی کھنڈ
دویپ ہے۔ جس کی چوڑائی ہر جگہ چار لاکھ یُوجن ہے۔ اس کو گھیرے ہوئے
گُولا کار دہات کی نام کا سمندر ہے۔ جس کی چوڑائی آٹھ لاکھ ہے۔ اس کے

آگے گولا کار پشکر دویپ ہے۔ اِس کی چوڑائی ۱۶ لاکھ ہے اسی طرح سے
ایک دوسرے کے آگے بے شمار دویپ و سمندر ہیں۔ جن کی چوڑائی دوگنی
ہوتی چلی گئی ہے۔ اور آخر میں سُنبھورمن سمندر ہے جس کے چاروں کونوں
میں زمین ہے اور ماسن اُتر پربت سے پشکر دویپ کے دو برابر حصے ہوگئے
ہیں اور جمبو دویپ و دہات کی کھنڈ اور آدھے پشکر دویپ میں منش رہتے
ہیں اور اس سے باہر ترینچ اور ستھاور جیو رہتے ہیں۔

اُردھ (اُپر کا) **لوک**۔ سمیرو پربت کی چوٹی سے لوک کے آخر تک
کے چھتر (مقامات) کو آخری لوک جس کے دو حصے کلپ اور کلپاتیت
ہیں کہتے ہیں۔

کلپ میں سودہرم۔ ایشان وغیرہ ۱۶ سورگ ہیں اور ان میں
دو دو سورگوں کے جگل ایک دوسرے کے اوپر ہونے سے ۱۲ سورگ بھی
کہلاتے ہیں اور بہون باسی۔ بنیتر۔ جوتشی۔ بیمان باسی۔ چار قسم کے دیوؤں
میں بہون باسی و بنیتر نیچے لوک میں رہتے ہیں اور جوتشی دیو پانچ قسم کے
ہوتے ہیں۔ جو پرتھوی سے ۷۹۰ یوجن اوپر کی طرف اور ۹۰۰ یوجن
موٹائی میں رہتے ہیں اور پورب پچھم کی طرف لوک کے آخر تک اور اُتر دکھن
کی طرف ایک راجو پرمان رہتے ہیں۔ سمیرو پربت سے ۱۱۲۱ یوجن یعنی منش لوک
تک جوتشک دیوؤں کے بمان ہمیشہ سمیرو پربت کے چاروں طرف گھومتے ہیں
اور اُس کے باہر مقیم ہیں اور باقی کلپ باسی دیو سورگ میں رہتے ہیں اور
سورگوں کے اُوپر کلپاتیت میں نو گریوک ہیں اُن کے اُوپر نو انودش بیان ہیں

اور اُن کے اُپر پانچ انوتر بمان ہیں اور لوک کے آخر میں سدھ سلا ہے اس کے اُپر تنوبات بالیہ میں مکت جیو (نجات یافتہ روحیں) براجمان ہیں۔

نوٹ: جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن کا چوڑا گول اور پورب پچھم کی طرف سمندر تک ہے اور اِس کے چھ پربتوں سے دکھن میں۔ بھرت، ہموت، ہری چھیتر اور اُتر کی طرف ایراوت۔ ہیرنیہ وت ([illegible]) رمیک چھیتر ہو گئے ہیں۔ بدیہہ چھیتر بیچ میں ہے۔

بھرت چھیتر کی چوڑائی ۵۲۶ ۶/۱۹ یوجن یعنی جمبو دویپ کی چوڑائی کا ۱۹۰ بھاگ ہے بشرح حالات جین شاستروں سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ نیچے دیکھو تین لوک کا نقشہ۔ ان جوابات سے وہ بڑے خوش ہو کر جین دھرم کے قائل ہوئے۔ غرض چترماس کال بڑے ہرش و امنگ سے گزرا۔ بعد میں چند مقامات پر دھرم پرچار کرتے ہوئے مقام سردار شہر چترماس کرنے پدھارے۔

نمبر ۳۴:- چترماسہ سمبت ۱۹۸۰ میں مقام سردار شہر ریاست بیکانیر ہوا۔ یہاں شری مہاراج کی قابلیت و علمیت کی تعریف سُن کر چند نوجوانوں نے عرض کیا کہ شری مہاراج ہم اَنادی کال سے دنیا میں کس وجہ سے جنم مرن کی بپتا سہن کر رہے ہیں۔ شری مہاراج نے فرمایا کہ اس کا خاص سبب متھیات (اعتقاد باطل) ہے۔ اور جب پن کے اودے سے انتان بندی کشائر کی چوکڑی کا ناش ہوتا ہے۔ تب آتما کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میں کون ہوں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں مجھے جانا ہے۔ اور کس طریقہ سے میری رہائی ہو گی۔

دیکھو بھائیوں چاروں گتی سے اگر بچنا چاہتے ہو تو سمیک درشن (یقین صادق) حاصل کرو۔ جیسا کہ کسی اردو کے شاعر نے کہا ہے۔

نظم

کفر بدظن کے باعث سے ازل سے سخت حیراں ہوں۔
حقیقت میں میں اپنی ہی جہالت سے پشیماں ہوں۔
اگرچہ جذبۂ نفسانی تکبر اور شیطانی
بڑے ہیں دشمن جانی نہیں اِن سے پریشانی
کہ میرے سر پہ سایہ ہے شفیق علم صادق کا
بھروسہ کامل ہے مجھکو ہی طبیب حاذق کا
کہ دوزخ دور ہوتی ہے اسی کی نظر شفقت سے
ملے ہے باغ جنت بھی اِسی کے فضل و رحمت سے
یہ نفرت کو مٹاتا ہے دلوں سے سب رفیقوں کی
غلاظت چاہے کیسی ہوے جسمانی فقیروں کی
جو ہر زمرہ کے لوگوں میں جتاتا ہے صداقت کو
ہر اک ذی روح سے کرتا ہے حبت کو
نجات ابدی کے ملنے میں جو جو کبھی رکاوٹ ہیں
کہ جذبوں کی دکھاوٹ اور کفرانہ بناوٹ ہیں
سبھوں کو یہ مٹا کر کے دکھاوے دھرم کی عظمت

رہائی بخش دے آفت سے دیوے روح کو جنت
یقین صادق سے بڑھ کرکے نہیں کوئی بھی طاقت ہے
کہ جنت کیا نجات ابدی دلانا اُس کی شوکت ہے
عمل میں ایسی طاقت ہے کہ جس سے کام ہوں سارے
کہے ہے داس یہ سب سے سنو دل سے میرے پیارے

ایسے پُر اثر اُپدیش سے بھائیوں نے آتم اناتم کا سروپ سمجھا جس سے کسی نے پانچ انو برت لیئے۔ اور کسی کسی پن دان نے مہا برت ہی لینے کا نشچے کیا۔ اور شری مہا تپشوی کیسری چند جی مہاراج نے ۱۷ دن کا برت محض گرم پانی پیکر کیا۔ اور بھی سادھو مہاراج و شراوکوں نے تپ کیا۔ اور پارنے کے دن دان پن اور جیودیا بھی خوب ہوئی۔ اور تیرہ پنتھی بھائیوں کو شری مہاراج نے جیودیا کا اصلی سروپ سمجھا کر سمیکتی بنایا۔ اور درشنوں کو آنے والے بھائیوں کی خاطر تواضع بھی خوب ہوئی۔ غرض چترماس کال میں ہر طرح کا لابھ حاصل کر۔ اجین لوگوں نے بھی شری مہاراج کی اس طرح تعریف کی۔ مسدس

وہ سوامی جس نے سوتوں کو کر دیا بیدار
وہ سوامی جس نے تتوں کا کر دیا اظہار
وہ نامی جس نے علماؤں میں پایا ہے وقار
وہ نامی جس نے بیشوؤں کی دیسے سنی پکار
جس نے دکھایا سب کو ہے راہ مکتی کا
اور بھر دیا دلوں میں ہے نور شکتی کا
ہر نفس کا تحفظ بتا دیا ہے زیبا
سمجھا دیا کہ منتر نموٹ ہے سب میں یکتا

دیکھو ہر اک تتوں میں عیاں ہو اُسکا جلوہ ٭ بھگون کی بانی نے یہی نقشہ ہے اُسکا کھینچا

جس نے جپا ہے اسکو ہے چکرتی پدکو پایا

پرمانند ہے پایا ہے جس نے اِسکو گایا

دکھا دیا کہ مکتی اُن کو نہیں ملے گی ٭ کہ دل میں جگہ نہیں ہو جنکے گیان گُن کی

تینوں کرن سے جو بھی کرتے ہو نہ نیکی ٭ ازل سے تا بہ ابدی سنہری نیم یہی ہی

گورو کی نصیحتوں نے جلوہ دکھائے اپنا

کہ سب کو جگا دیا ہے ڈنکا بجا کے اپنا

اودیکھو جو اہر نامی کیسا ہے نام اُسکا ٭ کہ وہ تتوں کو منسا ما دیکھو ہے کام اُسکا

فسانہ ہے زباں پر ہر صبح و شام اُسکا ٭ کہ جس سے ہوا سبھوں کا دل بھی تو رام اُسکا

بھگون اب دا س کو بھی یقین ہے

کہ علم و یقین صادق کی جس سے تلقین ہے

غرض اس طرح سے جین دہرم کا بڑا پرچار ہوا۔ اور پھر بعد چترماسہ بہت سے مقامات پر دہرم پرچار کرتے ہوئے مقام چورو چترماس کرنے پدہا رے،

نمبر ۳۸: چترماسہ سمبت ۱۹۸۲ میں مقام چورو ریاست بیکانیر (راجپوتانہ) ہوا یہاں ویش اگروال صاحبان کی آبادی زیادہ ہونے سے متھیات کا بڑا زور ہے۔ اکثر جینی بھی اُن کے رواج کے پابند ہو رہے ہیں۔ تیرہ پنتھی شراوکوں کا بھی اس طرف زور ہے۔ مگر شری مہاراج کے پُر اثر اُپدیشوں یعنی مفصل ذیل سوال و جواب سے دیا دہرم کا اصلی سروپ جان سینکڑوں تیرہ پنتھی

نوٹ: منو کا منتر کی شُدھ دل سے جپنے و سُننے سے ہشیار پرانی دنیا سے پار ہو گئے ہیں (دیکھو جین شاستر)

بھائی بیچے جلینی ہوئے۔

سوالات

(۱) کسی کے گلے میں لگی ہوئی پھانسی کو کاٹ کر اگر کوئی اُسے بچا دے تو وہ پن ہے یا پاپ۔

(۲) اگر باڑے میں آگ لگ جانے سے گائیں جل رہی ہوں تو آگ کو بجھا کر۔ یا پھاٹک کھول کر اُن کو بچانا دھرم ہے یا پاپ۔

(۳) کسی دین دُکھی کو دیا بھاؤ سے کچھ دینا دھرم ہے یا پاپ۔

(۴) کسی نردوش بچے کے پیٹ میں کوئی چھرا مار رہا ہو تو اُسکا بچانا دھرم ہے یا پاپ

(۵) کسی کو کنوئے یا گڑھے میں گرتے ہوئے بچانے میں پُن ہے یا پاپ۔

(۶) گربھ ونتی ستری (حاملہ عورت) کا بھوجن کھا کر اُس کی حفاظت کرنا دھرم ہے یا پاپ۔

شری مہاراج نے جواب دیا کہ تم خود ہوشیار ہو معمولی شخص بھی انکا پھل جان سکتا ہے کہ سوائے دھرم کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جس کے جواب میں پھر اُنہوں نے کہا کہ کیا جین سدہانت یہی کہتا ہے۔ مہاراج نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی بتلاتا ہے اور تمہارے سادھو جو سوتروں کے حوالہ سے اُنکا جواب پاپ بتلاتے ہیں وہ اُس کا مطلب سمجھے نہیں ورنہ سوتروں میں کہیں ایسا نہیں لکھا کیونکہ ہمارے اور تمہارے سوتر ایک ہی ہیں۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ شری مہاراج ہم ابھی کا نرنے اپنے مہاتماؤں سے بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ سب اپنے مہاتماؤں کے پاس آئے اور سوتروں کے حوالہ سے ثابت کرنے سے انکار جان سب

پھر پوج جی مہاراج (جواہر لال جی) کے پاس آئے۔ جنہوں نے گیان چارتر کا سرتو و میلوں و یوگیوں سے اُن کو بتلایئے۔ و یادھرمی بنائے۔ جس سے اُن میں سے ودیارتھی بھائیوں نے گیان درشن کی جدائی کا شکوہ (ملال) ظاہر کرتے ہوئے اُن کے حاصل ہونے کی خوشی کا اظہار کیا۔

اشعار

اگرچہ کفر سے اب تک ہوا دل کو بہت صدمہ — غنیمت ہے مگر خود کو جو پہچان کرتے ہیں
یقین و علم صادق تم ذرا تو سوچ لو دل میں — تمہاری اُلفتوں کو یاد ہم ہر آن کرتے ہیں
تمہیں اب سوچ لو دل میں تمہاری چشم پوشی ہے — ہمارا اب کوئی بھی تو نہیں سمان کرتے ہیں
تمہاری بے مروت نے کیا ایسا ستم برپا — ہمارے خانۂ دل کو عدو ویران کرتے ہیں
ہمارے اور تمہارے میں نہیں ہے فرق بھی بالکل — اسی سے اپنا اک جوہر تمہیں پہچان کرتے ہیں
تمہارے ہی تو ملنے سے ملا اعزاز یہ ہم کو — کرودھ و مان مایا کی نہیں کچھ شان کرتے ہیں
کہو دشمن کے لشکر کو کہ جلدی سے نکل جا تو — وگرنہ تم کو زخمی اور بڑا حیران کرتے ہیں

فتح پالینے سے دشمن پر ہوا جو خود کا نظارہ
تو بکیس داس بھی اپنا پرم کلیان کرتے ہیں

غرض اس کے بعد شری مہاراج کی سب نے مل کر تعریف کی

نظم

شکر بھگوان ملا ہم کو یہ کامل پیر ہے ایسا — کہ ہوا روشن دلوں میں جس نے جلوہ دھرم کا کیا
کرو خدمت نہ کیوں دل سے پھر ایسے پیر کی پیارے — کہے ہے داس یہ سب کہ جس سے کام ہوں سارے

اور چترماس کال بڑے آنند سے پورا ہونے سے جگہ بجگہ دھرم پرچار کر ریاست بیکانیر پدھارے۔

نمبر ۹۳:- چترماس مقام ریاست بیکانیر (راجپوتانہ) ہوا۔ یہاں کی جین برادری کی تعداد کافی ہونے سے جین سادھو مہاراج اکثر یہاں آتے رہتے ہیں۔ لیکن شری مہاراج کی عالمانہ تقریر و اُپدیشوں سے بھائی بوجہ سابقہ واقفیت کے خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ چند عالم فاضل اہلکاروں کے درد دل کا علاج پوچھنے سے شری مہاراج نے اس طرح سمجھایا۔

نظم

دل اپنا صاف کر کے اک باغ تو لگائیں — جس ہی پھر اپنی ہستی فردوس کر دکھائیں
خود داری کے نہالوں کو اس میں لگائیں ایسے — بڑھ بڑھ کے جس سے وہ سب لطف و نیں پھر ہمائیں
توحید کی قلم پھر اُن میں لگائیں ایسی — آ نبیے پھول پھل کے اک لطف ہم اٹھائیں
ایسی کریں حفاظت جذبات کی ہوائیں — آلے بھی نہ پائیں اور چلنے بھی نہ پائیں
آئیگا لطف ایسا کہ دل کو سرور ہو گا — کہل کھلکے سارے غنچے جو اپنا رنگ کہائیں
عارف تمام پھر تو صحن چمن میں آئیں — ہو ہو کے مست خود ہی نغمے خودیکے گائیں
چھپنے جیا نہیں خوشبو اس باغ کی گلو تکی — دل سب کے دیکھنے کو اس باغ کے لبھائیں
مکتی کا پانا پھر تو آسان ایسا ہو جا — محروم اس چمن سے ہرگز بھی ہم نجائیں

پھر جہاں سے تم کبھی اے واس پار اُترو
پھر دل سے مل کے ہم سب خوشیاں بڑی منائیں

غرض شری مہاراج کی ایسی پُر اثر تجویزوں سے سب نے موثر ہو کر تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ شعر

مصیبت سو بچانا اور جھگڑو نکو مٹانا جنت کو دلانا یہ سوامی کا کام ہے

غرض یہاں کے بہت سے اجین جینی ہوئے اور بھائیوں و بائیوں نے بلکر قابل تعریف تپشیا کی اور سادھو مہاراج نے بھی تپ کیا۔

اور یہاں تپسوی شری فوج مل جی مہاراج نے ۹۸ دن کا برت کیا پارنے کے دن۔ دان پن کرنے کے علاوہ جیو دیا بھی قابل تعریف سیٹھ بہرو دان جیٹھمل وغیرہ بھائیوں نے کی اور سیٹھ صاحب نے ایک معقول رقم دان دیکر جو دیا۔ و بیٹھکالیہ وغیرہ بیکانیر میں جاری کئے ہیں اور طرح طرح کی اخلاقی و روحانی پُستکیں بھی چھپوائی ہیں جن کو پڑھنے سے میں کہہ سکتا ہوں کہ واقعی سیٹھ صاحب کو اس سماج میں ایسا کام کرنے کا پہلا ہی موقعہ ملا ہے۔ میں ان سے دہلی میں ملنے کی وجہ سے یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جیسے یہ جین اسوال قوم میں پہلے دان بیر ہیں ویسے ہی دھرماتما دگمبھر بھی ہیں۔ بیس ہزار روپیہ سالانہ آمد کی جائداد اور سود کا دان کرنے پر بھی آپ ہر ایک شخص سے بڑے اخلاق اور محبت سے ملتے ہیں۔ کسی قسم کا بھی ابھیمان نہیں میرے خیال میں سادھو مارگی جین اسوال قوم ان پر اور سادھو مارگی جین اگروال قوم کو دان بیر سیٹھ جوالا پرشاد صاحب کی ذات پر خاص فخر ہے کیونکہ انہوں نے بھی پچاس ساٹھ ہزار روپیہ شاستر دان میں خرچ کرنے کے علاوہ سینکڑوں غریب بھائیوں کے ساتھ میں سلوک کیا ہے۔ اور قوم کے اناتھالو ودیالو

لدھیانہ وغیرہ میں برابر آپ دان دیتے رہے ہے اور دے رہے ہیں۔ چنانچہ جینڈر
گورو کل اینچ کولا کے جو کہ ریاست پٹیالہ (پنجاب) میں ہے۔ آپ ہی جنم داتا
ہیں آپ نے اس میں چار پانچ ہزار روپیہ لائبریری کھولنے و کمرے کے بنتے
کے لئے دیا ہے۔ آپ نے شری امولک رشی جی مہاراج کے چترماسوں
میں مختلف مقامات دکھن میں جا کر قابل تعریف دان دیا ہے۔ جسکی تشریح
شری مہاراج کی لائف اُردو میری لکھی ہوئی میں موجود ہے۔

آپ بہی قوم میں باوجود خاص دانی ہونے کے بڑے خلیق اور
دور اندیش ہیں۔ کیونکہ مجھے آپ سے ملنے کا چند مرتبہ دہلی وغیرہ مقامات
پر موقع ملا ہے۔

غرض یہاں کا چترماسہ ایسے ہرش سے گذرا کہ سینکڑوں اچھوت
لوگوں کو جین دھرمی ہونے کا موقع ملا۔ شری مہاراج نے اُن کو جینی
بنا کر بیر بھگوان کا اودیش پورا کیا پھر بعدۂ چند مقامات پر دھرم پرچار
کرتے ہوئے دہلی چترماسہ کرنے پدہارے۔

نمبر ۴۷:۔ چترماسہ سمبت ۱۹۸۸ میں مقام شہر دہلی چاندنی چوک (مہابیر جین
بہون) میں ہوا۔ دہلی والوں نے شری مہاراج کے پدہارنے سے بڑی ہی
خوشی منائی۔ میں نے بہی اُن کے آنے کی بدہائی کی کوتیائیں۔ (نظم
استقبالیہ) ناگری میں بنا کر سبھا میں سُنائیں اور اخباروں میں چہپوا دیں
اور اسی طرح سے گاسے لگا ہے باہر سے آنے والے بہائیوں و بندہ
نے بہی چترماسے میں اُردو و ناگری کی کوتیائیں بنا بنا کر سبھا میں سنائیں

شری مہاراج کے اُپدیشوں میں قابل جین اجین ودوان۔ بی اے وایم اے۔ وکیل و بیرسٹر۔ ڈاکٹر۔ سنسکرت و سائنس کے ماسٹر و پروفیسر کالج و بڑے بڑے عہدے داران اور خاص خاص مولوی و پادری اور پنڈت و پنیار آجاتے۔ اور مارواڑی سیٹھ و ساہوکار و بیوپاری وغیرہ وغیرہ صاحبان آتے اور پرشن و اُتر (سوال و جواب) کر کے اس طرح تعریف کی۔

نظم

علم صادق کا تو اُپدیش ہو ہوتا ہے ظہور ۔ ہم سبھوں نے یہ بات کری ہے منظور

ایسی منطق و ذہانت کا ہو تو ہی مظہور ۔ اہل دہلی سب سے زیادہ ہوئے ہیں محظوظ

مقام ریاست جودھپور۔ جے پور۔ اودے پور۔ اندور۔ رتلام۔ بیکانیر مالوہ وغیرہ پرانت سے بڑے بڑے سیٹھ اور پنجاب و یوپی نے بھی بہت سے مقامات سے ورشنوں کو جین اجین یہاں آئے اور شری پوجیہ علمی چند جی مہاراج کے جین متھ مندل کی تین میٹنگ بھی یہاں ہوئیں۔ اور بھارت ورشیہ جین کانفرنس کا سالانہ جلسہ بھی بیاور یا دہلی ہونا قرار پایا اور اسی موقعہ پر شری مہابیر جین ودیالیہ سبزی منڈی دہلی کا سالانہ جلسہ بھی ہوا جس میں دہلی کے جوہری صاحبان نے قریب چھ سات ہزار روپیہ کے دان دیا۔ جس میں لالہ کپور چند و بھیرو مل وغیرہ کا نام اس وجہ سے قابل اظہار ہے کہ ان کی کوشش سے تین ہزار روپیہ لالہ پیارے لال صاحب جین مرحوم کے ترکہ سے ودیالیہ کو ملا۔ اور لالہ رتن لال پارکھ نے علاوہ بذات خود ایک ہزار روپیہ دینے

کے مذکور بالا رقم کے ملنے میں بھی خاص کوشش کری۔
اسی طرح سے ایک ہزار روپیہ لالہ اندر چند جی جوہری نے دیا اور تین سو روپیہ لالہ پھول چند جین دہلی کناری بازار اور سو روپیہ لالہ امانت رائے بالک رام جین بزاز دہلی والے نے دئے باقی مختلف طور سے آئے۔
شری مہاتیشوی کیسری چند جی مہاراج کے برت اہم دن کے پارنے کے دن قریب ایک ہزار روپیہ کے چندہ ہوا۔ جس میں لالہ اندر چند جی نے خاص حصہ لیا۔ اور اس میں سے ما ۵۰۰ روپیہ بنگال کے قحط زدگان کی مدد کو بھیجا اور باقی سے غریبوں کو دودھ پلایا و گائے، بچھڑے، بیل وغیرہ سینکڑوں کی تعداد میں چھوڑائے گئے۔ اور شری مہاراج کے اُپدیش سے بہت سے بندروں کی حفاظت بھی کری گئی جو کہ بحیال حفاظت شہر میونسپلٹی دہلی کی طرف سے ٹھیکہ دار کے ذریعہ سے باہر بھیجے جاتے تھے یعنی اُن کو اطمینان کے ساتھ اُن اُن جنگلوں میں پہونچائے گئے جنہیں ان کا گذارا آسانی سے ہو سکے۔ اِس میں لالہ بابو لال جوہری کا جو سنسار سے اُو داسین پرنامی بھی ہیں۔ نام قابل الذکر ہے۔
علاوہ ازیں کورسموں میں بھی بہت کچھ اصلاح ہوئی۔ بازاری چیزوں کے کھانے اور دیگر ملکوں کے کپڑے و دیگر چیزوں کا بھی بہت کچھ تیاگ ہوا۔ اور بعض بعض نے محض ہاتھ کا کتا اور بنا ہوا کپڑا ہی پہننے کا بچن دیا بعض بعض نے شراوک کے بارہ برت لئے اور کئی اوداسین پرنامی ہو سنجمی ہونے کو بھی تیار ہوئے اور شری سادھو مہاراج و شری ستی جی

مہاراج او شراوک و شراؤکاوں نے بہت سیلے تیلے اٹھیاں تک بہت کریں
اور پریوشن پرب میں اُپدیش میں اسقدر لوگ اور باہر کے جین اجین بھائی
آتے تھے کہ مہابیر بھون کا بہت بڑا وسیع ہال لبالب بھر جاتا تھا۔ بمشکل
سے ملتی تھی۔ اور باہر سے درشنوں کو آنے والے بھائیوں کی خاطر تواضع
بھی جین سنگ دہلی کی طرف سے ایسی خوبی سے کی گئی کہ جس کی تعریف باہر
والوں نے خود کری۔ اور شری پوجیہ جی مہاراج میں متحمل مزاجی و بُردباری
اور انکساری وغیرہ اوصاف ہونے سے سب قوموں کے بھائی اُن کے
چشمۂ فیض سے فیضیاب ہوتے جس سے جین دھرم کی بڑی پربھاونہ
ہوئی۔ چنانچہ لالہ سلطان سنگھ رئیس بڑوت اور لالہ نیادر مل جنڈیالی والے
اور لالہ بنارسی داس ہلواڑی والے اور امانت رائے وبیش راج سنیروالے
والے اور لالہ چتر سین و ماسٹر بشمبر داس جھنجانے والے و لالہ رام ناتھ اگرسیہ
برپٹے والے وغیرہ وغیرہ بھائیوں نے جمنا پار پدھارنے کی بڑے پریم
سے مہاراج سے درخواست کری۔

غرض چار ماہ بڑے ہرش و آنند سے گذرے اور بعد چترماسہ شری پوجیہ جی
مہاراج معہ سب سنتوں کے جمنا پار بڑوت کاندھلہ وغیرہ کی طرف پدھارے
اور وہاں کے ہزاروں جین واجین کا اُپکار و کلیان کیا۔ اہنسا دھرم کا تو ایسا
پرچار ہوا کہ سینکڑوں کاشتکاروں اور زمینداروں نے حقہ تک پینا چھوڑ دیا
اور ہنسا سے بچنے کے لئے اپنے سب کام بڑی ہوشیاری سے کرنے کا
عہد لیا۔ غرض شری مہاراج جہاں کہیں بھی جاتے وہاں کے سینکڑوں کی

تعداد میں بھائی مہاراج شری کا سواگت کرتے ہوئے پھولے نہ سماتے ہیں
یہ انتہیر یہ جنک ورشیہ (تعجب خیز نظارہ) ہیں نے بچشم خود دیکھا ہے جس
سے میں اور میرے دوست شری مہاراج کے مختصر حالات واپدیش
پبلک کی آگاہی کی غرض سے۔ علاوہ اردو کے ناگری و انگریزی میں
بھی جیون چرتر کی شکل میں چھپوانے والے ہیں۔
چنانچہ اس اردو کی لائف صفحہ ۱۶۲ کی دام بھی بخیال پرچار لاگت
سے کم رکھے ہیں۔ تاکہ گیان کا پرچار ہو۔ شری مہاراج کی قومی و ملکی ہمدردی
کو ان کی لیاقت علمی و جوش دلی نے خاص طور سے زینت بخشی ہے جس کا
ثبوت ہر قوم کے اہل علم کا ان سے خاص طور سے دلچسپی رکھنے سے بخوبی
ظاہر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دہلی و باہر کے عمر رسیدہ جین اجین شخص یہ کہتے
ہیں کہ یہ پُر فضا بہار جو ان چار مہینوں میں رہی وہ ہم نے تو آج تک نہیں
دیکھی۔ پس ہم ایسے پاک و پوتر مہاتماؤں کی جتنی مہا و استوتی کریں
وہ کم ہے۔

شری پوجی جی اور اُن کے ششوں (مریدوں) کی تعریف

آج خوشدل ہمکو آتی ہیں نظر یہ ہستیاں
انکی رحمت گستری سے پرامن ہیں بستیاں
انکے چہرے پر ریاضت کے نشاں ہیں سب عیاں
انمیں ملتے ہیں فقیری کے بھی نام و نشاں

در اصل بھگوان کا یہ اُنمیں سارا نور ہے
کیا کریں تعریف اِن کی جب زبان مقصور ہے

اُنکے ہاتھوں میں ہدایت کی وہ شمع پُر نور ہے — روشنی سے علم کا گھر بھی جس سے ہو معمور ہے
رنج و غم کی جو سیاہی وہ بھی ہوتی دور ہے — جلوہ بھگون سے بلا شک ہے وہ دل پُر نور ہے

اِن کی عظمت کا فسانہ کس طرح ہم کہہ سکیں
توصیف اُن کی جب کہ ہم سب ملکر بھی نہ کر سکیں

اس طرح سے جبکہ اُن سے ہو گیا ہے اعتراف — علم خود نے پھر بتایا راہ جنت صاف صاف
موہ ظالم نے کیا ہے پھر دلوں سے انحراف — جلوہ سچ کا بھی دلوں میں ہو گیا ہے انکشاف

جو ازل سے ہیں مصائب مرنے جینے میں سہیں
دور ہونے سے اُنہوں کے سب ادب ہی ملیں

سب مصائب سے بچانے کے لئے یہ ہیں رفیق
سچ تو یہ ہے سب سے بڑھکر ہیں ہمارے یہ شفیق
راز مخفی کے عیاں کرنے کو ہیں مرشد اتیق
اِن سے بڑھکر دین و دنیا میں نہیں کوئی لئیق

شکر بھگون داس کے بھی دل میں جلوہ ہو گیا
دشمنوں کا سارا لشکر خواب ابدی سو گیا

(۱) شاعر کہتا ہے کہ آج جو میں فقیری اوصاف سے موصوف شخصوں کو دیکھ رہا ہوں در اصل یہ سب کرامات ایشوری ہے۔

(۲) سب کرم دور یعنی چار گھاتیاں کرم ناش ہونے سے باقی چار بھی برائے نام باقی ہیں۔

سمپادک کی آخری پرارتھنا

اب میں شُدھ دل سے اپنے دیو. گورو اور دہرم پریمی بہائیوں کو دہن باد دیتا ہوں کہ جن کی کرپا ورشٹی کے کارن مجھ جیسے الپ شکتی و تچھ بدہی سے یہ مہان کاریہ نرگھن پورا ہوا. ورنہ مصرعہ میں کیا ہوں کیا بساط میری۔

صاحبان سچ بات تو یہ ہے کہ نہ میں شاعر ہی ہوں اور نہ کوئی مصنف ہی ہیں نے تو جو کچھ بھی لکھا ہے وہ محض گورو بھگتی سے جین دہرم پربھاونہ کے لئے لکھا ہے۔ اُمید ہے کہ اس سے اخلاقی و روحانی نفع حاصل کرتے ہوئے میری اور غلطیوں سے بھی اطلاع کریں گے۔

میں اب پرارتھنا کرتا ہوں. کہ ہے پربھو مجھ جیسے موہی. موڑھ متی تچھ بدہی الپ شکتی. کا بھی اپکار و کلیان کرو۔

اشعار

تمہیں ہمارے ہو ویدپیارے. تمہیں کروگے علاج میرا
نہیں تو ہرگز نہیں بچوں گا ہے زخم میرا یہ کاری بھگوان
سدا سے دین بندھو اسٹرن شرن سبھی دُکھ ہرن کہائے
پھر واس دُکھیا کی بولدو تو سبب بھلا کیوں بساری بھگونت

اوم شانتی اوم شانتی اوم شانتی

اوم

ضمیمہ الف

فقیرانہ لیاقت وجودت، اور درویشانہ ہمت وعظمت

معزز ناظرین اب ہم آپ کو اپنے بال برہمچاری پوجیہ جی مہاراج کی گمبھیر تا و آتمیک پرونیتا (روحانی علم وکمال) کا مسلمہ عام ثبوت دیتے ہیں۔

کہ آپ نے شری گورو جی مہاراج (پوجیہ شری لال) جی مہاراج کی بموجب حکم پوج ہو کر ہر وقت یہ چاہا کہ جس طرح بہی ہوسے مارواڑی ساؤ ہو دشری حکمی چند جی مہاراج کی سمپردایں) ہر طرح سے پریم وسلوک رہے اور سب ملکر اپنا اپنا کام کریں۔ لیکن زمانہ کی رفتار نازک ہونے سے ایسا نہ ہوا۔ اس وقت بہی شری مہاراج کا سچائی سے وہی خیال ہے۔

دیکھو ناظرین پوج وہی تو ہو سکتا ہے جس کو گورو مہاراج قابل ولایق سمجھکر یگ راج پدوی دیں۔ پس پوج جی مہاراج نے جو ہر طرح سے تجربہ کار اور فقیرانہ نکات میں بہی باکمال تھے۔ ہمارے ہیرو کو ہی تو یگ راج پدوی سمبت ۱۹۷۵ میں بمقام رتلام ریاست دی ہتی۔ لیکن اس کا کیا جواب کہ دوسرا پوج چند ساد ہوں نے اپنا اور بنالیا۔ اگرچہ اس میں بہی قابل وودوان اور

چارتر وان ساد ہو مہاتما ہیں۔ لیکن آچاریہ کے خلاف حکم کرنا کہاں تک درست ہے اس کو منصف مزاج ناظرین خود ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس پر بھی شری مہاراج سب باتوں کو بھلا کر ہر وقت مناسب طریقہ سے پہلے جیسا برتاؤ کرنے کو اس حالت میں بھی طیار ہیں۔ کہ ماڑواڑ۔ میواڑ۔ مالوہ، دکشن پرانت کے زیادہ جین سماج سیٹھ ساہوکار جیسے کہ ریاست رتلام نواسی سیٹھ بردھمان جی۔ جین اسوال اور ریاست بیکانیر نواسی دان ہیر سیٹھ بہیرو وان جیٹھ مل جی جین اسوال۔ اور بمبئی نواسی سیٹھ امر چند جی جوہری وغیرہ وغیرہ وعام پبلک شری مہاراج کو نیار وان سمجھکر اُن کے حکم کو ہر طرح سے ماننے کو طیار ہیں۔ علاوہ ازیں آپ ہر ماہ میں کئی کئی برت کرنے اور ضعیفی میں چار پانچ گھنٹہ روزانہ عام اُپدیش کرنے و شسشوں کو پڑھانے کے بھری سبھا میں اپنی عاجزی کو اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ جس سے سُننے والے اُن پر ہزار دل سے فدا ہو جاتے ہیں۔

چہرہ پہ فقیری کی نورانی چمک اور بزرگی عیاں ہوتی ہے۔ ان کی رفتار و گفتار سے بھی ہر طرح کی دلیری و بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ جس کے لیے آپ کے درشن کرنے و اُپدیش سُننے سے بڑھکر اور کیا ثبوت دیا جا سکتا ہے۔ کسی بزرگ کا قول ہے۔ کہ جادو وہ جو سر چڑھکر بولے۔

آستا بشواش اسگہ ساستا

ہمارے مہاراج کا بشواس ہے کہ یقین کامل دسمیک درشن ہی

نجات ابدی کا دینے والا ہے۔ جیسا کہ دھرم پر بھی اُسی کو تو بیسر جلد ہوتا ہے۔ عقیدت صدق دل سے دھرم کا سیون جو کرتا ہے فی زمانہ اکثر سادھو وتی جی اس شرد ہان میں کمزور نظر آتے ہیں۔ اب ہم ایسے نازک وقت میں اپنے دھرم پریمی بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ میں نے بھی شری مہاراج کے اُپدیش سُنے وہ اُن کے بشواش وشردہان کی دل وجان سے تعریف کرتا ہے۔

چنانچہ مجھے بعض دہلی چتر ماسہ میں بھی آپ کے دو تین ماہ اُپدیش سُننے کا موقع ملا۔ آپ کا جنیشور دیو کی ہمہ تن ہو کر سبھا میں اُستوتی کرنا گُن گانا آتم اتما کا سروپ بتہارت سمجھانا۔ آپ کے سمیک گیانی ہونے کا کافی ثبوت ہے۔ باقی پرناموں کی گتی کو شری سروگ دیو (ہمہ دان) ہی جان سکتا ہے۔

لیکن بیوہار سے نشچے کی سدھی سرب مانی ہے۔ اسی ہنتو پرمان سے میں نے بھی آپ کو یقین دلایا۔ اگر دوستوں آپ کی شردہان میں کسی قسم کا فرق ہوتا تو ہرگز بھی آپ روزانہ اُپدیش میں ونیز دوسرے وقت میں سروگ دیو کے مہاتم بیان کرتے ہیں۔ ایسے مدمست نہ ہوتے کہ اپنے جسم کے کپڑے کی بھی کچھ خبر نہیں رہتی۔ اس حالت میں آپ کو بھگتی کی مجسمہ تصویر کہنا زیادہ مناسب ہے۔ مجھے تو ایسی مستانہ حالت دیکھنے کا پہلا ہی موقعہ ہوا دیکھو کسی بزرگ کا قول ہے۔ **شعر**

وہی ہے عالم و کامل وہی ہر رمز کا ماہر نسیم نام کے جھونکے ہیں جس پر لکھے گلستانیں

آپ نے اپنے دلی بشواش کو ظاہر کرنے کی غرض سے جین قوم کو اس طرح سے مخاطب کیا تا کہ اُن کی عملی زندگی سے۔ بیر بھگوان کا اُودیش عالمگیر ہو جائے

اور عام لوگوں کا دہرم میں سچا بشواش ہونے سے یقین و علم صادق کا پرچار ہو

اشعار

جینیو اب دہرم رکشا کے لئے طیار ہو — بہت غفلت ہو چکی اب خواب سے بیدار ہو
اُڑ رہے ہیں قوم کے پُرزے تمہارے سامنے — حیف ہو قومی عمارت اِس طرح مسمار ہو
باغباں مضبوط ایسے قوم میں پیدا کرو — تاکہ پھر گلشن میں گلچیں کا گذر دشوار ہو

پھر پیاری قوم چمکے بزم ہائے دہر میں
بس اسی پر اسے مہتد رفاقتہ کردار ہو

صفائی قلب

(دل کی پوترتا و نمرتا و عاجزی) کا زندہ ثبوت یہ ہے

کہ میرے سامنے دہلی چترماسہ میں شری مہاراج کے پُراثر اُپدیشوں کو سنکر ایم اے و بی اے وکیل و ڈاکٹروں و ملکی لیڈروں، و قابل قابل علم سنسکرت کے ماہروں و سیٹھ ساہوکاروں اور جین سدہانت کے لائق فائق جاننے والوں نے تعریف کی کہ واقعی آپکا اُپدیش و بہاشن شیلی (طرز تقریر) وہ عجیب و غریب ہے کہ جس سے سادہارن بدہی کا آدمی بھی سمجھ جاتا ہے۔ جین سادہوؤں میں یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔

پھر آپ کو سب نے ملکر کہا کہ شری مہاراج جین سہائیتہ، چنتامنی رتن اور جین نیاے و واکر آپ کو کہنا ہر طرح سے مناسب و زیبا ہے۔ ہمیں اُمید ہے

کہ ہماری رائے سے جین سماج بھی ضرور اتفاق کرتے ہوئے کوئی عملی کارروائی ظہور میں لائے گی۔ کیونکہ موصوف کی عزت کرنا ما نو اُن صفتوں کو ترقی دیتا ہے۔ جو اُس میں موجود ہیں برخلاف اس کے کرنا گویا گورو بھگتی کو بھلانا اور پبلک کو آپ کے علم روحانی و اخلاقی و نتوگیان سے محروم رکھنا ہے جو تہذیب سوسائٹی کے خلاف ہے۔

اِن سب باتوں کو سُنکر شری مہاراج نے جواب دیا کہ میرے میں تو کوئی بھی گن نہیں۔ تم لوگوں کی روٹیاں بھی مفت کھاتا ہوں۔ جس کی مہٹی بیر پہ بھُو سکار دیں وہی دہی ہے۔ یہ محض تمہارا اخلاق اور پریم بھاؤ ہے جو تم ایسا کہتے ہو۔ ورنہ جیسا کہ موسم کون ادہم اگیا تھا ان باتوں کو گورو مہاراج کی سُنکر اور بھی زیادہ سب کے دل میں پریم کا دریا بہنے لگا۔ اور سب نے ملکر کہا۔ مصرعہ ہندستان پر ہووا سر یہ زیب۔

شعر

خاکساری نے بڑھایا ہمانتک اُسکا مرتبہ ۔۔۔ خاکبوسی اسکے در کی آخرش ٹھہری کمال

علوّ عزمی و بلند حوصلگی

یہ انسان میں خاص صفت ہے اس سے ہی ہر کام آسان ہو سکتا ہے موکش بھی اسی سرسبز و پُربہار برکش کا پھل ہے۔

پس بڑے فخر کا مقام ہے کہ یہ بھی ہمارے بال برہمچاری پوجیہ جی مہاراج میں خاص صورت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ جب شری پورن شری لال جی مہاراج

کا پر نوک ہو گیا تو مارواڑی جین سادھو ہمپر دلے میں مخالفت کا جوش پیدا ہوا۔ اور سب شراوگ بھی شری مہاراج کے پوج ہونے کے خلاف ہوئے لیکن آپنے استقلال و ہمت سے اپنا سب کام کرتے ہوئے برابر سب کو اطمینان بخش جواب دیا۔ آخر سچائی کی فتح سب نے مانی ہے۔

چنانچہ مارواڑ، میواڑ، مالوہ پرانت کے جین بھائیوں نے بڑی خوشی و اعزاز سے پوج پدوی شری مہاراج کو مقام ریاست بیکانیر سمبت ۱۹۷۸ میں دی۔ آپ کے ہاتھ میں مقام جل گانوں کے چترماس میں بڑا زخم ہوا۔ لیکن آپ نے اپنے قاعدہ کے بموجب علاج کراتے ہوئے اپنے آچاریہ پد کا کام برابر پورا کیا۔ اس کے بعد آپ کو ریاست بیکانیر و سردار شہر کے چترماسوں و دیگر مقامات سجان گڈھ و چورو وغیرہ میں جین تیرہ پنتھی (فرقہ) کا بڑے زور سے مقابلہ کرنا پڑا۔ وہاں اس فرقہ کی کافی تعداد ہونے کے علاوہ بڑے بڑے سیٹھ و ساہوکار بھی اس میں شامل تھے۔ یہاں تک آپ کو سفر کرتے وقت خوف دلایا گیا کہ آپ اس طریقہ سے جو ہمارا کھنڈن کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ لیکن انہوں نے بیر بھگوان کے اودیش کو پورا کرنے میں کسی قسم کا بھی خوف نہیں کیا۔ اور وچار کیا کہ اگر سچائی کے پرچار میں جان بھی چلی جائے تو کیا پرواہ ہے۔ جیسا کہ کسی بزرگ کا قول ہے۔

شعر

پھرتا ہے سیل حوادث سے کہیں مردوں کا منہ
شیر سیدھا تیرتا ہے وقت رفتن آب میں

آخر شری مہاراج کو ایسی کامیابی ہوئی کہ ہزاروں کی تعداد میں جین مارگ آپ کے ہمخیال ہوئے اور اُنکا چترماسہ سرداہ شہر میں سمت ۱۹۸۵ میں کرایا جس تو آس پاس اور چار سیو وغیرہ مقامات کے لوگ بھی ایسے آپ کے بھگت ہوئے کہ اُن میں سے اکثر دہلی چترماسہ میں درشنوں کو آئے۔ اور شری مہاراج کے اُپکار کی تعریف کی۔ جو میں نے اپنے کانوں سے سُنی۔ ناظرین اس سے زیادہ اور کیا ثبوت بلند حوصلگی کا ہو سکتا ہے۔

ادب اور تہذیب

شری مہاراج کے چترماسے۔ مقامات۔ جل گانوں۔ احمدنگر ستارہ بمبئی۔ بیکانیر ریاست اور اودے پور ریاست وغیرہ کا حال سُنکر دہلی میں بڑی تعریف کری۔ اور آپ کے اُپدیش میں بھی بہت سی جگہ پر اُردو۔ ناگری میں آپ کی تعریف میں قسم قسم کی نظمیں بنا کر لوگوں نے سُنائیں۔ چنانچہ مجھے بھی دہلی چترماسہ میں اس طرح کی خوش نصیبی حاصل ہوئی۔ کہ میں نے دسیوں مرتبہ اُردو و ناگری کی نظمیں وکوتیا خود بنا کر سبھا میں سُنائیں میرے سوا اور اور صاحبان نے بھی ایسا کیا۔ لیکن ہمیشہ ان سب کو سُنکر مہاراج نے یہی فرمایا کہ میرے میں کوئی بھی وصف نہیں ہے یہ سب تمہاری بھگتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ بحث و مباحثہ میں کبھی بھی کوئی لفظ خلاف ادب نہیں بولتے۔ اور جب کوئی منصف مزاج شخص جوابات سے مطمئن ہو کر آپ کی تعریف کرتا ہے تو آپ فرماتے ہیں

کہ یہ سب کرپا شری ہیر بھگوان کی ہے۔ عام سبھا میں ہر طرح سے قابل و عالم ہوتے ہوئے عاجزی کے الفاظ کا کہنا ہر ایک کا حصہ نہیں ہے دہلی چیترماسہ میں نے اور میرے دوستوں نے آپ کی یہ حالت دیکھکر یہ کہا کہ واقعی اِن کی تہذیب قابل تعریف ہے۔

علاوہ ازیں اُپدیش و نیز دیگر موقعوں پر سمجھاتے ہوئے شری مہاراج بھائی و متر کا لفظ ہی استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ دیکھو بھائیو! بھو متر و۔ آپ کی بھاشن شیلی ایسی پیاری ہے کہ جس سے دشمن بھی خوش ہو جاتا ہے" چنانچہ ۲۰ اکتوبر ۵۸ء کا ذکر دہلی مقام کا ہے۔ کہ او دے پور نواسی ایک جین صاحب نے اُپدیش میں بھائیوں سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ میں نے شری مہاراج کے اُپدیش میں مقام جل گاؤں و بمبئی وغیرہ بڑی کافی تعداد میں بھائیوں کو دیکھا۔ اور وہاں کے اجین قابل قابل اشخاص بھی آتے تھے۔ لیکن یہاں یہ بات نہیں۔ آپ کو اس پر توجہ دینی چاہیئے۔

شری مہاراج نے فرمایا۔ کہ یہ باہر کے رہنے والے ہیں۔ اِن کو یہاں کا کچھ حال معلوم نہیں۔ اول تو یہاں ہی جین اجین آتے رہے ہیں۔ آج دشہرہ ہونے سے کم تعداد ہے۔

دوئم۔ یہاں قومی فرقہ بندی وغیرہ ایسی ہو رہی ہیں کہ جس سے دوسری سوسائٹی میں جانا کم پسند کرتے ہیں۔ دوئم کوئی میں ایسا دوان نہیں اور نہ یہ میرا مطلب ہی ہے کہ میں جہاں کافی تعداد ہو وہیں اُپدیش دوں۔ میرا فرض ہے۔ کہ جو کچھ مجھے آتا ہے وہ سُنا دوں۔

پس میری طرف سے کوئی بھائی کسی طرح کا خیال نہ کرے۔ جس سے
سب لوگ بڑے خوش ہوئے۔ کہ دیکھو ان کی لیاقت و ادب کیسا ہے!
نیز اس باہر والے بھائی کو بھی خوش کر دیا۔ غرض مہاراج سے عام طور پر
لوگوں کا خوش رہنا۔ جوش اخلاقی و تہذیبی صفت کا کافی سے کافی ثبوت ہے

دُور اندیشی و عاقبت بینی

معزز صاحبان سینکڑوں جین سادھوں و سنتیوں جی کے درشن
کرنے و اُپدیش سننے پر بھی آج تک کسی کے بھی اُپدیش میں اُپدیش
کا خلاصہ لکھتے نہیں دیکھا یہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ کہ پوج جی کے چترماس
میں روزانہ ایک قابل سنسکرت و بھاشہ کا ودوان پنڈت آپ کے
اُپدیشوں کا خلاصہ لکھنے کو جین ہتیچھو منڈل ریاست رتلام کی طرف سے
مقرر ہے۔ جو اپنی تحریر کو دوسرے وقت میں پوج جی کو سُنا کر پھر
منڈل کو بھی دیتا ہے۔ اور منڈل اس طرح قسم قسم کی اخلاقی۔ روحانی
تواریخی پستکیں ناگری میں چھپوا کر جین سدھانت۔ کرم فلاسفی۔ جین ساہتیہ
کا پرچار کرتا ہے۔ قیمت بھی بہت کم۔
چنانچہ کئی پستکیں میں نے پڑھی ہیں کیونکہ چترماسہ میں بیچنے والا ساتھ رہتا
ہے۔ عبارت آرائی۔ تحریری محاورہ نتیجہ پیدا کرتے ہیں یہ خاص صفتوں
کوٹے ہوئے ہیں اس کے علاوہ آپ نے جین نیرہ پنتھی بھائیوں کی
بنائی ہوئی پستک کا بھی کھنڈن لکھا ہے۔ جو ایک کلکتہ کے سیٹھ کی طرف

سے چھپکر مفت تقسیم ہونے والی ہے۔ اس پشتک کے پڑھنے سے اہنسا دھرم کا سروپ سب کو معلوم ہونے سے سمیک گیان کا پرکاش ہوگا۔ جس سے اس لوک و پرلوک میں جیوں کو سب طرح کا آنند ہی آنند حاصل ہوگا۔ یہانتک کہ کلیان بھی اس سے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ آچاریوں نے فرمایا ہے۔ کہ سمیک درشن گیان وچار ترانی۔ موکش مارگہ۔

علاوہ ازیں آپ اپنے سب نوجوان سادھوں کو برت کراتے ہوئے سنسکرت و پراکرت کی باقاعدہ تعلیم بھی دیتے دلاتے ہیں۔ تاکہ وہ ودوان ہونے کے علاوہ چارتروان بھی ہوں۔ اور اپنا و دوسروں کا اپکار وکلیان کریں۔ آپ کا پریم و رعب سب سادھوں پر ایسا ہے۔ کہ جس سے وہ ہر کام کو باقاعدہ کرتے ہوئے آپ کی سیوا بھگتی (خدمت) بھی تہ دل سے کرتے ہیں۔ آپ روزانہ دو تین گھنٹے عام اُپدیش کرنے کے علاوہ اپنا کام۔ آتم وچار ددھیان وغیرہ بھی برابر کرتے رہتے ہیں۔ جس سے آپ کی صحت اچھی ہونے سے میرے اس شعر کو آپ نے غلط ثابت کر دیا۔

شعر

جوانی گر چلی جائے بتا اے جوش دل مجھ کو
کروں گا کیا عنایت کو تری میں پارسا ہو کر

یعنی جوش دل بھی جوانی میں ہی کام دیتا ہے۔ لیکن ان کے کئی کئی گھنٹوں کے پُرجوش اُپدیشوں سے تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ جوش دل

بڑھاپے میں بھی کام کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے اور بھی کئی باتیں آپ کی دوراندیشی کو مکمل طور سے ظاہر کرتی ہیں جس سے اجین دو دونوں نے آپ کو اس طرح سے مخاطب کیا۔

شعر

تجھ میں اوصاف پسندیدہ ہیں ایسے پنہاں ۔ جنکے کرنے سے بیاں فکر میں گویائی ہو
جا گزیں دل پہ ترے ہو نہ کبھی رنج و محن ۔ قلب پر تیرے نہیں غم کی گھٹا چھائی ہو

شری یوگ جی مہاراج کا اُپکار

جو جلوہ علم صادق کا دلِ کامل سے اٹھتا ہے ✤ تو جذبہ جذبہ نفسانی دلِ غافل سے اٹھتا ہے
یہودی ہو عیسائی ہو یا ہندو ہو یا مسلم ہو ✤ خیال زینت دنیا دلِ سائل سے اٹھتا ہے
کسی ملت کے علما ہوں یا فضلا ہوں یا صوفی ہوں ✤ نعرہ وصف سوامی کا سبھوں کے دل سے اٹھتا ہے
مناسب ہے کریں تعریف رہبر کی سبھی ملکر ✤ جلال روح کا جلوہ جب انکے دل سے اٹھتا ہے
تکبر کیا تساہل کیا سبھی تو دشمن روح کا ✤ کہ بشگر انکی طاقت کا دل غافل سے اٹھتا ہے
کریں ہیں شکر بھگون کا کہ انتو مہر رہبر سے ✤ اندھیرا جذبہ دنیا کا دل سائل سے اٹھتا ہے
کیا اپکار ہے ایسا شری گورو رجوا ہرنے ✤ کہ دنیا کی تمنا کا غبارہ دل سے اٹھتا ہے
جلوہ سب میں روحانی ہوا ہے جلوہ گر ایسا ✤ کہ جھگڑا اب تڑپنے کا دلِ بسمل سے اٹھتا ہے
یقین و علم صادق کا کرا پرچار ہے ایسا ✤ کہ سکہ جنکی عظمت کا ہمیں اب دل سے اٹھتا ہے
غنیمت جان تو بھائی ہوا اپدیش سوامی کا ✤ قدم روح کی ترقی کا کہ جلدی دل سے اٹھتا ہے
ضروری ہے ملے جنت کہے یہ داس ہے سب سے ✤ عروس دہر کا جذبہ دلِ غافل سے اٹھتا ہے

شری مہاراج کی دہلی سے رخصت

شنشو گن سانتھ چلے یوں جو کہ جو ہیں با وقعت
بنے ایکار ہے دنیا کی یہ باہمی شرکت

چشم غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا
سبھی جیونکے دلوں میں ہوئی فرحت پیوست

بہت جیوں کو دکھائیں گے یہ مکتی کی ڈگر
اس سے ظاہر ہے جو لوگوں میں ہے انکی وقعت

ہر قوم و مذہب انکی کرے دل سے عزت
صوفی درویش بھی مانے انہیں اہل ملت

انکے اپدیش میں خوبی ہے کہ سب سے ہر ایک
دل و جان سے انہیں مانیں باصدق و صداقت

دربوں کی حقیقت کو کیا ایسا عیاں
گل در پردہ کی بو۔ اور کھلی ہے رنگت

جسم و روح کے تفاوت کو بتایا ایسا
جذبہ نفسانی کی صورت سے ہوئی سبکو نفرت

یعنی سب سے جدا اور نرالی روح کو
جانا سب نے ہوا جس سے عیاں راز قسمت

کوئی در پردہ کہے اور کوئی سامنے انکے
ان کی رگ رگ میں سمائی ہے روحانی رنگت

اس بیر کے مقلہ میں یہ بھائی دیکھو
سب جیووں کو آزادی کی دی جسنے دعوت

صاف کہتی ہے یہ پابندی فرمان اسکی
رحم و انصاف سے دنیا میں ہے انکی وقعت

روحانی حقیقت کے بتانے سے جواہر
اور لال بھی کہتے ہیں انہیں اہل صداقت

اس طرح ملکر کے کری سبھوں نے انکی مدح
لاثانی ہے وجود انکا نہیں کچھ بھی حرکت

جیسے افضل و اعلیٰ ہے صفت نام کی انکے
علم صادق کی بھی ویسی ہے دلوں میں رنگت

دیکھو بھگوان کی ہوئی دامن پہ کیسی بخشش
سیوا شری گورو سے ملی جو کہ عزت

(۱) نوٹ: مراد ہے شری مہابیر بھگوان آخری جین پرچارک سے جو دیا و انصاف کے پیغامبر ہو گئے ہیں ÷

(۲) بوجہ اس پرچارک کے پیروی کرنے و تعمیل حکم کرنے (انکی بھی رحم و انصاف کرنے سے) عزت ہو رہی ہے

پرکاشک کے مختصر حالات

معزز دوستوں آپ کے اس بھارت ورشیہ میں آتمیک وچار و روحانی خیال کسی وقت ایسے منظیر تھے کہ جس سے اس کو امریکہ، انگلینڈ اور جرمن وغیرہ تمام ملکوں پر اخلاقی و روحانی مخزن ہونے کا فخر حاصل تھا۔ لیکن انقلاب زمانہ سے اب اس کی وہ حالت نہ رہی۔ بلکہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ موجودہ طرز زندگی تو تہذیب و علمیت اور لیاقت و روحانیت برائے نام ہی نظر آتی ہے۔

خیر ایسے نازک زمانہ میں بھی ہم اپنے لالہ صاحب (پرکاشک لائف ہذا) کا وجود اس وجہ سے غنیمت سمجھتے ہیں کہ آپ باوجود معزز و ممتاز ہونے کے خلیق و لیئق اور قومی و ملکی ہمدرد بھی ہیں۔ اور آپ کو اہل ریاضت و عبادت فقراء اور درویشوں کے درشن کرنے اور اُپدیش سُننے کا خاص شوق ہے۔ چنانچہ آپ نے حال میں ہی لاہور شری تپشوی اور امرتسر شری پوجیہ سوہن لال جی و پوجیہ کاشی رام جی و جالندھر شہری ستی پاربتی جی و ستی چندو جی۔ جالندھر چھاؤنی میں شری غنی اودے چندر جی مہاراج اور لدھیانہ میں شری سالگرام جی اُوپادھیائے آتما رام جی اور حصار میں شری موتی لال جی ویرھی سنگھ جی اور پہاڑی دہلی شری دیپ چند جی اور شہر دہلی شری پوجیہ جواہر لال جی جین آچاریہ کے درشن کرے ہیں اور اس طرح سے آپ ہمیشہ ہی کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ آپ نے شری آچاریہ جی مہاراج کے اُپکاری و کلیان کاری اُپدیشوں

کو سنکر آپ کی اس طرح تعریف کی۔ شعر

آپ کے آگے جو آیا قدمبوسی کری اُس نے

زمانہ شیدا ہو کر کے مدح کرتا ہی اُٹھتا ہے

یہ ہی نہیں بلکہ آپ کی جیونی کا بخوشی تمام پرکاشک ہونا بھی منظور کر اُس کے چھپنے میں امداد دی ہے اس کے علاوہ آپ روزانہ فرائض کے بھی دل سے پابند ہیں۔ حُسن اخلاق تو یہاں تک ہو کہ مقام تحصیل سرسہ (حصار) میں مجھسے آپ کی اکثر لوگوں نے تعریف کری تھی۔ کیوں نکریں جبکہ آپ ایک کروڑپتی سیٹھ (رامدتہ مل صاحب بیش اگروال) کے مختار عام ہوتے ہوئے بھی کسی شخص کو شکایت کا موقع نہیں دیتے ہیں بلکہ حتی الامکان ہر ایک کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی دیانت داری وایمانداری کی اکثر صاحبان بہت زیادہ تعریف کرتے ہیں ان سب باتوں کے علاوہ افسران واہلکاران ادنےٰ تا اعلیٰ آپ سے ہر وقت ہر طرح خوش رہتے ہیں کبھی کسی اہلکار وافسر کو ناراضگی کا موقعہ نہیں دیتے

آپ وچاروان وودر اندیش اور مستقل مزاج ایسے ہیں کہ آپنے اپنی پُتری کو جوانی میں پتی بیوگ ہونے پر اس طرح سمجھایا کہ جس سے وہ رنج وغم کو بھول کر دھرم دھیان میں لگی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ شاستر سوادھیا بھی کرتی ہے۔ اور دوسری لڑکی کو باوجود باقاعدہ علاج کرنے کے آنکھوں کی سخت تکلیف ہونے پر اس کو اس طرح سمجھایا ہے۔ کہ جس سے وہ رنج وغم بھولے ہوئے ہے۔ اسی طرح سے آپ اپنے بھائی

و دیگر شخصوں کو بھی سمجھاتے رہتے ہیں۔ دھرم تپنی کا جوانی میں پرلوک ہونے پر باوجود حسین مہ جبین ہونے کے آپ نے دوسری شادی نہیں کرائی بلکہ اپنی کمائی کا زیادہ حصہ دان پُن و سادھ سیوا۔ اور دھرم کرم و اتم کلیان میں خرچ کیا اور کر رہے ہیں۔

اور آپ نے کتاب گلزار روحانی اردو کا پرکاشک ہو کر اُس کو ہزاروں کی تعداد میں مُفت تقسیم کی اور اسی طرح سے مکتی سوپان ناگری وغیرہ پستکیں بھی مُفت تقسیم کی ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے اُمید کرتا ہوں کہ آپ ایسی قابل ہستی کے حالات معلوم کر کے ضرور اس کی تائید کرنے سے لطف دارین حاصل کریں گے۔

دوستو! سچ بات تو یہ ہے کہ شریمان لالہ کنور چند ولد لالہ کیسری چند جین اگروال سنہانک باسی ساکن قدیم توشام حال سرسہ (حصار) کے حالات گوشِ دل سے سُننے کے لائق ہیں۔ آپ کی پیدائش مقام توشام ماہ بھادوں سمبت ۱۹۳۶ بکرم میں پُن دان و چاروان شری ہستی ماتا کیسری دیوی کی کوکھ بطن سے ہوئی تھی۔ چنانچہ اُس وقت خاندان کے علاوہ اہلِ قصبہ نے بھی دلی خوشی منائی اور پتا نے دان پُن بھی خوب کیا۔ کیونکہ آپکی پیدائشی زمانہ سے ہر طرح کی ترقی ہونے سے ماتا پتا کا دل بڑھتا گیا۔ اور جوتشیوں نے آپکی بابت وہی پیشنگوئی کی تھی جو کہ ظہور میں آ رہی ہے۔ اور ماتا پتا آپ کو لڑکپن سے ہی سادھو ستی جی کی سیوا میں بھیجا کرتے تھے۔

نوٹ (۱) جس کا ثبوت آپ کے فوٹو سے بخوبی ظاہر ہے

یہ ہی نہیں بلکہ آپ کی تعلیم کا انتظام بھی باقاعدہ کرکے آپ کو خوش مزاج و فرمانبردار، خلیق ولئیق و ہر دل عزیز بھی بنایا۔ جس کا آج یہ نتیجہ ہے کہ آپ نیکنامی و ایمانداری سے اپنے آقا نامدار کے ہر ایک کام کو انجام دیتے ہوئے اپنی نیک کمائی کا حصہ پر وا پکار آتم ادہار میں لگاتے ہیں۔

چنانچہ آپ نے جین اناتھ آشرم آگرہ، وجین گورو کل تریخ کولہ جین گورو کل بیاور اور مہابیر جین ودیالیہ دہلی وغیرہ وغیرہ جین سنستاؤں کی امداد کری۔ اور کرتے رہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ آپ نے اپنی جوانی کے گناہوں کا مجھ سے بڑے افسوس سے ذکر کیا تھا۔ یہ ہی نہیں بلکہ آپ پوجیہ شری گورو جواہرلال جی مہاراج کا زیادہ اپکار اس وجہ سے مانتے ہیں کہ اُنہوں نے آپ کی زندگی کو وہار ملک بنایا۔ چنانچہ آپ کے دل میں پر وا پکار و اتم کلیان کی یہاں تک جگہ ہے کہ آپ اپنے متبنٰی لڑکے کو اکثر اس طرح سمجھایا کرتے ہیں۔

اشعار

نہیں ہر وقت غفلت کا تو غالب ہی کھڑا ہو جا
ہمہ تن محو از بہر حصول مدعا ہو جا

تمنا ہے اگر کچھ کو ہر مقصود حاصل ہو
فلاح ملک پر قربان ہو جا اور فنا ہو جا

تجھے یہ تو خبر ہے ایکدن آخر کو مرنا ہے
کسی کی سیوا کر ایسی کہ وہ تجھ پر فدا ہو جا

مناسب ہے کہ پابندی کرو اِسے مرے فرزند
اندھیری رات کا کچھ غم نہ کہا تو رہنما ہو جا

اب میں شری بیت راگ بھگوان پر ماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ تمہارے دل میں قومی وملکی ہمدردی کے علاوہ روحانی ترقی کے خیالات روز بروز

ترقی پذیر ہوں جس سے قوم وملک کے لئے تمہارا وجود بہتر ہونے سے تم کو نیکنامی وکامرانی کے ساتھ جنت نصیب ہوگی۔

پیارے ناظرین ان باتوں سے آپ خود ہی سمجھ گئے ہوں گے کہ آپ کے اپنے پاک پوتر خیالات ہونے سے آپ کا وجود قوم وملک کے لئے مبارک ہوتا ہوا دنیا کی رہائی بھی ممکن ہے۔

مخمس

جو انا تھوں پہ سدا دل کو فدا کرتے ہیں ملت ودھرم کی خاطر جو مٹا کرتے ہیں
دل سے ہمدرد جو سب کے ہی ہوا کرتے ہیں اور ہر ایک کا جو صد شکر کیا کرتے ہیں
وہ پس مرگ بھی دنیا میں جیا کرتے ہیں

قوم اور ملک پہ دل کو جو فدا کرتے ہیں علم صادق کے علم کو جو کھڑا کرتے ہیں
اپنے بھگوت کو تو دل سے جو جیا کرتے ہیں اور کھوج میں اسکی ہی دل سے جو مٹا کرتے ہیں
دُرِ مقصود کو حاصل وہ کیا کرتے ہیں

اب میں سرو گیہ پرماتما (ہمہ دان) سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ کا آخری زمانہ بھی عزت و وقعت سے روحانی صفائی میں گذرے۔

نوٹ (۱) اتبیک درشن وگیان کا جھنڈا کھڑا کرنے سے مراد پربھگوان کا اودیش پھیلایا ہے۔

(۲) جنت یا نجات ابدی کا ملنا۔

اشعار دعائیہ

جنور اتو جلد اسکو محبت ہاں عطا کر دے ... دنیا کے سبھی جھگڑو نسے ایسا تو رہا کر دے
کہ جس سے وردمندی اور عبادت ایسی پیدا ... غریبوں اور یتیموں پر یہ جان تک بھی فدا کر دے
کہ ہر ذی روح سے محبت کرے جس سے یا رے سوامی ... دل غازی ہلو ہمت بس اُسکو تو عطا کر دے
لیاقت اور ہمت بھی بڑھے دن چوگنی ایسی ... فلاح روح کی خاطر یہ سر تن سے جُدا کر دے

دنیاوی کثافت کا سبب اعتقاد باطل ہے
دُعا ہے داس کی اُسکو کہ دل سے یہ صفا کر دے

شری پوجیہ مہاراج کے اپکار کا شکریہ

غضب ہے نفس بد کی ہا کرے ہی فرمانبرداری ... بچا نی کچھ بھی تو اس کی ریا کاری سیہ کاری
ہماری جہل و غفلت نے ہمیں ایسا گرایا ہے ... کہ اکثر دوست کہتے ہیں نہیں ہمیں سمجھداری
نہیں اخلاق کے بندے نہ کچھ پابند مذہب ہیں ... نہ سمجھے ہیں حقیقت کو ہوئی ہر طور سے خواری
غرض ایسی ندامت و پریشانی کی حالت میں ... شری گوروسے کیسی ہاں ملی امداد سکھ کاری
بپا سر پہ ہمارے تھے جو دنیا بھر کے ہاں جھگڑے ... ہوئے کافور وہ سب ہیں سُنی شکشا جو ہتکاری
اناتم اور آتم کا بتایا بھید وہ ہمکو ... ہوئی کافور سب بونسے کہ جس سی سب سیہ کاری
کہ جس سے ہم نے جانا ہے جدا اپنے کو اب سب سے ... کریں ہم شکر بھگون کا ہوئی ہم پر گوہر باری
ہمیت ایسی اب ہمکو عطا کر جلدی ہی بھگون ... زمانہ میں ہو جس سے ہے ہنسا دکھ کاری
ادب سے میں یہ کہتا ہوں کرو تم شکر سوامی کا ... وگرنہ بیوفائی کی مچیگی دھوم ہاں بھاری
شری بھگون کی کرپا ہو یہ کہتا داس عاصی ہے ... تری بخشش کی لے سوامی ہوئی مجھپر گوہر باری

اُن معزز صاحبان کا نام شکریہ سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جنہوں نے قبل از طیاری مفصلہ ذیل کاپیوں کی خریداری سے حوصلہ افزائی کی

نمبر۱ شریمان جین سماج بھوشن دان ویر سیٹھ جوالا پرشاد صاحب جین جوہری مہندر گڈھ (ریاست پٹیالہ) ایک سَو جلد۔

نمبر۲ شریمان سیٹھ بہادر مل صاحب جین (بیکانیر ریاست) ۶۰ جلد

نمبر۳ شریمان منگنی مل چاندمل صاحب جین ساکن قدیم جودھپور ریاست حال علیگڈھ (۶۰ جلد

نمبر۴ لالہ کپور چند صاحب جین سرسہ (حصار) پرکاشک کتاب ہذا، ۵ جلد

نمبر۵ شریمان لالہ مہتاب رائے پرتاپ سنگھ صاحب جین زمیندار اعظم ہانسی (حصار) ۵۰ جلد۔

نمبر۶ شریمان لالہ جواہرلال صاحب جین سکریٹری جین سبھا و لالہ کیدارناتھ وغیرہ رئیس روہتک ۵۰ جلد۔

نمبر۷ شریمان لالہ متولال وغیرہ جین گڈھی ہرسروپ دگڈگاؤں، ۵ جلد

نمبر۸ شریمان لالہ کنہیالال صاحب جین ویراگی واو داسین شراوک سرسہ (حصار) ۵۰ جلد۔

نمبر۹ شریمان لالہ سلطان سنگھ صاحب جین بڑوت (میرٹھ) ۵۰ جلد
نمبر۱۰ شریمان لالہ موتی لال صاحب جین ستارہ (دکھن) ۵۰ جلد
نمبر۱۱ شریمان لالہ رتن لال بارکھہ جین جوہری دہلی گلی ہیرا نند ۵۰ جلد
۱۲ لالہ عطر سین اگر سین جین صراف بڑوت (میرٹھ) ۲۵ ،،
۱۳ لالہ اگر سین جین ساکن قدیم ترپڑا (میرٹھ) ساکن حال واآڑتی علم دہلی ۱۵ جلد۔
۱۴ لالہ لکھمی مل رام ناتھ جین ترپڑا (میرٹھ) ساکن حال واآڑتی دہلی۔ ۲۵ جلد۔
۱۵ لالہ امراؤ سنگھ الوبی پرشاد ویش بزاز دہلی ۲۵ جلد
۱۶ لالہ سانول داس امیر سنگھ صاحب جین آڑتی کپڑا دہلی صدر بازار ۲۵ جلد۔
۱۷ لالہ مراری لال صاحب وغیرہ جین بان بنولی (میرٹھ) ۲۵ جلد
۱۸ لالہ پھول چند بنارسی داس جین ہلواڑی (میرٹھ) ۲۵ جلد
۱۹ لالہ امانت رائے بالک رام وکروڑی مل جین دہولیا کٹرہ دہلی۔ چاندنی چوک ۲۵ جلد
۲۰۔ لالہ کپور چند جین جوہری بید واڑہ دہلی۔ ۲۵ جلد
۲۱ لالہ دوار کا پرشاد جین عرائض نویس غازی آباد (میرٹھ) ۲۵ جلد
۲۲ لالہ چتر سین دہوم سنگھ جین جہنجانہ (مظفرنگر) ۲۵ جلد
۲۳ بابو مہابیر پرشاد جین جہنجانہ (مظفرنگر) ملازم ریلوے جیند ریاست ۲۵ جلد

نمبر۲۴ - لالہ راجی لال جین زمیندار کاندھلہ (مظفرنگر) ۱۵ جلد

۲۵ - لالہ گوجر مل جین اود اسین سشراوک جالندھر شہر (پنجاب) ۱۵ جلد

۲۶ جین سوہنی ستر منڈل شہر راولپنڈی (پنجاب) ۱۵ جلد

۲۷ لالہ لچھی مل چرنجی لال جین صراف انبالہ شہر (پنجاب) ۱۵ جلد

۲۸ لالہ پھول چند نیم چند جین پگڑی والے دہلی کناری بازار ۱۵ جلد

۲۹ لالہ راج مل ہیم چند جین آڑھتی کیپرانی سٹرک دہلی ۱۵ جلد

۳۰ لالہ بنیادر مل گرور لال جین بنولی (میرٹھ) ۱۵ جلد

۳۱ لالہ بنواری لال جین بزاز (حصار) ضلع خاص ۱۵ جلد

۳۲ لالہ ولی چند جین ساکن قدیم شاڑھ حال شاملی (مظفرنگر) ۱۵ جلد

۳۳ لالہ نعمت رائے مولچند جین جونڈلہ (کرنال) ۱۵ جلد

۳۴ لالہ جگی مل اینڈ سنز جین (جالندھر چھاؤنی) ۱۵ جلد

۳۵ لالہ کھیم چند متر سین بزاز دریبہ کلاں دہلی ساکن قدیم سرسائی (میرٹھ) ۱۵

۳۶ لالہ گوبر پرشاد رنگی لال جین تو شام (حصار) حال دہلی ۱۵ جلد

۳۷ جین برادرز سس گوجرانوالہ (پنجاب) ۱۵ جلد

۳۸ لالہ حکم چند وغیرہ جین برست (کرنال) ۱۵ جلد

۳۹ لالہ شمبر سہائے جین چھپرولی میرٹھ ۱۵ جلد

۴۰ سیٹھ آنند راج سوراناجودھپور۔ حال دہلی چاندنی چوک ۱۵ جلد

علاوہ مذکورہ بالا صاحبان کے اُن صاحبان کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ جنہوں نے خریدار بنانے میں کوشش کی اور جن میں سے سیٹھ آنند راج صاحب خریدار نمبر ۴۰

۴۳ بابو اگر سین صاحب جین باسٹر بروت (میرٹھ) کا کام خاص طور سے قابل الذکر ہے۔

شری پوجیہ آچاریہ شری جواہر لال جی مہاراج کا دہلی چترماسہ کے بعد جمنا پار میرٹھ و مظفر نگر (یو پی) کے ضلعوں میں شری مہابیر بھگوان کے اُودیشوں کا پھیلانا

شری پوج جی مہاراج اپنے سب ششوں کے ساتھ شہر دہلی سے بیہار (سفر) کرکے سبزی منڈی کے باغ لالہ گوکل چند سوہن لال جین جوہری میں پدھارے اِن کے ہمراہ سینکڑوں کی تعداد میں مرد عورت اور لڑکے لڑکیاں باغ تک پہنچانے کو گئے جو مہابیر بھگوان و نیز آچاریہ جی اور اُن کے گورو جی مہاراج کی تعریف کے بھجن گاتے ہوئے جا رہے تھے۔ دراصل وہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ پھر شام کو سب اپنے اپنے گھر واپس چلے آئے اور وہاں باغ میں دو دن تک برابر اُپدیش ہوئے۔ چنانچہ حاضرین کی تعداد سینکڑوں کی تھی۔ اور ماسٹر بشمبر داس جین دہلوی نے یہ آخری رخصتی نظم بھی پڑھی اور سب بھائیوں نے ہمیشہ کیلئے آتمک ترقی کے خیال سے بہت کچھ نیک کام کرنے و گورسموں کے دُور کرنے کا عہد کیا اور شری پوج جی مہاراج کو شاہدرہ تک پہنچانے گئے۔

نظم

جو سیوا ایسے گورو کی سدا دِیسے ہی کرتے ہیں — وہی سنسار ساگر سے بلا شک پار ہوتے ہیں
مبارک نام کیسا ہی جواہر جسکو کہتے ہیں — چمک سے لال کی جسکے گوہر آتم پہ کہتے ہیں
گورو اُپدیش پہ جو کہ عمل دل سے ہی کرتے ہیں — وہی تو دین و دنیا میں فضیلت اعلیٰ پاتے ہیں

محبت میں تڑپتے ہیں نہیں جدا ہونے سے ڈرتے ہیں ۔۔۔ ہمیشہ علم روحی پہ فدا دل سے وہ ہوتے ہیں
نہ کچھ تم کو اپنا جانتے ہیں نہ خود کو انکا مانتے ہیں ۔۔۔ سبھی سامان دنیا کو وہ ویسے غیر جانتے ہیں
وہ آتم گیان درشن سے منور ایسے ہوتے ہیں ۔۔۔ کہ ہر بستو کی حالت کو بخوبی وہ سمجھتے ہیں
کہ جس سے نرک پشوؤں کی گتی بھی بھید کرتے ہیں ۔۔۔ دیوتو نر کے قالب میں وہ اعلیٰ درجہ پاتے ہیں
غرض یہ ہے دل و جاں ہی گورو پہ جو کہ تجتے ہیں ۔۔۔ انہوں کو ہی تو دیوتا بھی سدا سر کو جھکاتے ہیں
گورو ایسے کی سیوا جو نہیں کرتے کراتے ہیں ۔۔۔ وہی سنسار ساگر میں ہمیشہ غوطے کھاتے ہیں
گورو کے جدا ہونے پہ روح سب کی تڑپتی ہے ۔۔۔ فلک ہمکو بتا دے اب یہ کیسی ہم پہ سختی ہے
کہا یہ علم صادق نے سنو خاموش ہو جاؤ ۔۔۔ خوشی و شادمانی سے یقین امید یہ اب لاؤ
جگت اپکار کرنے کو سوامی یہاں سے جاتے ہیں ۔۔۔ کہ ہزاروں دیش کیخاطر جدا تم سے یہ ہوتے ہیں
ہزاروں جیووں کا یہ تو کریں کلیان آتم کا ۔۔۔ تڑپنا اور رونا کب نہیں لو نام آتم کا
تباہی جو ضلع میرٹھ کے قصبوں اور گاؤں میں ۔۔۔ ہے مدت سے بپا جو کہ دھرم بیروں کے راہوں میں
دگر اضلاع یوپی کی یہی حالت ہے ہوئی معلوم ۔۔۔ انہوں کا دکھ مٹانیکو یہ جاتے ہیں کرو معلوم
کلیجہ ہم سبھوں کا جو جدائی سے اچھلتا تھا ۔۔۔ سنبھالے سے نہیں جو کہ ہرگز بھی سنبھلتا تھا
ہوا دل شانت اب سب کا نہیں کچھ بیقراری ہے ۔۔۔ حقیقت جو ہوئی معلوم نہیں کچھ گلا زاری ہے
ہوا ہے واس بھی خنداں نہیں اسکو شکایت ہے ۔۔۔ غلط فہمی گئی دل سے ہوئی بھگون عنایت ہے

دوسرے دن شری پوجیہ جی اور ان کے شش شاہدرہ سے لونی پہنچے۔ اور وہاں رات کو بسرام کر اور راستہ میں چند مقاموں پر اپدیش کر مقام بڑوت اسٹیشن بلوے پہنچے۔ جہاں کے رئیس لالہ عطرسین اگرسین و لالہ سلطان سنگھ و ہرنام سنگھ و ماسٹر اگرسین و کشمیری لال وغیرہ وغیرہ جینی صاحبان نے شری مہاراج کا سواگت

(پیشوائی) بڑے پریم بھاؤ سے کیا اور اُپدیش کا انتظام جین دھرم شالہ میں کرایا۔ چنانچہ وہاں دو تین دن کے عام و پُراثر اُپدیشوں سے جین اجین بھائیوں نے جین دھرم کی اصولوں سے بخوبی واقف ہو آتم کلیان کیا۔ بہت سے زمینداروں و اہلکاروں نے حقہ و راتری بھوجن کا تیاگ کیا کہ کھیتی کا سب کام بڑی حفاظت سے کرنیکا اقرار کیا باہر سے آنے والوں کی خاطر تواضع بھی خوب ہوئی۔ اور پھر بہت سے عالم فاضل جین اجین اور ماسٹر اگرسین نے ملک سبھا میں ادب سے یہ عرض کیا کہ فی الواقع یہ جین دھرم کے پرچار کرنے میں یک خاص ہستی ہے۔ آخر کار چند نوجوانوں نے ملک یہ شکریہ کی نظم پڑھی۔

ایسے رہبر پہ فدا اگر ہر جواں ہو جائے گا
سکہ عظمت ہمارا پھر رواں ہو جائیگا

شکر بھگون اب ملا یہ علم روح کا رہنما
اس کی برکت سے زمانہ حق رسا ہو جائیگا

پُراثر اُپدیش اس کا سُنکر علما نے کہا
خاتمہ جیدیوں کا اِس سے بے گماں ہو جائیگا

خوش دلی نے یہ دیا ہے علم روح کو ہاں فروغ
سُننے والوں کے دلوں میں یہ سماں ہو جائیگا

اس حیات چند روزہ میں کرو کچھ کار خیر
فعل بد کی روسیاہ ہو وہ زماں ہو جائیگا

دل سے مقلد جو ہوا اس رہبر منو بیر کا
دل میں اُسکے علم روحی سب عیاں ہو جائیگا

رشتۂ دنیا کا جس سے وہ نہ ہوگا پابند
آتما میں محو ہو کر بے نشاں ہو جائے گا

سن کے بانی بیر کی یہ سب نے ملکر یوں کہا
سب کی نظروں میں جواہر ہاں عیاں ہو جائیگا

روزا دل سے پڑے ہو واس جلد لیے اُٹھو
ورنہ جلدی ہی فراق جسم و جاں ہو جائیگا

زیادہ خوبی یہ ہے کہ مسلمانان صاحبان نے بھی قابل تعریف عہد کئے۔ پھر یہاں سے سفر کر چند مقامات پر اُپدیش کر جھنجانہ پہونچے۔

حالات قصبہ جھنجانہ یہاں کے لالہ چتر سین، لالہ بھیانتھ و لالہ متر سین، اجت پرشاد مراری لال، سیتل پرشاد، نیمی داس، پدم پرشاد وغیرہ نے بڑی ہی خوشی منائی۔ اور شری مہاراج کے دو عام اُپدیش کرائے جنہیں ہندو مسلمان سب ہی آئے۔ اور پنڈت رگھناتھ داس و دیگر چند صاحبان نے مہاراج شری کے نرپکش اُپدیش کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم سب کو ایسی پاٹھشالا کے اُپدیشوں کو دل سے تسلیم کرنا چاہیئے۔ ہم لالہ چتر سین بھیانتھ صاحب وغیرہ صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنکی کوشش سے ہمکو آپ جیسے مہاتما کے درشن نصیب ہوئے۔

اور پنڈت جی وغیرہ نے شری مہاراج سے یہ بھی عرض کیا کہ یہ آپکے پرم بھگت ماسٹر بشمبر داس جی کی جو آجکل دہلی میں ہیں جنم بھومی ہے۔ بباعث تکلیف ایسے موقعہ پر وہ حاضر نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اُن کے خط سے یہ سب حالات اور آپ کے استوتی کا پتہ ملا ہے۔

آخر میں لالہ چتر سین صاحب نے شری مہاراج کے اُپدیش سے جین پاٹھشالہ جاری کرنیکا جلدی سے جلدی اقرار کیا۔ چنانچہ وہ پاٹھشالہ ساکھ سدی پنچ سمت ۸۵ سے برابر جاری ہے اور اسکا کل خرچ تخمیناً ۵ ماہوار لالہ صاحب ہی دے رہے ہیں۔ اُنکی خواہش ہے کہ مہابیر جین سدہانت پاٹھشالہ کسی وقت جین گورو کل ہو جائے۔ میں اُنسے اُمید کرتا ہوں کہ یہ اپنے اِس خیال کو بھی جلدی ہی پورا کرنے میں دلی کوشش کرینگے۔ کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اور اُن کے پوجیہ پتا لالہ دھوم سنگھ کی بھی کہ جنکے نام سے کھولی ہے عزت افزائی ہے۔ یہاں کے اکثر برہمنوں و ویشیا صاحبان نے راتری بھوجن وغیرہ کا تیاگ کیا اور چند مسلمان صاحبان نے بھی

۵۷ آپ نے انڈین سنٹر چار کھنڈ دھارن کئے۔ مستری کے ہوستے اُس سے تعلق چھوڑنا مشکل ہے

تمام مخلوقات کی حفاظت کرنے کا اقرار کیا اور سب بھائیوں نے باہر سے آنے والونکی خاطر تواضع بھی خوب کری۔

تعریف اُپدیش

اخلاق اور مہر کی دولت ہی یہ علم روح کا ساگر ہے۔

علم و یقین کا جلوہ ہے اور جنت کا یہ رہبر ہے

سب قوموں پہ کیا ہے روشن جین دہرم ہی حق سب کا

ہند و مسلم کہتے ہیں یہ نور حق کا اختر ہے

خوبی ہے جب اُسمیں ایسی لال جواہر کہلایا

بیر بہو کے شاسن کا بھی کہا یہ اُسکو مظہر ہے

ایسے گورو کی بھگتی کو کیوں نہیں دل سے تم کرتے

جب اُس کی دنیا ممنوں ہو اور داس بھی کہو یہ گوہر

جھنجانہ سے بہار کرکے تحصیل کیرانہ آئے یہاں کے مشہور رئیس لالہ ہندرابن مکندلال و لالہ نیادر سے مل سنگت رائے اور لالہ اجبت پرشاد و بابو نانک چند وغیرہ وغیرہ جینی صاحبان نے شری مہاراج کو عین دہرم شالہ میں استہان دیا اور یہاں ہی آپ کا اُپدیش بھی ہوا۔ اول تو پہلے سے ہی یہاں کے صاحبان شری پوجیہ جی کی اُپدیشک شکتی سے واقف تھے۔ لیکن اب تو سنکر ایسے بشاش ہوئے کہ مہاراج شری سے اور دو چار روز ٹھہرنے کی درخواست کی لیکن مہاراج نے چند وجوہات سے بہار کرنا ہی مناسب سمجھا۔ یہاں سے بہار کر کاندہلہ آئے۔

حالات کاندہلہ (مظفر نگر) یہاں سے کے لالہ رامجی لال و لالہ مترسین، بابو پلٹو رام بابو بنارسی داس وغیرہ وغیرہ جینی صاحبان نے شری مہاراج کے پدھارنے کی بڑی ہی خوشی منائی اور مہاراج شری کے عام اُپدیش دھرم شالہ میں کرائے جن میں برہمن ویش و مسلمان سب ہی آئے۔ اور اُپدیش سنکر اس طرح سے چند نوجوانوں نے تعریف کی۔

تعریف خلاصہ اُپدیش کی

عشق دنیا میں جو ہستی سے نکلجاتے ہیں
نیک رہبر سے مگر وہ بھی سنبھل جاتے ہیں

دام دنیا میں پھنسے ہم تو ازل سے یارو
موہ ظالم اور جذبوں پہ پھسل جاتے ہیں

ہم تو دنیا کے لئے ایسے اڑے بیٹھے ہیں
جیسے بچے کہ کھلونہ پہ مچل جاتے ہیں

شاکرچن راج ملے بونچ جو اہر ایسے
جسکے اُپدیش سے کیچڑ سے نکلجاتے ہیں

راز ورویتی کو مدت سے ہے جانا ایسا
کہ گنہگار بھی بس جس سے سنبھل جاتے ہیں

دیکھ پائے جو ذرا انکی فقیری کا جلال
وہ سوئے منزل مقصود نکلجاتے ہیں

ان کے اُپدیش ہی ہوتی ہے یہ آتم میں لگن
پیچھے ہٹتے نہیں جب راہ پہ چلجاتے ہیں

راہ جنت کا یہ رہبر ہے بلاشک ایسا
جسکے کرتب پہ سبھی دل سے پگھلجاتے ہیں

دل سے بھگون کے ہوا کرتے ہیں سچے عاشق
داس جولال جو اہر پہ مچل جاتے ہیں

چند مسلمان صاحبان نے گوشت خوری سے پرہیز کیا اور جانوروں کی قربانی و شکار نکرنے کا بھی عہد لیا اور بہت سے زمینداروں، راجپوتوں و برہمنوں وغیرہ

نے راتری بہوجن وحقہ پینے کا تیاگ کیا اور ووڈ والوں نے اپنی دیسی صنعت پھیلانے کا بھی اقرار کیا۔ غرض اچھا پرچار ہوا۔

پھر شری مہاراج دوگھٹ نزیڑا ؤ گنگروں وغیرہ مقامات پر دھرم پرچار کرتے ہوئے تیتروا ڑہ پہونچے۔

حالات تیتروا ڑہ

یہاں کے مشہور و لائق لالہ دیس راج گوپی چند امانت رائے، قبول سنگھ اور دلیپ سنگھ و کپور چند وغیرہ وغیرہ صاحبان نے شری مہاراج کا سواگت بڑی شان و شوکت سے کیا۔ اور عام اُپدیش چوپال میں کرائے جن میں رانگھڑ، گوجر، پٹھان، برہمن و ویش وغیرہ سب ہی آئے۔ اور چند نوجوانوں نے اُپدیش سنکر اس طرح تعریف کی۔

خلاصہ اُپدیش

استقلال کو دلمیں دھار وا ور مردمی سے کام کرو + جان کا تحفہ نذر دیا ہو روشن بیر کا نام کرو
ہے امید اگر غفلت سے کیوں اپنے کو گمنام کرو + فکر ادائے فرض ہو جس سے ایسا اب تو کام کرو
اُتم کل اور نسل جسم کی ملی ہے اب تو پوری جگا لی + دل سے فکر کرو یہ ایسا جس سے ہو تیری رہائی
انکا ہی اُپدیش بھی ایسا جسکا اثر یہ ہوتا ہے + نہیں دولت اور کُٹم قبیلہ کرم میل کو دہوتا ہے
انکا کرشمہ علم روحی فکر کو دور بھگاتا ہے + داس کہے ہے درس ہی انکا پاپونکو ہاں دہوتا ہے

راتری بہوجن و شادی میں کو رسموں کے دور کرنے کا سب نے ملکر اقرار کیا، اور آنے والوں کی خاطر تواضع بھی اچھی طرح کی گئی۔ پھر یہاں سے بیہار کر کے

چند مقامات پہ اُپدیش کرتے شیاملی آئے۔ یہاں بھی دھرم اُپدیش ویرچار بڑوت وغیرہ مقامات کی طرح ہوا اور لالہ ہوشیار سنگھ و ہری رام جین و لالہ پیارے لال و نگینچند وغیرہ نے ملکر خوب باہر سے آنے والوں کی خاطر تواضع کی۔ یہاں سے مفصلہ ذیل مقامات پر پرچار ہوا۔

نام مقام	مشرح پتہ	نام جنہوں نے سیوا بھگتی کی	کیفیت
چھپرولی	ڈاکخانہ خاص میرٹھ	لالہ پیارے لال شمبھو ناتھ و ماڑو مل وغیرہ وغیرہ	دو تین اُپدیش ہوئے آس پاس کے بھائی بھی آئے اور گورنتیوں کا بھی بہت کچھ تیاگ کیا۔ سودیشی چیزوں کے پرچار کا بھی نیم لیا آنیوالوں کی سیوا بھگتی اچھی طرح کی گئی۔
بان ہولی	"	لالہ شتاب رائے و چودھری چندن سنگھ وغیرہ وغیرہ	جین دھرم کا خوب پرچار ہوا۔
ہنولی	"	لالہ نیادر مل گروڑ لال وغیرہ جین صاحبان	ودیالیہ کھولنے کی کوشش کرو۔
نرپڑا	"	لالہ اگرسین لکھومل رام ناتھ کشوری لال وغیرہ	آپس میں محبت سے رہو دغابازی مت کرو
ہرسلی	"	لالہ کھیری مل رامچند و لالہ کھیم چند مترسین وغیرہ	جانوروں کے مقابلہ میں انسانی حفاظت ضروری ہے۔

خوب پرچار ہوا اور تبلیغ بھی کہاں اچھا ہوا	لالہ بہکن لال وغیرہ وغیرہ	ڈاکخانہ خاص مظفرنگر	الم

مؤدبانہ عرض

ناظرین ضلع میرٹھ و مظفرنگر کی کمی بیشی حالات و کسی جگہ کے حالات، نہ پرکاش ہونے کی معافی دیں گے کیونکہ جیسا جیسا معلوم ہوا عرض کیا گیا۔

دوئم کتاب میں گنجائش بھی اور نیا مضمون چھپوانے کی نہیں ہے۔ جس طرح سے اس کو ختم کیا وہ پریا تما جانتا ہے کیونکہ قوم کی ناقدردانی بڑھی ہوئی یعنی ۱۵۰ صفحے کے دام ۶ بھی جنکو ناگوار معلوم ہوتے ہیں۔ کیا کہوں کس سے کہوں۔ میں تو قوم کی عدم توجہ دیکھکر خاموش ہی ہو چکا تھا۔ لیکن اُتم پرشوں کے حالات پبلک کو بتلانے کے جوش نے مجبور ولاچار

کیا۔ دیکھئے آئندہ کیا قدردانی سے حوصلہ

افزائی ہوتی ہے۔ دُکھیا

دل سمپادک

مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۳۲ء

کاتک سدی پنچمی سمبت ۱۹۸۹ بر سمبت ۲۴۵۹

فہرست مضامین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
..	١١	پوتج	پوجیہ	١٢	١٠	تب	تپ
..	١٢	مکٹ	مکت	١٢	١٦	سیہن	سبھی
..	١٢	باہو	وایو	١٣	١٣	مگرہ	نگرہ
..	؍؍	آپ	اپ	١٥	١٠	سب طرح	اسطرح
..	١٨	نویں	نوین	١٧	١٥	جنیوں	جیوؤں
..	١٤	آپ	آب	١٧	١٧	ناستیک وغیرہ	ناستک وغیرہ
..	١٥	استونی	اُستونی			سکہنے	کہنے کا
..	١٧	گجھہ	تجُھہ	١٩	٨	ہستی کے	بہرہستی کے
..	٦	جیؤں	جیوؤں	١٩	١٠	بیجا	بیجار
٢	٢	پوتج	پوجیہ	٢٠	١٣	تپ سنجم	تپ و سنجم
٢	١٦	ہوسنے	ہونے سے	٢١	٨	جیسے	کہ جیسے
٣	٤	ادرشش	آدرشش	٢١	١٣	گھاسی	تو گھاسی
٣	٨	استفراق	استغراق	٢١	١٦	اب	اب تم
٣	١٢	جئیوں	جیوؤں	٢٤	٤	اووسے پود	اووسے پور
٤	١١	درشش	دُوش			ریاست میواڑ	ریاستہا میواڑم
٦	٥	شیوا	سیوا	٢٥	١٤	جیوں	جیوؤں
٩	٨	عتیں	عیش	٢٥	١٧	ہمب	ہمت
١١	٥	اُپکا	اُپکار	٢٦	٢	متوکریا	کریا ایسی ہوئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٦	٣	گونہیں طاقت نہیں عظمت ہے	نہیں گوتاب عظمت ہے
٢٦	٣	ادر	ور
٢٨	١٠	پانی ہیکر	پانی ہیکر بہت گئے
٢٩	٨	سبہتی	سستی
٣٠	٤	تپشیا	تپشیا کی
٣٠	٢	بورساول	بہورساول
٣١	٢	چوت مل	چھونٹہہ مل
٣٢	٤	نہیں دنیا	نہ دنیا
٣٢	٧	کرپاپ دُین	پاپ پُن کرکے
٣٢	٩	کلیان آتم	صفائی آتم
٣٣	١٨	ساتھہ	ساتھہ ملکر
٣٤	١	جان	کہ جان
″	١	ہم	نہیں
″	٢	جیوں	جیوؤں
″	٣	ہم	بڑی
٣٥	٨	خود	کہ خود
″	١٢	جس سے	کہ جس سے
٣٥	١٢	سب	سبھی
٣٩	١٢	تو بلے	تو کہ بلے
٤٠	١١	تبا سنے	تبلانے
٤١	١٣	نفسائی	نفسانی
٥٠	١٠	تیر تیخ	تر تیخ
٥٠	١٥	ہیبت	غیبت
٥٠	١٩	سوبہای	سوبہاوی
٥٣	١٣	چلتے ملتے	چلتے چپتے
٥٤	٢	جواسوں	جواسون
٥٥	١٣	جبنیوں	جیوؤں
٥٥	١٠	جبیئو	جیوؤں
٥٥	١٩	پراتپ	پراپت
٥٦	١٠	یا کوئی	کوئی
″	١٨	″	″
٥٨	٦	کہ جو تم کو سناتے ہیں	ادب سے جو کہ کرتے ہیں
٥٩	٥	پانی میں	بانی میں
″	٦	جو کچھہ بہی	کہ جو کچھہ بہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۸	انہی سب	انھیں سب	۸۰	۱۱	ملا	اب ملا
"	۹	اب تم بہگون	تو بہگون کی	۸۱	۱	اچہا بتاؤ کہ	پوچہا کہ بتاؤ
		کی سب	سبہی	۸۲	۱۳	جیوں	جیوؤں
۷۰	۵	ملانگیگا یہ	ملیگا یہ تو	"	۱۵	جو	کہ جو
۶۷	۱۵	ہے	سے	۸۳	۱۷	پرچاؤ	پرچار
۷۰	۸	کاتک کرشنا	اماوس ماہ	۸۵	۱۳	ننم ببیر	ننم ہا ببیر
		پندرس	کاتک میں	۸۶	۱۶	جیوں	جیوؤں
۷۰	۹	جلوہ	کہ جلوہ	۹۲	۳	کیوں	سنو کیونکہ
۷۰	۱۳	نشیجے	کہ نشیجے	"	۱۳	قائل	کہ قائل
۷۲	۱۲	استہانیتا	استہانپا	۹۳	۲	دل سے	کہ دل سے
۷۴	۱۷	پہر باد	پیرباد	"	۵	ملکوں	کہ ملکوں
۷۶	۱۲	سردہائی	شردہائی	۹۷	۳	ہنچو	ہنچہو
"	۱۵	پرانت	پراپت	۹۸	۱	سمپیر والے	سمپیر وایہ والے
"	۱۹	بہہ سار	سار	"	۱۰	نہ رہے	نہ رہیں
۷۷	۹	امبیر	امیائر	۹۹	۵	خیال	حال
۷۸	۴	شک وشبہ ہو	شک وشبہ ہوں	"	"	سب کو	سبھوں کو
"	۴	اس کو	ان کو	"	۱۰	سہے تو	ہی تو
۷۹	۶	جیوں	جیوؤں	"	۱۲	انکی	انہونکی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۰	۶	ہمکویہ	ہمکو ہے
۱۰۲	۷	بوجہ ہلکا	بوجھ ہلکا
۱۰۵	۱۵	ناس	ماس
۱۰۷	۸	رتہ	رستہ
"	۱۲	یہ بھی ہم	سنو وہ ہم
"	۱۴	یہ بھی	تو یہ بھی
۱۰۸	۱۰	اس سے	اسطرح سے
۱۰۹	۴	تری	تری پھیلا
"	۱۴	دکوایا	دلایا
۱۱۰	۱۰	جن کے	جنمیں سنکھیا کے تین بھید ہیں
۱۱۰	۱۱	اپجا	اپجا کے دو بھید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۱۱	..	اسنکھیات
		..	اننت ہیں
۱۱۳	۱۱	سورک	سورگ
۱۱۵	۱۶	وہ نامی	وہ سوامی
۱۱۶	۴	کہ دل	دل
"	۷	کہ سب	سب
"	۸	کہ روتو	روتو
"	۱۱	کہ علم	علم
۱۲۰	۹	نیشکالیہ	پشتکالیہ
"	۱۹	انا تہالو	انا تہا لون
۱۲۱	۳	چار یا پنچ روپیہ	دس ہزار روپیہ
۱۲۳	۱۳	گذرا	گذارا

ایشور پرماتما کا ہزار بار شکر ہے

کہ مجھ جیسے ناچیز بے تمیز سے لائف لکھنے و چھپوانے کا کام اس خوش اسلوبی سے پورا ہوا کہ جسکو مدبران قوم نے پسند کیا جیسا کہ آئندہ چھپی ہوئی رائیوں سے ظاہر ہے۔

(سمپادک)

اوم شانتی اوم شانتی اوم شانتی

مدبران قوم و ملک و علمی فضیلت میں ملک اور خصلت و کیرکٹر میں ملک صاحبان کی

رائف کی بابت تحریری رائیں

(۱)

میں نے پوج جواہر لال جی کی سوانح عمری مصنفہ ماسٹر بشمبر داس کو بغور پڑھا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر صاحب موصوف نے جین مذہب کے دیگر منی راجگان کی سوانح عمریاں بھی شائع کی ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد میں یہ کہنے کو تیار ہوں۔ کہ ماسٹر صاحب جین مذہب کے منی راجگان کو مقبول عام بنا کر اس کے لئے ایک بہت مفید کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ہندوستان میں جین دھرم کے متعلق اسوقت بہت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ جنکا قلع قمع صرف اسی طرز کے کام سے ہو سکتا ہے۔

کتاب ہذا کی زبان عام فہم اور بامحاورہ ہے اور جو خوبیاں عام طور پر ایسی کتاب میں ہونی چاہئیں۔ ان سے متصف ہے شری پوجیہ جی کی جیونی کے تفصیلات کے علاوہ کتاب ہذا جین دھرم کے اصولات پر بھی کچھ روشنی ڈالتی ہے لیکن اگر فرقہ وارانہ

رنگت سے اجتناب کیا جاتا۔ تو میری مزید خوشی کا باعث ہوتا۔

بولچند جین۔ ایم۔ اے، پروفیسر آف ہسٹری اینڈ پالیٹکس ہندو کالج دہلی

۱ نمبر ۲

نامکمل لائف ہسٹری آچاریہ جواہرلال جی مہاراج مارواڑی سلسلہ جین ماسٹر لالہ بشمبر داس جی کو میں نے دیکھا۔ ماسٹر صاحب موصوف نے بڑی محنت سے ایسی پشتک کو طیار کر کے اجین لوگوں پر جین قوم کے بعض سادھوؤں کی اعلیٰ ریاضتوں اور تپسیاؤں کا حال نہایت خوش اسلوبی سے ظاہر کر کے جین قوم پر بڑا احسان کیا ہے یہ ہی نہیں۔ بلکہ اس سے جین فلسفہ کا بھی آسان طریقہ سے پرچار ہوتا ہے۔ کاغذ اور لکھائی بھی اچھی ہے۔ جنم اور سنجم کے حالات کو نظم میں منسلک کیا گیا ہے۔ جس سے ماسٹر صاحب کے شاعرانہ مذاق اور مذہبی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ جین قوم میں ایسی کتاب کی بڑی ضرورت ہے۔ مجھکو بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ ماسٹر صاحب نے اس طرف قدم اٹھایا ہے۔

اُمید کامل ہے کہ جین پبلک اس کتاب کے پرچار میں نمایاں حصہ

لے گی تاکہ ماسٹر صاحب اور دیگر اصحاب کو جین سادہوؤں اور جین سدہانت پر مزید کتب لکھنے کا شوق اور حوصلہ پیدا ہو۔ فقط

بندہ پرمانند۔ ریٹائرڈ سشن جج ریاست پٹیالہ

---

(۲۷)

ماسٹر بشمبر داس صاحب سے مجھے جین اوشدہالیہ دہلی کوچہ سیٹھ میں شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اُنہوں نے اپنی مصنفہ چند کتابیں گلزار روحانی وغیرہ و لائف پوجیہ آچاریہ جواہر لال جی جین مارواڑی دیکھنے کیلئے مجھے دیں۔ میں نے اِن کتابوں کو دیکھا۔ لائف کی بابت میری رائے ہے کہ میرے مہربان نے جین لائف اور جین مہاتماؤں کے حالات کو اور جین تتوؤں کی کیفیت کو ظاہر کرنے میں اچھی کوشش کی ہے۔ اُمید ہے کہ اس لائف کو پڑھ کر جین بھائی بھی اخلاقی اور روحانی فیض حاصل کر سکیں گے۔ فقط

بندہ رگھبیر پرشاد قوم کایستھ صدر مختار عدالت بلند شہر

لـ شری پوجیہ اچاریہ شری جواہرلال جی مارواڑی جین ساد ہوجی مہاراج کی جیونی بزبان اردو مصنفہ ماسٹر بشمبرداس مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکو پڑھکر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ واقعی لائق مصنف نے اکثر مضامین کو نظم میں لکھنے میں بڑی جانفشانی و دماغ سوزی کی ہے کتاب ہذا کی عبارت عام فہم ہے۔ جین سدھانت و کرم فلاسفی اور یقین و علم صادق کے اوصاف اور تین لوک کے حالات اور ادب و تہذیب اور روحانی حقیقت کا فوٹو آپنے اس طرح کھینچا ہے کہ جس سے پڑھنے والے ضرور جین درشن و جین ساہتیہ کی تہ دل سے تعریف کریں گے۔ میرے خیال میں یہ جیونی عام اردو خواں بھائیوں کے ہاتھوں میں ضرور جانی چاہیئے تاکہ اُن کا دائرہ واقفیت وسعت اختیار کرے۔ میری رائے ناقص میں اسی طرح دیگر جین قابل اور برگزیدہ ہستیوں کی سوانح عمریاں بھی چھپ جانی چاہئیں۔

ماسٹر بشمبرداس صاحب مصنف کتاب ہذا ہر طرح سے حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں۔ میں آپ کی محنت پر داد دیتا ہوں اور مبارک باد دیتا ہوں۔ کیونکہ آپ نے بہت سی مفید اور قابل قدر کتب لکھکر جین سماج کو زیر احسان کیا ہے۔ گرد ہاری لال ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر شری مہابیر جین ہائی اسکول دہلی

نوٹ آپکے زمانہ ہیڈ ماسٹری میں اسکول نے خیال سے زیادہ ترقی کی اگر قوم بدستور امداد کرے تو جلد ہی کالج ہو جائے

میں شری یان آنند راج سورانہ جے پور نواسی حال دہلی اور لالہ کپور چند صاحب جین جوہری دہلی و لالہ رام رکھامل صاحب صدر بازار دہلی اور فخر قوم لالہ [illegible] صاحب ریٹائرڈ سشن جج ریاست پٹیالہ کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ جنہوں نے آخری چھپنے میں میری امداد کی اسی طرح وان ویر سیٹھ بھیروں داس جی جیٹھ مل دھرم ویر سیٹھ [illegible] کا شکریہ

سمپادک

دیوالی کی خوشحالی

ہوئی اُپدیش سوامی سے یہ روح کی اب بھلائی ہے ۔ کریں ہم پریم ہاں سب سے کہ آئی اب دیوالی ہے

گو سبھی بغض و حسرت کے سوا جو بھی شکایت ہے ۔ کریں ہم ترک اُن سب کو یہی رنگ جمالی ہے

خفا تھے اور روٹھے تھے اُنہوں کو اب منائیں ہم ۔ کہ جس سے فخر سے کہویں کہ ہر شب ہی دیوالی ہے

یہ ہے جھگڑا نہ باقی کچھ نہیں دل میں شکایت بھی ۔ مصفا دل کے ہونے کی یہی صورت نکالی ہے

مٹھائی پریم کی اُلفت کی کھیلیں ملکے جو کھائیں ۔ خوشی ہو سورگ سے بڑھکر یہی تو رائے عالی ہے

جلے ہیں سب کے گھر گھی کے چراغاں یہ لگے کہنے ۔ نئے انداز سے ہم نے منائی یہ دیوالی ہے

کسی کے موکش جانیکا مبارک روز ہے آیا ۔ شری مہابیر بھگوان کی یہ شکتی ہی نرالی ہے

یہ بڑھکر ونروشن سے شب ماوش ہے بھائی ۔ شری جیتور کی مکتی کی کہ ہر جا اب قوالی ہے

اسے کہنا ہی ماوش کون یہ پونو سے بھی بڑھکر ہے ۔ گورو گوتم کو حاصل اب ہوئی روح کی کمائی ہے

نہیں کوئی ہوا ایسا ہزاروں گو ہوئے رہبر ۔ دیوالی میں سبھی ملکے گائیں یہ قوالی ہے

نوٹ: کہ سلہ دیوالی کے دن جو سب سے بڑھکر چہل پہل ہے یہ سب بیر بھگوان آخری جین پرچارک کا کرشمہ ہے سہ کیول گیان

نوٹ: آپ نے جین گروکل پنچکولہ (پنجاب) کو دو ہزار روپیہ اوشدھالیہ کیلئے اور ایک کارخانہ بجلی عطا کیا

کہ جیسا نام تھا اُسکا یہ ویسا ہی بہادر تھا
کہ جس سے گیان ہی پھیلا نہیں اب شک کالی ہے

شری بھگوان کی ہمیہ تو ہوئی ایسی بخشش ہو
کہ ہر خاص کی شکشا ملی اب تو نرالی ہے

اگر کہ تبیہ کو ہم نے نہیں دل سے کیا پورا
ندامت قوم کی بیشک سہیگی روز تالی ہے

شری گورو جواہر نے دکھایا ہمکو یہ جلوہ
شرابی و کبابی نے بھی ہستی اب سنبھالی ہے

کریں ہیں شکر بھگون کا سبھی ملکر کے یہ بھائی
شری گورو کی کرپا سے ہوئی خود میں جلالی ہے

کہے پیرداس ہے سب سے کرو تم پریم کو دل سے
نہیں جس سے رہے باقی کثافت و ملالی ہے

اطلاع ضروری کسی قوم کی ترقی کا اندازہ اُسکی بدھواؤں اور بچوں کی حالت سے لگایا جاتا ہے اس بارہ میں جین قوم کی حالت نہایت قابل افسوس ہے لہذا مدبران قوم نے ۲ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق کاتک سدی پنچمی بروز سمت ۲۴۵۸ کو دہلی میں ایک جین دکھہ نوارنی سبھا قائم کی ہے جسکا مدعا جین قوم کے یتیم بچوں ولاچار بیواؤں کی پرورش کرنیکا اس طریقہ پر ہے کہ جس سے وہ اس قابل ہو جائیں کہ اپنی آئندہ زندگی خود آرام سے گزار سکیں۔ سبھا کے کارکنان سب کام کرنیوالے اور قابل قابل شخص ہیں چنانچہ ایک نوجوان جوشیلہ دل پروفیسر ہول چند صاحب ایم۔ اے ہندو کالج دہلی نے بخوشی پریزیڈنٹ بننا منظور کرلیا ہے اسلئے کامل اُمید ہے کہ اگر قوم کے دانی بیروں نے دان دیکر اِنکا ہاتھہ بٹایا تو جلد ہی یہ سبھا جین قوم کیلئے نہایت اعلیٰ کام کرتی ہوئی نظر آئیگی۔ اپنی قوم کی بدھواؤں و بچوں کی مدد کرنے سے بہتر اور کیا دان ہے اسلئے قوم چاہئے کہ بواہ شادی یا دیگر دان کے موقعہ پر اس سبھا کیلئے روپیہ نکالنے کا سنہری طریقہ اختیار کرے اور آمدنی تنخواہ کا کچھہ حصہ بھی اسکو دینا منظور کرے اور روپیہ پریزیڈنٹ صاحب کے پاس بھیج سکتے ہیں"
(نوبدک سبھا دک)

یہ سبھا بھی اسی جین مہاتما کے اُپدیش سے قائم ہوئی ہے جس کے اُپدیشوں سے مہابر جین ودیالیہ دہلی

مہابیر جین ودیالیہ دہلی

خیر خواہان قوم کو یہ خبر سنکر بڑی خوشی ہوگی

کہ یہ ودیالیہ بہت جلد گورو کل ہو جائیگا۔ اگر قوم کے بیرون کی ہر طرح سے امداد کریں
کیونکہ شری بال برہمچاری شانت سوبھاوی جین سادھو رتن شری ہگ راج ہکا ستی رام جی)
یعنی بانئے ودیالیہ کی حتی الامکان کوشش سے دہلی میں ہم نے اکثر ودیارتھیوں کا بہاشن سُنا
جنمیں سے چند ودیارتھیوں کے ایجوکیشن کی قابلیت اس امر کا کامل یقین دلاتی ہے
کہ یہ دو تین سال میں ہی بھگوان کا اُپدیش دنیا میں پھیلائینگے اس لئے جین بیرون کا
خاص فرض ہے کہ وہ تن من دہن سے اس کی امداد کرے لالہ پھول چند صاحب جین پریذیڈنٹ
ودیالیہ رتن لال صاحب جین جوہری سرپرست اور لالہ رنگی لال صاحب سکریٹری
ودیالیہ صاحبان دہلی و نیز اور دیگر کارکنان کا ہاتھ بٹائیں جس سے انکو تقویت حاصل
ہونے کے علاوہ بھگوان کا نام بھی بلند ہوتا ہے۔ ودیالیہ کے ۳۰ ودیارتھیوں کا ماہواری
ہر قسم کا خرچ چار سو روپیہ آمدنی کم ہونے سے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ ودیارتھیوں کی صحت جسمانی
ودہارمک لوکک تعلیم کی بابت قوم و ملک کے لیڈروں کی رائے۔ جو کہ رائے بک میں موجود ہیں
میرے بیان کا کافی ثبوت ہے۔

نوٹ:- شری مہاراج کے اُپدیش سے اسوج سدی دسمی سمبت ۱۹۸۳ کو اس کی بنیاد جناب
دلا رام صاحب جج نے پہاڑی پر رکھی تھی اور پریذیڈنٹ صاحب نے سو روپیہ ماہواری
دینا منظور کیا تھا۔ (نویدک سمپادک)

اگر قومی برادر اب کریں جو نظر شفقت کی ۔۔۔ چمن اُجڑے ہوؤں کے بنینگے بوستاں بھی
نظر آئیگا دنیا میں یہ جلوہ بیر بہگوں کا ۔۔۔ فدا ہوتیں ساہیتہ پہ لگا وگت دن بھی

اعلان

جملہ حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب بلا اجازت مصنف لائف ہذا اس کا کوئی جزو یا سالم کتاب طبع نہ فرمائیں ہاں جسقدر جلدیں درکار ہوں مفصلہ ذیل پتہ سے منگا سکتے ہیں۔ اور بخیال پرچار زیادہ تعداد میں مُفت تقسیم کرنیوالوں کو کافی رعایت سے یہ کتاب روانہ کیجائیگی

(۱) ماسٹر بشمبرداس جین دریبہ کلاں دہلی۔

(۲) دیال چند نہال چند جین بک سیلر شہر جالندھر۔